بسم اللہ الرحمن الرحیم

not found.

مصباحِ غم

شاعرآلِ عباء

ملک محمد حیات نُصیری (مرحوم)

Maqsood Nuseri
WhatsApp :03077927960

نام کتاب	:	مصباحِ غم
مصنف	:	شاعرِ آلِ عباؑ زوار محمد حیات نُصیری ملنگ (مرحوم)
سعی و اہتمام	:	عرفان حیدر ملنگ
نظر ثانی	:	محمد ثقلین ملنگ
پروف ریڈنگ	:	سید عاصم رضا بخاری
سرورق	:	مشتاق حسین حسینی
کمپوزنگ	:	زوار وسیم عباس
بارِ اول	:	2015ء
ہدیہ	:	سورہ فاتحہ برائے مرحوم

فہرست عناوین

تعارف

ازقلم......ملک مشتاق حسین اعوان پسر محمد حیات مرحوم

نام:۔ ملک محمد حیات اعوان المعروف زوار، ملنگ، نصیری

ولدیت:۔ ملک مہر محمد اعوان

تاریخ پیدائش:۔ 20 ستمبر 1928ء

جائے ولادت:۔ خیرآباد نزد اسکندرآباد ضلع میانوالی پنجاب پاکستان

مذہب ومسلک

آباء واجداد دین اسلام کے پیروکار تھے ان کا مسلک حنفی، دیوبندی، اہل سنت تھا۔ ملک محمد حیات بھی اوائل عُمری تک دیوبندی سنی تھا۔

مگر شروع جوانی میں مذہب حقہ شیعہ اثناءعشریہ قبول کرلیا اور یوں مسلک ومذہب اہل بیتؑ میں شامل ہوگیا۔ والدین کچھ عرصہ ناراض رہے گھر سے نکال دیا پھر صُلح ہوگئی کہ دین میں جبر نہیں۔ دوبارہ گھر بلالیا گیا۔

تعلیم وتربیت

اس دور کے مطابق پرائمری سکول میں داخل ہوا۔ پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ ابتدائی دینی تعلیم گاؤں کی مسجد سے لی گاؤں کے سکول کی تعلیم کے بعد اس دور کے معروف

عالم دین پیر سید عبداللہ شاہ صاحب بخاری کے ہاں داوٗدخیل چلے گئے۔ جو انتہائی فاضل انسان تھے۔ ملک صاحب نے قبلہ شاہ صاحب سے ابتدائی عربی و فارسی سیکھی پھر خصوصاً استعداد بڑھاتے ہوئے اردو پر خاصی دسترس حاصل کر لی۔ بعدازاں پیر سید عبداللہ شاہ صاحب کے خلف الرشید سید محمد سبطین شاہ صاحب کی باقاعدگی شاگردی اختیار کر لی اور یوں آخر دم تک اس علمی گھرانہ سے واسطہ، تعلق اور رابطہ رہا۔

ذریعہ معاش

ابتدائی عُمر میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی ذاکری شروع کی مگر تھوڑے عرصہ بعد باقاعدہ ذاکری چھوڑ دی۔ البتہ تبرکاً آخری عمر تک مجالس مظلومِ کربلا پڑھتے رہے۔

ذاکری کے بعد مختلف کام کئے زیادہ تر مختلف ٹھیکیداروں کے پاس بطور منیجر کام کرتے رہے جن میں ٹھیکیدار محمد ایواب خان داوٗدخیل، محمد انور خان بلوچ میانوالی ہیں جن کے پاس سلیکا سینڈ کی مائنز تھیں ان دنوں صرف بلوچ کے پاس ہی مائنز تھیں۔ بعد میں ملک صاحب کے بچے جوان ہو کر برسرِ روزگار ہوئے تو فکر معاش سے آزاد ہو کر زندگی کے آخری ایام آرام سے گھر گزارے۔

مشغلہ

شروع زندگی سے آخر دم تک شاعری ملک صاحب کا واحد مشغلہ رہا۔ تاہم ملک صاحب نے پوری زندگی مجازی شاعری نہیں کی۔ ساری زندگی مذہبی شاعری کی۔ فضیلت میں حمد، نعت، قصیدہ اور رُباعیات کہیں مصائب میں سلام، مرثیہ، نوحہ، بند اور ڈوہڑے ہر مضمون پر لکھے۔

خصوصاً بند اور دوہڑے بہت مشہور ہوئے اور بہت کثرت سے لکھے ملک کے ہر بڑے ذاکر نے وہ دُوھڑے پڑھے اور آج تک پڑھ رہے ہیں۔

زیارات مقامات مقدسہ

1993ء میں زیارات مقدسہ کا شرف حاصل کیا۔ اس دور میں پیسے کی فراوانی اور آج جیسی سہولیات عام نہ تھیں اس لئے ملک صاحب کہا کرتے تھے مشہد مقدس امام رضاؑ بادشاہ، معصومہ ؑقم، کربلا، نجف، کاظمین، سامرا، دمشق کی زیارات مُجھ پر معصومینؑ کا خصوصی کرم ہے۔

اولادیں

خداوند عالم نے ملک صاحب کو چار بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کیں۔
بڑا بیٹا (راقم الحروف) ملک مشتاق حسین اعوان واپڈا کا ملازم ہے جبکہ باقی تینوں بیٹے ملک الطاف حسین اعوان، ملک محمد ثقلین عباس اور ملک محمد حسنین فرٹیلائزر فیکٹری اسکندر آباد میں مختلف شعبوں میں ملازمت کر رہے ہیں۔

وفات

ملک محمد حیات اعوان نے زندگی کے شاندار 79 سال گزارے بہت سا وقت اپنے بیٹوں، بیٹیوں، اپنے جوان پوتوں، پوتیوں بلکہ نواسوں، نواسیوں کے ساتھ گزارا۔ مالک کے اٹل فیصلے کے تحت 9 نومبر 2007ء کو ارض فانی سے ملک بقاء کی طرف کُوچ کر گئے اور ایک خاصے بڑے خاندان کو سوگوار چھوڑ گئے۔

اپیل

مرحوم ومغفور بابا جان ملک محمد حیات نصیری کی شاعری کے یہ اوراق پڑھنے والے ہر قاری سے التماس ہے کہ والد مرحوم کی بلندی درجات اور مغفرت کی دُعا فرمائیں۔

والسلام

احقر

ملک مشتاق حسین

نئی آبادی پکی شاہ مردان تحصیل وضلع میانوالی

پیشِ لفظ

تمام تعریفیں اس کیلئے جو تعریف کے لائق ہے اور درود و سلام ان پر جو درو سلام کے لائق ہیں۔ان تمام احباب کو جن کے قلوب میں ولایت امیر المومنینؑ کا سمندر موجزن ہے۔میری طرف سے تحفہ یا علیؑ مدد!

مرحوم و مغفور کا ہر محفل میں کہا جانے والا یہی خوبصورت جملہ ہوا کرتا تھا۔مرحوم ملک محمد حیات سے میری پہلی ملاقات میرے اپنے ہی گھر پر ہوئی۔میں گھر میں تھا کہ بیٹھک یعنی مہمان خانہ سے گریہ کی آواز بلند ہوئی۔میں وہاں گیا تو دیکھا کہ ہمارے قبلہ و کعبہ بابا حضور اور چند دیگر مومنین موجود ہیں ملک صاحب پُر درد آواز میں مصائب پڑھ رہے تھے اور مومنین رو رہے ہیں۔

ملک صاحب کی شخصیت دل کو بھا گئی ان کی خوبصورت شاعری کا حسین تاثر ذہن پر نقش ہو گیا۔وہ تاثر آج تک قائم ہے۔

مرحوم ملک صاحب ضلع میانوالی کے شمالی پہاڑوں کے دامن میں آباد ایک بستی خیر آباد میں پیدا ہوئے۔زندگی کا زیادہ تر وقت یہیں گزارا۔پھر خیر آباد سے پکی شاہ مردان

چلے گئے اور زندگی کے آخری ایام تک وہیں رہے۔ان کی اولاد آج بھی بفضل خداوند کریم وہیں آباد ہے۔

ملک صاحب ہمارے بھڑے بھائی مرحوم ومغفور سید محمد سبطین بخاری ۸ صاحب کے ہم سن، بچپن کے دوست اور ذاکری میں ان کے شاگرد تھے۔ان ہی ابتدائی دنوں میں ملک صاحب کے اندر کا شاعر ظاہر ہوگیا۔انہوں نے حضرت امام حسینؑ کے مصائب پر سرائیکی اور پنجابی میں نوحہ اور مرثیہ کہنا شروع کیا جو بہت مقبول ہوئے۔ بھائی جان کے علاوہ دیگر ذاکرین بھی ان کا کلام پڑھنے لگے۔

تھوڑا عرصہ بعد ہی ملک صاحب مصائب ومظلومیت امامؑ پر دوہڑے یعنی بند بھی کہنے لگے جو ذاکری کا ایک خاص حصہ ہیں۔

کچھ عرصہ بعد بھائی جان سے اجازت لے کر ملک صاحب نے خود ذاکری شروع کر دی مگر ان کے مزاج نے ذاکری دنیا کو قبول نہیں کیا تو ذاکری چھوڑ دی مگر قلم چلتا رہا۔ ان کے لکھے ہوئے دوہڑاجات کو ذاکری دنیا میں بڑی پذیرائی ملی۔

اس دوران ملک صاحب مختلف کام بھی کرتے رہے۔

پتہ نہیں یہ ان کی خوبی تھی یا خامی کہ ملک صاحب سمجھوتوں پر یقین نہ رکھتے تھے۔ منافقت سے دور تھے ہوا کا رُخ دیکھ کر بات کرنے کے عادی تھے۔واضح اور دوٹوک بات کرتے ہوئے اپنے موقف میں شدت رکھتے تھے۔سچ کہہ رہا ہوں تو مانو۔یا غلط ثابت کر کے مجھے قائل کرو۔سامنے دوست ہو یا رشتہ دار، رئیس ہو یا غریب اپنی بات

منوانا جانتے تھے۔

نہ خوف، نہ لالچ، نہ گھٹیا احساسات، نہ پست جذبات، ایک غیرت مند، درویش صفت اور قلندرانہ مزاج کے حامل انسان تھے۔

بچے جوان ہوئے، معاش سے بے فکر ہو گئے تو زیادہ نڈر، بیباک اور اصول پسند بن گئے۔ حالانکہ محفل کی زینت تھے۔ خوش لباس، خوش خوراک اور خوش بیان تھے۔

اٹھنا بیٹھنا، رویہ، برتاؤ، رکھ رکھاؤ، دوستیاں نبھانا اور تعلق بنانا سب جانتے تھے۔ مگر چاہتے تھے یا تو میری بات دلیل سے رد کیجائے یا مانی جائے۔

ملک محمد حیات زیادہ پڑھے لکھے تو نہ تھے، مناسب تعلیم حاصل کی مگر کمال کا فہم وادراک اور حافظہ تھا۔ گفتگو میں آیات قرآنی، احادیث نبویؐ اور اقوالِ معصومؑ مناسب موقع پر پیش کرتے تھے۔ ذاکر تھے، شاعر تھے، عزادار تھے، عزاداری اور ولایت پر بھی کوئی سمجھونہ نہ کرتے تھے۔

ولایت امیرالمومنینؑ پر حافظ رجب البرسی مرحوم کی کتاب مشارق الانوار الیقین کا یہ جملہ اکثر دہراتے تھے: ''ہمارے لئے کیسے ممکن ہوگا اس حد پر رُکنا جو اللہ نے مقرر ہی نہیں فرمائی''۔

لوگ مرحوم کو نصیری کہتے تھے مگر ملک صاحب نہ بُرا مانتے تھے نہ تردید کرتے تھے تاہم میں نے کئی دوستوں کے ہمراہ اکثر انہیں نماز پڑھتے، سجدہ کرتے اور روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ یہ اس کی ذات تھی ہمارے پیش نظر اس کی شاعری تھی اور ہے!

آخری پندرہ بیس سال کا زیادہ وقت مرحوم نے میرے ساتھ گزارا۔ یقیناً وہ مجھ سے اور میں ان سے محبت کرتا تھا۔ میرے بڑے بیٹے سید علی رضا بخاری سے ملک صاحب کو بہت پیار تھا۔ بقول اس کے مجھ سے بھی زیادہ۔ ان ہی دنوں بیٹے نے ذاکر دنیا میں قدم اٹھایا۔ اللہ کے کرم اور معصومؑ کی عطا سے دیکھتے ہی دیکھتے ذاکری کی صف اول میں شامل ہو گیا۔

اب ملک صاحب نے زیادہ لگن اور محنت سے عزیزم کے لئے خصوصاً لکھنا شروع کر دیا چونکہ کلام معیاری اور پُر درد تھا عزیزم نے پڑھنا شروع کر دیا۔

اس کلام کو پورے ملک میں شہرت ملی اور ملک کے نامور ذاکر ملک صاحب کے ڈیرہ پر آنے لگے۔

ہر ذاکر اپنی پسند کے مضمون پر لکھنے کی فرمائش کرتا رہا اور ملک صاحب لکھتے رہے۔ وہ مدینہ سے تیاری ہو یا خاندان تطہیر کے سفر کے حالات، حضرت امیر مسلمؑ ہوں یا فرزندگان مسلمؑ، شہداء کربلا کی شہادتیں ہوں یا تاراجی خیام، شام غریباں، کوفہ، شام واپسی کربلا و مدینہ، الغرض مصائب کے ہر مضمون پر درد و غم، رنج و الم کی بھرپور عکاسی کی بند، دوہڑے، مرثیے لکھے اور اتنا لکھا کہ صدیوں تک رونے رُلانے کا سامان بن گیا۔ فضیلت لکھنے پر بھی اجر ہے، مگر مصائب لکھنا تو مخدومہ شامؑ کی خصوصی عطا ہے۔

ملک صاحب بتایا کرتے تھے کہ جب میں زیارات پر گیا تو ہر مقام پر ہر معصومؑ کی بارگاہ میں ایک ہی التجا ایک ہی دعا مانگی کہ اُم المصائبؑ بی بی کے مصائب کا معراج

عطا فرمائیں۔اور یقیناً زیارات سے واپسی کی شاعری درد میں ڈوبی ہوئی منفرد تھی۔
بعض اوقات الہامی کلام محسوس ہوا، مبالغہ نہیں، آج بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ کئی دفعہ پڑھنے والا بند کے چار مصرعہ نہیں پڑھ سکتا، دو سطروں پر ہی مجلس ختم ہو جاتی ہے۔
بہرحال ملک صاحب کی شاعری ذاکری دنیا کے لئے مصائب کا قیمتی اثاثہ ہے۔بہت بڑی خدمت ہے۔آج بھی پورے ملک میں سب سے زیادہ ملک صاحب کا کلام پڑھا جاتا ہے۔، کیا لکھوں؟ کہاں تک لکھوں؟ درد کے سمندر سے غم کا پہلا قطرہ جو مجھ تک پہنچا۔برداشت سے باہر تھا۔دربار کا منظر۔بیٹے کا قاتل۔ماں کے سامنے انعام مانگ رہا ہے۔بھائی کا قاتل۔بہن کے سامنے انعام سے روٹھ رہا ہے۔بند سنیں دل تڑپ اٹھتا ہے۔مجلس ختم ہو جاتی ہے۔شمر ملعون کہہ رہا ہے:

میڈے ظلم دا قرض لہا نہیں سنگدا توڑے لکھ ڈے ظالم شاہی
تیڈے نو قاتل ناکام تھئے، اے کہیں نہیں جرأت ڈکھائی
جڈاں میں پہنچا ڈوہیں پیو تے دھی بیٹھے ہِک بئے کُوں گل لائی
نئی پیو دے گل توں باہیں کڈھدی میں جھنڑکاں نال ہٹائی

تیسرے مصرع میں مصائب کی گہرائی دیکھیں۔کلیجہ مُنہ کو آتا ہے، کتنا درد ہے، کتنی حسرت ہے، ظالم اعتراف کر رہا ہے۔

جڈاں میں پہنچا ڈوہیں پیو تے دھی............

اب ایک مدینہ سے تیاری کا مصرع دیکھیں جنت البقیع، ماں کی قبر، مسافرؑ کہہ رہا ہے:

تو ما جو ہیں تیکوں ڈسن آیاں میڈا وطن تے ولن محال اے

اب اس بند کے آخری دومصرعوں میں ایک ماں ح کا درد دیکھیں جو اپنے وارث جنابؑ مُسلمؑ کے ساتھ اپنے دو بچوں کو روانہ کررہی ہے کوفہ بھیج رہی ہے اور کہہ رہی ہے:

میڈا چھوٹا پُتر ہے رات کوں ڈردا اینکوں اپنے کول سماویں

پیو ابراہیمؑ دا یاد رکھیں میڈے عید تے پُتر ملاویں

ملک حیات نصیری اگر چہ قصیدہ، نظم، رُباعی، نوحہ، مرثیہ، بند اور دوہڑہ لکھتے تھے مگر حقیقتاً ملک صاحب درد کا شاعر تھے۔ ملک صاحب کی یہ بھی خصوصیت تھی کہ انہوں نے کبھی بھی مجاز پر کچھ نہیں لکھا۔

ان کی شاعری پر بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے۔ مگر ان الفاظ پر ختم کرتا ہوں!

کہ ملک صاھب مرحوم نے بند، دوہڑے کے جو چراغ روشن کئے۔ اُن درخشاں چراغوں سے ملک صاحب کی قبور منور رہے۔ (آمین)

مرحوم آج بھی عزاداروں کے دلوں میں زندہ ہیں۔

سیدعلی شاہ بخاری

خیرآباد

14-08-2014

﴾بند تیاری﴿

حضرت امام حسین علیہ السلام

ھا رجب اٹھاوی فاطمہ صغریٰؑ پُچھی پیو توں رمز دی گال اے
اج فجر دا روزے نانےؐ دو کھڑے دیدے ہو حسرت نال اے
شاہ فرمایا صغریٰؑ بچڑی تیں کیتا عجب سوال اے
اج ٹُرویساں کھڑا اٹُر ٹُر ڈیداں میڈا وطن تے ولنڑ محال اے



ھا رجب اٹھاوی شام دے ویلے کیتا بھینڑ کوں ویر سوال اے
ڈس غازیؑ کوں میں جنگ نیں کرنی ایں سفر عراق وچال اے
متاں اُتھ میکوں مجبور کرے توں بنڑ ضامن ہر حال اے
برداشت کریسی ویکھنڑ یں پوسیں بھینڑ یں دے کھلے ہوئے وال اے



تُو ما جو ہیں تیکوں ڈسنڑ آیاں اج رات کوں میں ٹر ویساں
توڑے زخماں توں مجبور ہوساں تیڈا استقبال کریساں
مقروض ھاں تیڈا یاد رکھیں میں اُمڑی قرض لہیساں
لگّی ڈیں ڈاھویں دے کربل آویں میں اُمڑی تانگ تنگیساں



جِتھاں جُلنڑ ائیں جلد تیار تھیوو ونج غازیؑ ڈے اطلاع اے
دیگر ویلے در اقدس تے گئے ھن محمل آئے
ونج آکھ عباسؑ حسینؑ بھرا کوں پئی آہدی عونؑ دی ما اے
جڈاں سمسن لوگ مدینے دے تڈاں ٹُرسی دی زہراؑ اے



بند پاک بی بی زینبؑ ، حضرت عبداللہؑ توں رُخصت

میں ڈیکھ آئیاں میڈے پیکیاں دے پئے حسن سامان بنیندے
کل بال تے پردے داراں دے شاہ پئے حسن نام لکھیندے
بیا وارو واری بیبیاںؑ دے پئے بند دروازے تھیندے
توں آکھیں تاں میں نام لکھاواں شالا راہونی حکم منیندے



حضرت عبداللہؑ دا جواب

لگی بے شک ونج میں راضی ھاں نہ جھکیاں گالیں کرتوں
پَر نال بھرا دے اَدھ لاویں چا اتنا ترکہ گھر توں
ڈُو پتر ڈینداں قربان کریں چا ویر حسینؑ دے سر توں
بھَل پہلے ٹوریں موت دے پاسے لیلیٰؑ دے چن اکبرؑ توں

رخصت گھن عبداللہؑ توں جڈاں ٹُر پئی عونؑ دی ماء اے
ڈُوں دھیاں آیاں گھر تایں اے امڑی دے ہمراہ اے
رہیاں ٹُر ٹُر ڈیدیاں نال اَمڑی جڈاں ٹُر پئے سفر بھرا اے
ڈُوں بھینڑیں رونیاں نا نکے گھر وچ ہک بہئے کوں گل لائے



آندا ڈیکھ ہمشیر کوں گھر دے وچ ڈتی کُرسی چھوڑ بھرا اے
ہر قدم قدم تے پڑھدا رہیاں بِسم اللہ چن زہراؑ اے
گھن کے آسرا دائیاں دا آوے ٹُردی عونؑ دی ما اے
رب جانڑیں کیویں شام دے وچ توں ٹُرسیں باجھ ردا اے



کل کتنا دین تے خرچ ہوسی ڈس ویر میکوں سمجھا کے
بھائیوال جوھاں میں اُدھ لیساں ٹراں ساورے گھر وچوں چا کے
توں زینبؑ اَدھ توں ودھ ویسیں جڈاں ٹرسیں کڑیاں پا کے
حساب کریسوں بھینڑ بھرا جڈاں ولسیں قید نبھا کے



جھنڑیں بے وس قلم عباسؑ کنوں ڈویں ہتھ قدماں تے لائے
اساں بھینڑ بھرا جو نوکر ہاں نہ سفریں بھینڑ رولائے
ہتھ چُم کے چن بنی ہاشمؑ دے فرمایا چن زہراؑ اے
اے نال نہ ہویم کلمہ گو میڈا ویسن قتل پچا اے



کل کتنا خرچہ دیں تے لکسی پُچھا ویر تُوں عونؑ دا ما اے
میں جو ویرن تیڈے نال ویساں بھائیوال ھاں بھینڑ بھرا اے
اکبرؑ تُوں ابتدا ہوسی اصغرؑ تے انتہا اے
ایں سارے خرچ تُوں ودھ ویسی تیڈے سر دی پاک ردا اے



ایں چن وچ اُجڑے بھینڑ بھرا ھن باب ظلم دے کھل گئے
ایں چن وچ ما حسنینؑ دی کوں کل درد پاسے دے بھُل گئے
ایں چن وچ لُٹی ہے حسنؑ دی بیوہ جیندے پتر دے سہرے رُل گئے
ایں چن وچ اکبرؑ سانگ جھلی ہجر بیمارؑ دے مُل گئے



ایں چن کوں ڈیکھ کے فاطمہؑ صغریٰ ھا رات ڈینہاں کُرلاندی
ایں چن وچ ما اصغرؑ دی کُوں کوئی خبر نہ ھا دُھپ چھاں دی
ایں چن وچ پاک رُقیہؑ کوں نئی رات کُوں نیندر آندی
ایں چن دے وچ معصوم سکینہؑ نہ پیوں تو لحظہ راھندی



چن ڈیکھ کے ماہ محرم دا بیمار لگی کُرلاون
رب جانڑیں میڈے بھرّاں دا کڈاں تھیسی وطن تے آون
بنڑ کے تصویر رُقیہؑ دی تقدیر لگی پرچاون
صغریٰؑ سمجھیا ول آیم پھوپھیاں لگی ول ول کے گل لاون



آندا ڈیکھ ہمشیر کُوں گھر دے وچ ڈتی کُرسی چھوڑ شبیرؑ اے
کر دید ہمشیر دی آمد تے لُڑ پئے اکھیاں تُوں نیر اے
رب جانڑیں کیویں سفر کریسی بعد میڈے دلگیر اے
کیویں ٹُرسی وچ بازاراں دے میڈی بے مقنعہ ہمشیر اے



ونج چن بنی ہاشمؑ گھر دے وچ کر پردا دار تیارے
اَکھیں نال پیار دے صغریٰؑ تئیں ہمیں جلنڑاں بیارے
ونج آکھ حسینؑ کوں میڈی طرفوں کر ویر توں انتظار اے
میں ٹرساں رات دے پردیاں وچ جڈاں ہوسن بند بازار اے



بند دربار ولید ملعون

اللہ ھو اکبر عباسؑ کیتی لبدا انقش در دا
شبیرؑ آکھے کر حوصلہ غازیؑ بکواس ہے اے بد تر دا
میکوں اذن جناب دی بھینؑ دا ہے تے عباسؑ ہے سب کچھ پھٹر دا
میکوں پُچھن تاں ڈے مروان کنوں کیویں ناں چاپاھس سر دا



عباسؑ بھرا میکوں جلدی ڈس دربار ولید دا حال اے
میکوں چہرہ ویر دا موجھا ڈسدائے گئے امت دے بدل خیال اے
پیو فضل دے رو کہ عرض کیتی شبیرؑ ہے بہوں لج پال اے
میں کُس ونجڑائیں پابندیاں وچ تیڈے ویرا دا بچنڑ محال اے



ھک لفظ مصائب دا عرض کریندااں کل درداں دی بنیاد اے
شبیرؑ دا ٹُرناں وطن کنوں راسی ہر مومن کوں یاد اے
ڈیں لاہن تُوں پہلے چالیں گھر سادات دا ھا آباد اے
شام دے ویلے لُگڑے گھر وچ پئے وین آون صغریٰؑ دے



عباسؑ تے مُسلمؑ روندے رہے تھئی بنتِ بتولؑ تیار اے
دیواراں شہر دیاں ھلدیاں ھن جڈاں رُنے ھن پردا دار اے
ھر سجن دو ٹُر ٹُر ڈیدی رہی ہا ہک صغریٰؑ بیمار اے
ھائی عین قیامت ما اصغرؑ دی جڈاں گھر دے جندرے مارے



کھڑ در تے صغریٰؑ عرض کیتی میڈے پیو دا پتر سجادؑ اے
یتیم سمجھ کے شام دے ویلے کر بھین دی ویر امداد اے
گھن ڈے بابے تُوں میں اُجڑی کوں ہک اج دی رات معیاد اے
میں سگن منیدی ھاں اکبرؑ دے احسان رکھیساں یاد اے



شام دے ویلے در تے کھڑ کے ہک ہقل ڈتی صغریٰؑ اے
شالا کوئی ہمشیر نہ ٹُردے ڈیکھے موت دی طرف بھرا اے
ترونجا(۵۳) اُٹھ مستوراں دائیں میں اُجڑی دی جھا اے
ٹُردے اُوٹھ تُوں وچھڑی کُوں گدا اکبرؑ ویر لہا اے



بند فاطمہ صغریٰؑ داوقت تیاری

میڈے دفن تے کفن داچن ویرن کریں جلدی نہ انتظام ایں
میڈی موت دی سن کہ کربل چوں میڈے آسن سجن تمام ایں
میکوں قبر وچ اکبرؑ آن لہیسی اوکوں ڈسیاں کوئی پیغام ایں
میڈی وچھڑی بھین کوں ونج پرچیسی بہو ودھا منزل شام ایں



میں راضی ھاں شالا پوری اُتری ہوندی دھیاں دی محض دعا اے
بہوں ڈُکھ ہوندی ہے بھینڑیں کوں جیندے ہون جوان بھرا اے
میکوں کوئی بیماری نہیں بابا ایا درد گیا ھم کھا اے
توڑے اکبرؑ کوں پرنا کے ٹوریں ھاں میں گھناں ھا سکن منا اے



ٹُردا ڈیکھ کے سجناں کوں ہک وینڑ کیتا صغریٰؑ اے
شالا میں وانگوں کوئی موت دے پاسے نہ ٹورے بھینڑ بھرا اے
میں کیویں ٹکدی گھر لُگڑے وچ موجود ہوندی اج ما اے
یتیم سمجھ کے محمل توں گدا حصے دے ویر لہا اے



بند تیاری روضہ رسولؐ تے

میڈا آخری ڈیں ہے شہر تیڈے اج ٹُرویسی پردیسی
ہک دھی بیمار ٹکائی وینداں تیڈا آن چراغ جگیسی
آ ڈیکھ ناناؐ ڈیں ڈاوی دے تیڈا قرض لہیسی
تھی کل مرسل حیران ویسن جڈاں اصغرؑ تیر جھلیسی



میں ویندی ھاں کول عبداللہؑ دے کریں ویر تُوں انتظار اے
میڈے ویندیاں تئیں کوئی بی بیؑ نہ گھراں دے جندرے مارے
وینڈا ڈیکھ کے عونؑ دی ما نُوں رُنی ہر اک پردا دارے
شالا چاپے جایاں اذن ڈیوی اساں کھڑیاں سینڑ تیار اے



بند وطن تے ملنڑاں بھینڑ بھرادا

ہمشیر تعظیم ہے واجب تیڈی تُوں جو ماء زہراؑ دی جا ایں
ہک تُوں نہ جھوک چمن پارت میڈی رہی ول ول ڈیدی ما اے
حسینؑ ھا بھینڑ دے ہتھ چمدا زینبؑ چمدی جا جا اے
جیویں مدت دے وچھڑے ملدے ھن اویں ملے ہن بھینڑ بھرا اے



بند وطن مدینہ فاطمہ صغریٰؑ

بنی ھاشمؑ دیاں مستوراں دا نگران بھرا سمجھائی ونج
کڈاں پیو اکبرؑ کوں سہرے پیسی تاریخ اوہو لکھوائی ونج
کیڑے ملک تے ویسی جنج اکبرؑ دی اوشہر دا نام ڈسائی ونج
ہے کتنی منزل کڈاں ول آسو ایا منت ہمشیر تے لائی ونج



بند تیاری مدینہ

ھا رجب اٹھاوی شام دے ویلے کیتا بھینڑ کوں ویر سوالے
ڈس غازیؑ کوں میں جنگ نہیں کرنی ایں سفر عراق وچالے
متاں اوتھ میکوں مجبور کرے توں بنڑ ضامن ھر حالے
برداشت کریسی ڈیکھڑیں پوسن بھینڑیں دے کھلے ہوئے والے



بند تیاری پاک سیدہ زینبؑ عالیہ

نیں امت وطن تے وسن ڈیندی کریں اماں سینڑ دعا اے
ساڈا باطل نال مقابلہ ہے بھائیوال ھاں بھینڑ بھرا اے
ڈوں دھیاں چھوڑ میں وطن تے ویساں تے حسینؑ دی ھک صغریٰؑ اے
تیڈی قبر تے آ سن رات دے ویلے ساڈی طرفوں پیار کرائے



سلام ھووی پردیسی دا اے نانی صاحب وفا اے
میں وطن توں ٹرساں سمجھ کے نانی کعبہ امن دی جا اے
پر اُتھ وی میڈے قاتل آ گئے حج دا ویس وٹا اے
اج ٹُر ویساں تیڈے شہر وچوں کریں نانی صاحب دعا اے



بند(۲)نانیؑ کا جواب

میڈی دھی دا لخت جگر بچڑا شالا قائم راوی اقبال اے
ما صدق ونجی پردیس دے وچ گدی بھینڑ یں ویندا ں نال اے
کیا تھی پوندا غازیؑ کوں چا اذن ڈیندا فلحال اے
میڈی دھی دیاں نویاں دھیاں کوں نہ روائیں ھا سفر وچالے



بند حضرت امام حسین علیہ السلام

Final

اکبرؑ دی موت ضعیف چا کیتا تے عباسؑ نے کمر جھکائی
اصغرؑ دی موت غریب بنڑایا شاہ لاش جڈاں دفنائی
چاچا لاشاں تھک پیا ہوسیں رو آکھیاں امری جائی
نہ چاونڑ ونج میڈے پتراں کوں ھک لحظہ کڈھ گھن سائی



ونج ڈیکھ فضہؑ میڈے ویرن کوں ہے زین دے وچ یا لہہ گئے
پیا ہر کوئی آہدے مارو مارو میکوں فکر بھرا دا کھا گئے
آکھیا فضہؑ ویر تیڈا میڈے ڈیکھنڑ توں ہنڑ رائے گئے
ہر پاسوں فوجاں جھک گئیاں ہن شاہ وچ مقتل دے بہہ گئے



اے نئیں سنڑیاں مقتول کوئی قاتل کوں آکھے ڈر نئیں
جیویں دل آکھی پیا خنجر چلا مظلوم دا ہلنڑاں سر نئیں
ذرا آسے پاسے ڈیکھ نہ توں اتے دیر زیادہ کر نئیں
ہم دردا یہا تیڈے کوہندیاں تائیں میڈی بھینڑ چھوڑیسی در نئیں



اے کونڑ ہے بابا ول ول کے جیڑا پتھر تے خنجر چلیندا ئے
توں ٹُر ونج بچڑی ایں کوں شمر آہدن بے رحم نہیں رحم کریندا ئے
بھینڑیں دے ڈیدیاں سگے بھرا چا ظالم قتل کریندا ئے
مظلوم دیاں معصوم دھیاں دے دُر ظلم دے نال لہیندا ئے



جیویں دل آھدائی اویں خنجر چلا کر اتنا شمر خیال اے

کنڈ کر کے کھڑ ذرا خیمیاں دو ترائے بھینڑیں میڈے نال اے

تیڈا کئیں نہیں آ کے ہتھ نپڑاں ٹر ویر گیا ہم لجپال اے

اکبرؑ دی تانگ لہائی بیٹھاں ہنڑ میڈا بچنڑ محال اے



بند مقتل

بہوں اوکھا زین تو امت لہایا وچ بن دے پیو صغریٰؑ دا

شاہ زین تو لاہندیاں کئی واری چایا نام عباسؑ بھرا دا

ماء صدق ونجی پیا اوکھا لاندائیں آواز آیا زہراؑ دا

تیڈی نبھ گئی ہے کھا فکر گیا ہم پند اوکھائے شام دے راہ دا



ایندی منت نہ کر جیویں کو ہندائی کُس ہویا وعدہ باہر نہ آساں
میں سامنڑیں کھڑ کے شمر دیاں گُل ضرباں گنڑدی راہساں
کر فکر نہ ویرن لاش تیڈی تے میں چپ کر کے آ باساں
امداد کریں میڈی مقتل وچ میں اوٹھ تُوں اوکھی لاہساں



کائیں قاتل مقتول دے تن تُوں نئیں اج تائیں کپڑے لہائے
ارمان ایہو بہوں تھوڑی وِت ھا رہی ڈیدی بھین بھرائے
تیکوں کُسن دے بعد لٹیندے رہے تیڈی قسمت چن زہراؑ اے
نہ بھینڑ دے ڈیدے پیاسہ مارو پیا نال واہندا دریا اے



کھڑی نو قدماں تے سینڑ سکینہؑ جڈاں شمر نے ضرب چلائی
بے وس ہو کے معصوم سکینہؑ ھا کول بابے دے آئی
نئیں جرت زبان بیان کرے جیویں شمر لعین ہٹائی
رہی تُر تُر ڈیدی بابے دو نُس دید غریب تُوں چائی



اویں نہ پڑھدا جیویں مقتل وچ لتھی اُٹھ توں عونؑ دی ماءاے
بس اتنا آھداں بہوں مشکل بی بی تیر تے پتھر ہٹا اے
ڈِٹھے لا تعداد ھن زخم بھرا دے گیا بھینڑ دا دل گھبرائے
نصیب غریب ہمشیر دے ویرن نئیں دم مارن دی جا اے



نہ جھکیاں جائیں بدلا ویرن میں در توں باہر نہ آساں
نہ غریب سڈا جیویں کُہندا ئی کُس ونج تیکوں کسدا اڈیدی راہساں
مل وقت گیا تیڈی لاش دیاں آ رات کوں خبراں لاساں
تیڈے قاتلاں ویرن روک گدا ول چُپ کر کے تھی باساں



ہے آخری ڈیں میڈی زندگی دا فرمایا شاہ زین ایں
پر چاوڑیں ہووی اماں دی جائی تیڈے پتراں دا ارمان ایں
بعد میڈے لُٹ پئے ویسی تیڈا تھیسی بہوں نقصان ایں
میکوں باغی سڈ کے قتل کریسن تھیویں بھینڑ میڈی نگران ایں



ڈیں ڈاویں کوں کربل وچ بے موسمی عید منائی گئی
کر قتل حسینؑ کو ظہر ویلے ھا عصر کوں لوٹی پائی گئی
لاشاں دی پامالی کیتے حق ظالم فوج منگائی گئی
بچا مقتل وچ ہک ویر زینبؑ دا اتے ہر اک لاش چوائی گئی



مظلوم حسینؑ دی غربت دا کرے آصف کیا اندازہ؟
نہ بھینڑ بھرا دی لاش تے روئے جیڑی وِسدی نا ہک لحظہ
اوہو تریجھے ڈیں آئی مقتل وچ کیتا لاش دا آن ملازہ
ہر زخم وچوں پیا واھندا اجاں خون بھرا دا تازہ



اُدھ رات دے ویلے بن بروچہ آواز آندا زہراؑ دا
ودی مقتل دے وچ سڈ مارے کتھ لتھا ہیں پیو صغریٰؑ دا
تیڈیاں بھینڑیں کوں پرچیندے بجڑا میڈا لگ گیا وقت زیادہ
میکوں ڈے جواب میں لاش تے آواں اے ادھار ھائی اجڑی ما دا



نو لکھ مسلماں دے ڈیدے ریہا کُسدا چمن زہراؑ دا
دھی بیٹھی ھا پیو دی جھولی وچ ڈتی شمر لعین ہٹا اے
چپ کر کے پیو دو ڈیدی رہی نئیں کیتا شمر حیا اے
اے شیعہ درد پچا نئیں سنگدے تُوں آھدا ئیں رون گناہ ہے



مقتول دی لاش تے ہر کوئی رووے بھل رشتہ دار پٹیندے
کوئی پُرسہ ڈیوے فطرت ہے اوندی وارث عزت کریندے
نئیں سمجھ آندی شبیرؑ دے غم تُوں کیوں رووݨ توں ہٹکیندے
مظلوم دیاں سکیاں بھیݨڑیں کُوں رہے کلمہ گو جھنڑکیندے



دھم رات پئی اکھے عونؑ دی ما پا باواں ویر دے گل وچ
حیران ہاں میں اَج خبر میڈی پیا گھندا ھیں پل پل وچ
کل ظہر ویلے تُساں ٹُر ونجݨا ئیں سا کوں چھوڑ کے ویر جنگل وچ
ڈس نُوواں دھیاں خاتون دیاں کن ویسن مارو تھل وچ



حضرت شہزادہ علی اکبرؑ۔ دھمی

ونج آکھ عباسؑ توں اکبرؑ کوں دھم رات ظلم دی گئی اے
توں ڈے اذان آخری بچڑا ہر بی بیؑ سکھدی پئی اے
کیتی اللہ ھو اکبر اکبرؑ نے ونج خبر مدینے تھئی اے
سن اذان بھرا دی صغریٰؑ ڈیں سارہ روندی رہی اے



حضرت امام حسینؑ دی حضرت امام سجادؑ کوں وصیت

تیڈی جنگ دا پتر آغاز تھیسی ونج شام دے شہر وچالے
میڈے سفر دے سنگتی مردھوسن بچڑا تیڈے پردہ دارھن نالے
بئی ھر کیندی نبھ ویسی رکھیں بھینڑ دا خاص خیالے
ھر بی بیؑ پردہ کر گھنسی ایندے چھوٹے ہن سر دے والے



تُوں ٹُر ونج بچڑی خیمیاں دو ونج آکھیں عونؑ دی ما کُوں
میڈے جیندیاں باہر نہ آویں زینبؑ احسان بھرا تے لاتُوں
رہی ٹُر ٹُر ڈیدی در خیمیں تُوں ھا کُسدا بھینڑ بھرا کُوں
میڈ قدم خیام تُوں باہر نہ آسی چن اپنی آپ نبھا تُوں



لاش حسینؑ دی جیڑے رنگ وچ ھا مسلماناں دفنائی
اُم المصائبؑ پا ہتھ کڑیاں جڈاں وچ مقتل دے آئی
ھن اتنے پتھر غریب دے تن تے شاہ بھینڑ کوں ڈسدا نائی
توڑے پابندھیاں میڈی اماں دا جایا ویساں لاش تُوں پتھر ہٹائی



سینڑصغریٰ دانانے کوں خواب ڈسنڑاں

میکوں خواب دی ڈس تعبیر وہ ناناً پئی دل میڈی ڈر دی اے
ڈٹھی جنج اکبرؑ دی اوپرے رنگ وچ میں کربل وچ چڑدی اے
پا سر وچ خاکاں ہر بی بی اِنا للہ پڑھدی اے
اکبرؑ کوں پیو پرنا چھوڑا تیڈا صغریٰؑ خواب صحیح اے



اے زینت عرش محلّہ دی بنڑ سائل آئی صغریٰؑ اے
مُد گزر گئی میڈے سجناں کوں گیا ہجر بیمار کوں کھا اے
میڈا وعدہ ھا ڈیں ستویں دا نم آیا گھنڑ بھرا اے
ڈس اکبرؑ ویر کوارہ ہیں یا پیو چھوڑائی پرنا اے



میکوں ول ول کے مجبور نہ کر فرمایا پاک نبیؐ اے
اورے گل چا لا اتے سر چموا تیڈا صغریٰؑ خواب صحیح اے
حَسینؑ لعین مٹا چھوڑی میڈی جگ تُوں پاک شبیہہ اے
میں ڈیدا ریہا ھا پیو تیڈے کڈھی بہو اوکھی برچھی اے



یا رب عزت میں زینبؑ دی ایہا کر منظور دعا تُوں
نہ رات ڈھمیں نہ ڈیں ابھرے نہ نکھڑن بھینڑ بھرا تُوں
ھائی رات اخیری اماں دا جایا مَن بھینڑ دی ویر صلاح توں
یا لحظہ اذن عباسؑ کُوں ڈے یا پُتر سجادؑ لڑا تُوں



او غریب ہوندے میڈی اماں دی جائی جیندی لاش نہ کوئی دفناوے
مقتول دیاں بھینڑیں قید کرو کھڑا قاتل حکم سنڑاوے
پانڑیں دے بدلے پُتر جیندا ودا رت دے نیر وھاوے
تے جیندی دھی معصومہؑ پیو اپنے دی لاش کوں ہتھ نہ لاوے



﴾بند حضرت غازی عباسؑ علمبردار﴿

چایاں بن وچ لاشاں ڈھیر سید تے غریب نمیں سڈوایا
ترائے واری آکھیا ھائے غربت جڈاں لاش بھرا تے آیا
گھن خالی علم بھرا دا خیمے شاہ بھینڑ کوں آنڑ ڈکھایا
سنڑ موت عباسؑ دی پانڑیں دا کائیں بال نہ ول ناں چایا



مظلومی ڈیکھی عباسؑ دی کُوں رو آکھیاں عونؑ دی ما اے
اج فجر دا غازیؑ سجڑاں تُوں ونج باندھا ہے تنہا اے
ہک لحظہ اذن عباسؑ کُوں ڈے ساڈا بہوں لجپال بھرا اے
تھی چُپ وچ غازیؑ قتل گیا رنج تھیسی ما زہراؑ اے



ھا نو لکھ فوج نے عید منائی جڈاں غازیؑ زین توں لہہ گئے
نپ کمر کوں بابا اکبرؑ دا چُپ کر کے خاک تے بہہ گئے
حرم تے دھیاں بھینڑیں کوں ہنڑ شام دو ٹُرناں پئے گئے
۸۵ بال فرات دے پاسے ٹُر ٹُر ڈھیدے رہ گئے



مظلومی ڈیکھی عباسؑ دی کوں رو آکھیاں عونؑ دی ما اے
اج فجر دا غازیؑ سجڑاں توں ونج باندھا ہے تنہا اے
ہک لحظہ اذن عباسؑ کوں ڈے ساڈا بہوں لجپال بھرا اے
تھی چُپ وچ غازیؑ قتل گیا رنج تھیسی ما زہراؑ اے



نازِ بتولؑ دے گلشن دا کیوں ویر سوال کریندائیں
کوئی تانگ ڈسائی ونج بھینڑیں کوں جے مرن دے پاسے ویندائیں
تیڈی آس تے وطن توں ٹُر آئیاں چن توں وی سنگت چھوڑیندائیں
اکبرؑ دی موت پَچا بیٹھاں ڈس توں کیوں ویر رووینداِئیں



چھٹی زین وفا دے خالق توں کربل وچ عید منائی گئی
کر قتل حسینؑ کو ظہر ویلے لُٹ وچ خیماں دے پائی گئی
کیتی شمر منادی ڈینہ لاہنڑ توں پہلے بھاء خیماں کوں لائی گئی
ول لاشاں دی پامالی کیتے حق تازی فوج منگائی گئی



میڈی غیرت کُوں مجبور کیتا کُجھ بول تاں میں نہ سنگدا
تیکوں واسطہ ما دے درداں دا ہِک لحظہ اذن ھاں منگدا
میکوں پُچھن تاں ڈے کیویں بیعت منگی نے اتے نام چایا نے جنگ دا
میڈے سامنڑیں رووں زہراؑ جایاں اویں وقت میڈا نہیں لنگدا



کتھ لتھا ہیں میڈا چن ویرن ڈے مقتل میں لاش تے آواں
شالا لبھ پووے میکوں کجھ نہیں ڈسدا ونج سر جھولی وچ پاواں
لاش تُوں پہلے لبھ پیاں تے عباسؑ دیاں ڈوویں باواں
کیویں برداشت کریسن بھینڑیں جے بازو ونج ڈکھلاواں



ھُل مچ گئی ہر اک خیمیں وچ جڈاں غازیؑ زین توں لہہ گئے
پنجتالیں بال فرات دے پاسے تر تر ڈیدے رہ گئے
جڈاں خالی مشک علم آیا ہتھوں خالی قاصے ڈھے گئے
سنڑ موت عباسؑ دی مقتل دو مظلوم کوں ٹرناں پہہ گئے



مولا عباسؑ دا مولا حسینؑ کوں عرض کرناں

جرنیل اُتے پابندیاں ہوون تھی ویندی فوج اُداسے
تیڈے پُتر صغیر دی تَس دا مولاؑ ہر دل وچ ہے احساسے
ڈے اذن سجادؑ کوں بند کر ڈیوے کل شامیاں دے بکواسے
ول بھینڑ بھرا دی چُپ دے وچ تھی ویسی قتل عباسؑ



عباسؑ تیڈی لجپالی بچڑا کائنات دے وچ مشہور اے
تیڈے ہوندیاں کوئی نہ فوجی ہووے پردیس دے وچ مشہور اے
توں ما جو ہیں تاں اپیل میڈی چا کر للّٰہ منظور اے
ایہو آکھ چا ٹرن توں بھین بھرا میکوں نہ کرسن مجبور اے



عباسؑ بھرا پردیس دے وچ میں دید کریندا انتے
میکوں پردا دار تے بالاں دے لگ ویندن ویرن چنتے
کل ڈِسدم قاتل آل نبیؐ دے میں نظر بھویندا جنتے
ساڈی جیویں کیوں نبھ ویسی ڈس بھینڑیں وہیسن کنتے



نو لکھ وچ کربل دے ھا دشمن دی تعداد اے
اے صرف عباسؑ دے خوف کنوں منگوائے ھن ابن زیاد اے
عباسؑ دا لاھونڑ زین اُتوں تھی شامی گئے آزاد اے
ھنڑ سوکھا قتل حسینؑ دا ھے ترٹ گئے ھن مانڑ بھرا دے



جیڑا مانڑ ھا کل سادانیاں دا میں زین اُوں توں چھڑوائی
چا ضامنی کل مستوراں دی ٹُری وطن توں زہراؑ جائی
سُنڑ موت عباسؑ دی کربل وچ تیڈی فوج ھا عید منائی
حد ظلم دی پچھدائیں ھر توں پہلے میں بھا خیماں کوں لائی



ڈے کے ہوکے غربت دے شاہ لاش میڈی تڑپا ئمیں
ریہاں ول ول آندا سردار میڈا ذرا اج پابندیاں لا ئمیں
غریب سڈا کے پیو اکبرؑ دا بھینڑیں دے وال کھلا ئمیں
میکوں خیمیں کھڑ کے چن زہراؑ دا سینڑیں دے وال ڈکھا ئمیں



مولا عباسؑ دا بچپن

تُوں بیشک بھینڑیں نہ سڈ غازیؑ پر میں تاں ویر سڈیساں
فرمان ھم امڑی زہراؑ دا تیکوں سبق وفا دے ڈیساں
تیئں لجپال دے آسرے تے میں غازیؑ وطن چھڑیساں
میکوں ما ڈس گئی ہے بعد تیڈے ونج شام دی قید نبھیساں



مولا عباسؑ دا بچپن

اج چوتھا ڈینہ توں نئیں آیا ہے زینبؑ سخت اُداسے
میں جانڑدی ھاں ساڈی عظمت دا تیکوں ہر ویلے احساسے
ھر بھینڑ بھرا کوں چیندی ہے نہ کر غازیؑ وسواسے
بہوں اوکھے لبھدن بھینڑیں کوں چن تیئں جئے ویر عباسؑ



ھن پُتر اٹھاراں پاک علیؑ دے بھینڑیں دا مانڑ عباسؑ اے
وانگ عباسؑ دے دو جگ وچ بیا نئیں کوئی قدر شناس اے
عباسؑ دے ہوندیاں سینڑیں کیتا سفر دا نئیں احساسے
بعد عباسؑ دے خیمیاں وچ چُپ کر گئے بال پیاسے



چھٹی زین وفا دے خالق توں مُک گئی سادات دی آس اے
سُنڑ موت عباسؑ دی خیمیاں وچ چُپ کر گئے بال پیاس اے
ہتھ کمر تے رکھ شبیرؑ آکھے کتھ لتھا ہیں ویر عباسؑ اے
میں کن گھن ویساں بھینڑیں کوں میڈا ویرن قدر شناس اے



مولا عباسؑ کوں بھینڑیں دی وصیت

ہووی پارت زہراؑ جائیاں دی رکھیں بچڑا خاص خیال اے
جڈاں امت شبیرؑ توں وطن چھوڑاوے راہویں پُتر توں بھینڑیں نال اے
پُتراں دی آخر نبھ ویندی ہوندے دھیاں نماڑاں مال اے
جیڑی روضے رسولؐ تیئں تھک پوندی کیویں ٹرسی سفر وچالے



جڈاں جھنڑ گیا غازیؑ زین اُتوں ڈر لہہ گئے قوم شقی دے
ھنڑ قتل حسینؑ دا سوکھا ھے مُکے مانڑ علیؑ دی دھی دے
ظہر دے ویلے خاتون دے چن کوں کیتا شمر لعین شہیدے
عصر دے ویلے مسلماناں کربل منوائی عیدے



جنگ کربل دی مُک گئی ھا جڈاں غازیؑ زین توُں لہہ گئے
چھتری بال فرات دے پاسے تُر تُر ڈیدے رہ گئے
چاؤں ِگرڈُوں سینڑ سکینہؑ دے چُپ کرکے خاک دے بہہ گئے
جڈاں خالی مشک علم آیا ہتھوں خالی قاصے ڈھہہ گئے



کیویں لاش حسینؑ دی چھوڑ ونجاں میں بن دے وچ تنہا اے

میکوں روضے پاک تے قسم چوا کے سفر دو ٹوریا ما اے

تُوں عمل کریں ہر منزل تے جیویں آکھنی بھینڑ بھرا اے

میڈی بچ گئی لاش پامالی تُوں تھی ویسم ختم وفا اے



حضرت شہزادہ علی اکبرؑ ابن الحسین علیہ السلام

یوسفؑ دے نال مثال اکبرؑ دیچا ڈیندن کئی انسانِ
یوسفؑ قرآن دی ہک آیت علی اکبرؑ کل قرآنِ
جڈاں پیو برچھی وچ ہتھ پایا تھئے کل مرسل حیرانِ
ہے وہ ملک الموت حسینؑ کوں آکھے تیڈے پتر دا بھوں ارمانِ



جیویں مالی باغ توں پھل لاوے ایویں اکبرؑ اُمت لہایا
پیو مظلوم نے پتر جوان دی لاش کوں اوکھا چایا
اُنوں شتر سوار مدینے توں گھن خط صغریٰؑ دا آیا
ناراض نہ تھیویں دھی صغریٰؑ میں اکبرؑ نہیں پرنایا



ڈٹھا سینہ زخمی اکبرؑ دا پیو کھڑ گیا ہے حیرانِ
حُسین شالا برباد تھیویں میڈا کیتائی بہوں نقصانِ
شاہ چیندا ھا ول بہہ ویندا پیو بڈھڑا پُتر جوانِ
لتھی خون دی بارش کربل وچ رُناں عرش اُتے یزدانِ



تاریخ ڈسیندی ہے نال اکبرؑ دے ہا پیو کوں ال اے جیا پیارا ے
کئی واری رات کوں اکبرؑ دے پیو چمدا ہا رخسار اے
اوں پُتر جوان کوں سہرے پا کے کیتا موت دی طرف تیار اے
توں ونج اکبرؑ میڈی نبھ ویسی کھڑا آکھے نال اشارے



اکبرؑ کُوں ٹور کے موت دے پاسے پیو بھار ہجرا دا سہہ گئے
میدان دیویندااں توڑیں پیو کنڈ پتر دی ڈیدھا رہ گئے
جڈاں اکبرؑ آکھیامیں جھنڑ گیا ھاں پیو کیوں بےوس ٹرنڑاں پئے گئے
ودا پچھدائے پُتر دے قاتلاں تُوں میڈا اکبر ھا کتھ لہے گئے



میں نقش ڈسینداں چہرے دے پردیسی تُوں کیوں روندایں
نئیں ملک عراق ہے وطن تیڈا معلوم مسافر ہوندایں
کیوں کمرنوا کے بن دے وچ ودا جوگ ہنجواں دی جوندایں
میں پُچھدا ھاں تیڈا کیا لگدائے میدو ڈیکھ کے ول رو پوندایں



حَسین جہان تے کئی گزرے اکبرؑ دا حُسن کمالِ
تیئں پھپھاں پالیا بُرکیاں وچ گئے گزر اٹھاراں سالِ
پیو وچ کربل دے موت دو ٹورا پا سہرے سگناں نالِ
کیتا بیبیاں ٹردے تیئں ماتم ھا کھول کے سر دے والِ



تھی حُسن دی دنیا ختم گئی جڈاں زین تُوں اکبرؑ لہہ گئے
سنڑ موت اکبرؑ دی بھینڑ بھراچُپ کر کے خاک تے بہہ گئے
اُٹھی دوھوڑ خیام اِچ ماتم دی شبیرؑ کوں چنتے پئے گئے
کل سرعریان ھن بیبیاںؑ دے خیام دے پردے ڈھے گئے



آخری واری ویر زینبؑ دا کھڑا پتر گوں پک بدھواوے
سہرے دی جا تے بنرے دی کھڑا تحت الحنک ولاوے
ایہا منظر ڈیکھ کے سینڑ سکینہؑ کھڑی پیو گوں یاد ڈیواوے
توڑے اج تاں کئیں گوں بھیج چاباباجیڑا اصغریٰؑ کوں گھن آوے



کیتا ماتم بیبیاںؑ لاش اکبرؑ تے وچ سر دے خاک روا کے
جھنڑی خاک تے زینبؑ کئی واری جڈاں وینڑ کیتا لیلیٰؑ اے
تیڈی موت دا صدمہ ہک پاسے ایہا درد گیا ھم کھا اے
بئے حلب دے وسدے ڈیدے ہوسن اج تج تیڈی دا راہ اے



فطرت دا عین تقاضا ہے پیو پُتر دی لاش نمیں چیندا
جے مجبورن چاوڑیں پئے ونجے ھے کمب کم کے ہتھ لیندا
ھک پیو مارو بن دے وچ ودائے پُتر دی لاش گولیندا
جڈاں لبھ پئی ھس نُس منہ چمیا ھا جگر تے بوسے ڈیندا



کُل مخلوق سماء دے وچ کیتی جبرائیلؑ منادی
ڈیو چھوڑ عبادت کربل وچ آ ڈیکھ حسرت لیلیٰؑ دی
مہندی سمجھ کے خون اکبرؑ دا پئی لیندی اے نوں زہراؑ دی
ھَس منت میں سر دے وال رنگیساں جڈاں تھیسم پُتر دی شادی



تھیوے قتل جوان تاں فطرت ہے ڈھا نکل ویندی ھر ماء دی
جڈا لاش اکبرؑ دی خیمیں آئی ئمیں بولی نُوں زہراؑ دی
میں پُتر کوں پُتر سڈیندی ھا ھووے مرضی بھینڑ بھرا دی
ملا اذن تاں لیلیٰؑ وینڑ کیتا تیڈی پُتر نہ کیتم شادی



اکبرؑ کُوں ٹور کے پیو اکبرؑ دے ئمیں دید اکبرؑ تُوں چائی
ریہا جے تیئں اکبرؑ زین دے وچ ئمیں دید شبیرؑ ہٹائی
جڈا زین چھٹی پیو ٹُر پیا ھا ونج لاش اکبرؑ دی چائی
آکھے عونؑ دی ماء ول آیا اکبرؑ آ سکن منا بھرجائی



ہمشیر دی دید شبیرؑ تا ھا تے شبیرؑ دی دید اکبرؑ تے
جڈا لہہ گیا اکبرؑ زین اُتوں گیا ویر ہمشیر دے در تے
میں لاش اکبرؑ دی چاونڑ ویندا پا بُرکا زینبؑ سر تے
ونج بھینڑ کنوں امداد منگی آیا ایہا جیا ضعف جگر تے



پُتر جوان دی موت نہ شالا پیو ڈیکھے پچھلے سن وچ
بنڑ ویندے مردا زندگی وچ گھن ویندے درد کفن وچ
جڈاں چن اکبرؑ دی لاش چائی مظلوم نے مارو بن وچ
ٹوری بھینںؑ بھرا دی مدد کیتے جیویں ویندن سجن امن وچ



جنّیں ما دا پتّر تھی قتل ونجیں نئیں زندگی ما دی راندی
او اُجڑی وین کریندی ہے بہہ پتّر دے کول سراہندی
میں صدق تھیواں ما اکبرؑ دی عاشق اکبرؑ دے ناں دی
ڈٹھی لاش اکبرؑ دی ریت اُتے گئی اُوٹھ تے لنگ کُرلاندی



کیوں ول ول کے مجبور کریندیں دل پھٹ ویسی کئیں ما دا
رہی پتّر دے خون وچ وال رنگیدی اے حوصلہ ھا لیلیٰؑ دا
جنڑا پیو برچھی وچ ہتھ پایا اُنوں خط آیا صغریٰؑ دا
خط پڑھ کے رو مظلوم آکھے گیا وعدہ گزر بھرا دا



کوئی پیو پُتر کوں موت دے پاسے نئیں خوشی دے نال ٹُریندا
ہک پیو ہے پُتر جوان کوں سڈ کے کھڑا تحت الحنک ولیندا
اوندی لاش اُتے بہوں اوکھا پہنچ گیا رہا وچ ھقلاں ڈیندا
جڈاں چا کے ٹریا قدم قدم تے غربت توُں بہہ بہہ ویندا



تیڈا زخم سینے دا بھُل ویسم تیڈی صورت بھل نئیں سنگدی
جیندے تئیں جیئے پُتر جوان مرن ما پیو دی اوکھی لنگدی
میکوں نئیں بھلنڑیں وچ دنیا دے تصویر اکبرؑ دے رنگ دی
تیڈے پُتر کوں پُتر سڈیندی ھا زینبؑ رہی لیلیٰؑ رخصت منگدی



ہر شہید دا ذکر کرو فرمان حسینؑ دی ما دا
میڈے پُتر دے پُتر علی اکبرؑ دا ناں کرنا ذکر زیادہ
نال اکبرؑ دے جگ توں وَدھرا پیار ھا دھی زہراؑ دا
متاں کوئی نہ رووے میڈے اکبرؑ کوں دل ڈکھدائے بھینڑ بھرا دا



لگی شہر حلب وِچ موت اکبرؑ دی اکھے رو بنری دی ما اے
اج تُوں خاتون دے پُوترے دی تھئی پیکے گھر بیوا اے
معلوم تھیندے کل دنیاں توں اج تھی گیا حُسن فنا اے
رب جانڑیں کیڑے رنگ وِچ ہوسی بھینڑ میڈی لیلیٰؑ اے



سُن موت حسینؑ دے اکبرؑ دی چا بنڑی ویس وٹایا
کل شاہر دیاں مستوراں نے آ بنڑی کوں پرچایا
بنڑی پاکؑ بتولؑ دی نوں ھاویں تیڈا رب اقبال ودھایا
کئیں بد نظرے دی نظر لگی نوی تخت تے بخت ھنڈایا



بنڑی علی اکبرؑ دی کوں سینگیاں دی منت

بنڑی کوں سینگیاں عرض کیتی تُوں ما دی منت کریسی
جڈاں جنج اکبرؑ دی حلت آوے او لیلیٰؑ کوں سمجھیسی
اساں سنڑیا ایندے مُنہ تُوں ہک لحظہ بُرکا چیسی
او ساگی شکل رسولؐ دی ہے ساکوں چہرا پاک ڈیکھیسی



بنڑی دا جواب

شالا چن خاتون دو خیر ہووے گیا دل میڈا گھبرا اے
جڈاں وعدے دا ڈینہہ گزر گیا بیٹھی بنڑی خاک روا اے
معلوم تھیندے میں اُجڑ گئیاں نئیں اکبرؑ سہرے پائے
میں خواب ڈٹھا ہے اکبرؑ کوں گِدا زین توُں امت لہائے



پُتر جوان دی موت نہ ڈیکھے کوئی دنیا تے پیو ما اے
یک لخت ضعیفی آویندی ودی ڈاڑھی رنگ بدلا اے
لاش اکبرؑ دی چا کے ٹُریا وچوں بن دے چن زہراؑ اے
پہلے سن وچ چاونڑیں پئے گئے مظلوم کُوں پُتر بھرا اے



بن سہرا چن علی اکبرؑ کوں وچ کربل چن زہراؑ اے
آ پکلو نپا اکبرؑ دا بھینڑیں بنا گانا ما لیلیٰ اے
بد نظراں توں محفوظ راہویں منگی اُم المصائب دعا اے
کیا تھی پوندا اج کربل وچ موجود ہوندی صغریٰؑ اے



شبیرؑ دے غم وچ رونڑ دی ڈیندے پاک قرآن گواہی
یعقوبؑ پتر کوں روندے روندے کر بیٹھا ختم بینائی
اکبرؑ دی لاش تے بیبیاںؑ نے ھا سر وچ خاک روائی
کیتا پتھراں نال ھا ماتم سینڑیں جڈاں لیلیٰ لاش تے آئی



سینڑ فاطمہ صغریٰؑ پاک رسولؐ نُوں

میکوں ڈس سردار نبیاںؐ دا میں کہ تئیں ہجر نبھیساں
کڈاں اکبرؑ ولسی وطناں تے میں ویر دا پلّو بنیساں
جے ویر میڈا پہلے پہنچ آیا تے نہ بابے کوں گل لیساں
میں ویر اکبرؑ توں رُس پوساں چا اصغرؑ ویر کُوں چیساں



سینڑ فاطمہؑ صغریٰ ملک الموت نوں پچھناں

اے ملک الموت تُوں راوی هیں تفصیل دے نال ڈسا اے
میکوں کیڑے سجن نے یاد کیتا کربل وچ وقت نیاز اے
میڈے پیر دی بچڑی کئی واری تیکوں کیتا یاد بھرا اے
میں کول کھڑا ھم ریہا پیو کوں آدھا میکوں وچھڑی بھینڑ ملا اے



بندعلی اکبرؑ دی بنڑی دا کربل آونڑاں

شاہ لاش اکبرؑ دی چا گھن آیا ہک وہینڑ کیتا لیلیٰؑ اے
جیندے تئیں جئے پُتر جوان مرن شالا مول نہ جیوے ما اے
اتنے تئیں لیلیٰؑ کوں ڈتی پاک فضہؑ اطلاع اے
نُوں حلب تُوں آ کے در تے کھڑی ھائی وِنج اُجڑی کوں گل لا اے



بندعلی اکبرؑ دی بنڑی

ھم ناز کریندی وطن اُتے نوح سخی حسینؑ دی تھئیاں
میڈے ساورے عرش برین دے وسدے میکوں وڈیاں عزتاں ڈھیاں
کئیں بد نظرے دی نظر لگی میں لاش اُتے آ گئی ھاں
بنڑے دیاں پھوپھیاں ماواں دے اج وینڑ سنڑ یندی پئی ھاں



ڈینہہ ڈاھویں کوں روز جمعہ دے تُوں وچ کربل دے آوے
کیویں پُتر ٹریندیاں موت دے پاسے آ ماواں کُوں ازماویں
آکھے ما اکبرؑ دی وارث کوں پہلے میڈا پُتر کوھاویں
لیساں خون اکبرؑ دی مہندی سر تے ول ھاجرہؑ کوں سڈواویں



تیکوں کئیں آکھیا میں رُس پئی ھاں میڈی اکھیاں دی بینائی
میں تاں خوش تھئی ھاں مالیلیٰؑ تُوں آندایں لاندی مَس چھوائی
تیکوں سال اٹھاراں پالیا ھا ایں آس تے زہراؑ جائی
اج رُت ھائی سہرے پاون دی کھڑائیں تحت الحنک ولائی



حضرت شہزادہ امیر قاسمؑ ابن الحسن علیہ السلام

میں اوں مقتول دا واقعہ پڑھداں جیندی لاش تے گھوڑے بھج گئے
جیندی لاش تے اتنا ظلم تھیا خود ظالم ظلم توں رج گئے
اٹھی دھوڑ میدان وچ گھوڑیاں دی وچ دھوڑ دے ٹکڑے کج گئے
وداسید چنڑ دائے لاش دے ٹکڑے جیڑے صنب گھوڑاں تو ودھ گئے



ہر پیو ما دی اے فطرت ہے جڈاں تھیوے پتر جوانِ
او شان مطابق جمع کریندن شادی دا سامانِ
حسنؑ دے چن کوں ما سہرے پائے ہک رات دا ہے مہمانِ
شریک تھیسی تیڈی شادی وچ کل نو لکھ مسلمانِ



پا سہرے پُتر کوں کول حسینؑ دے فروہؑ حُر کے آئی
پائی دید شبیرؑ دی بنرے تے ودا پھپھیاں میل بنڑائی
ڈے موت دی رخصت بنرے کُوں آکھے رو بیوہ بھرجائی
ھن ویس نویں کل جانجیاں دے ودے سر وچ خاک روائی



میڈے ڈوں گھر تھی برباد ویسن کیوں ٹوراں موت دے پاسے
تصویر حسنؑ دی چھپ ویسی ایں گالوں جگر اداسے
میڈی پیاسی فوج نہ قتل کرا کیتی رو کر عرض عباسؑ
ڈے رخصت پُتر کنیز دے کُوں نا کرن شامی بکواس



ڈٹھی لاش قاسمؑ دی ما اُجڑی آ وچ عبرت دے گئی اے
بہوں دیر توڑیں خاتون دی نُوں ایہا گال سوچیندی رائی اے
پئی لاش تے آندی ہے فاطمہ کبریٰؑ میڈی سینڑ کوں خبر جو تھئی اے
جڈاں بیوہ نوں کُوں گل لایا وس بارش خون دی گئی اے



میکوں ھا امید شباب تیڈے وچ میں بچڑا وقت نبھیساں
تُوں جوان تھیسی میں بیوہ ما تیڈی شادی پُتر کریساں
کل مخلوق سما دی کوں تیڈی شادی وچ سڈویساں
اے خبر نہ ھا جے لاش تیڈی دے ودی ٹکڑے آپ چنڑیساں



ھک شادی ھوئی ہے کربل وچ بھایئو ایں انداز دے نالِ
بنڑے دی ما تے پھپھیاں نے سر خاک تے کھولے والِ
آکھے اُم المصائب بنڑی کُوں پا بچڑی کپڑے کالے
ساڈی نبھ ویسی پردیس دے وچ راہوے ویر دا مشن بحالِ



پا کڑیاں کل مستوراں کوں کیتا اُم المصائب شارے
لگی نیر وھاون عونؑ دی ما ہک گھٹ ھا پردا دارے
اُجڑ گئی ہے ما قاسمؑ دی کل شام دی ھا بیمارے
ھا تُر تُر ڈیدی لاش پُتر کوں نس لبھدے پئے رخسارے



کیا جگر بتولؑ دی نُوں دا ھا بیٹھی ٹکڑے پُتر دے چاوے
پئی بند بند کُوں ما بنڑے دی مجبور اکھیں تے لاوے
کوئی ما ھووے جیڑی پُتر جوان کوں تازے سہرے پاوے
اجاں سہرے سکن دے منہ تے ہوون گھر لاش پُتر دی آوے



تیڈا حسنؑ بھرا معصوم ہاں ویرن تیڈی آیاں کرن امدادے
تُساں ڈوواں بھین بھراواں دے احسان حسنؑ کُوں یادادے
تیئں جگر دے ٹکڑے ہتھاں تے چائے جھکے تیر ہمشیر بھرادے
ناں وطن تے میکوں چین آندا سُن وینڑ قاسمؑ دی ماء دے



میڈا کل سرمایہ زندگی دا ھائی ما دی لعل صلاح اے
تیڈے چاچے عباسؑ توں ہر اِک ماپتراں دے نام لکھا اے
کل موت دا گرم بازار ہوسی قاسمؑ میڈی منشاہ اے
تیڈی لاش آوے اکبرؑ توں پہلے تڈاں بنڑساں بچڑا ما اے



نئی جرأت زبان بیان کرے جیویں لاش قاسمؑ دی آئی
بس اتنا آھداں شامیاں نے کیتی لاش تے بے پروائی
رو آکھیا زینبؑ لاش وچوں کیا لبھدی ہیں بھرجائی
میکوں گول ڈے چہرہ بچڑے دا میڈی تھی گئی ختم بینائی



قاسمؑ دے ٹکڑے بن دے وچ شاہ چنڑ چنڑ جھولی پیندا ہے
تھی بن دے وچ تقسیم گئے ودھا سید پُتر گولیندا ہے
شاہ وچ خیمیں دے گھن آیا رو فروئیؑ کوں فرمیندا ہے
ونج سڈ گھن آ میڈی دھی کبریٰ آ پیو تیکوں پرچیندا ہے



ھک لفظ مصائب دا عرض کریندااں ایکوں سمجھ کے بعد روائے
پُتر جوان کُوں سہرے پا کے کوئی موت دو ٹورے ما اے
جڈاں لاش آئی میں صدق تھیواں بیٹھی ہک ہک ٹکڑا چا اے
آکھے نوں بیوہ کوں گول ڈے چہرہ نم لبھدی چمن دی جھاء اے



ڈٹھے برگ گلابی بچڑے دے اکھے کبریٰؑ کوں فرویٰؑ اے
میں چادر ڈیندی ھاں بنرے دے میڈی بچڑی برگ لُکا اے
میں تے ہو سنگدائے آ موت ونجیں تھی ویسم ختم وفا اے
یا اللہ انج بچڑے دی کوئی لاش نہ ڈیکھے ما اے



حضرت امام حسنؑ

معصوم بھرا تیڈے میت وچوں میں تیر چھکیندی رہی ہاں
میکوں بھل گئے صدمے تیراں دے جڈاں لاش حسینؑ تے گئی ھاں
نہ اذن جو لاش کوں ہتھ لاواں میں چُپ کر کے ٹر پئی ھاں
میڈی اوکھی گزری ہے شام دے وچ جڈاں پیش کچہری تھئی ھاں



حضرت امام حسن علیہ السلام

جودیٔ ملعونہ تے لعنت ہے جئیں ظلم دی زہر پلائی
حسنؑ بھرا دے جگر دے ٹکڑے جھلے ہتھاں تے امڑی جائی
کریں ویر کوں مدفن جنت البقیع آواز بتولؑ دی آئی
بیٹھی تیر چھکیسیں میت وچوں کئیں ہئی جا تے دفنائی



حسنؑ رضا دے میت اُتے جئیں پہلا تیر چلایا
اوندا لقب ...... اج تئیں شرم امت کوں آیا
ول لہہ پئی بارش تیرا ں دی چا ویر کوں ویر ولایا
بیٹھی ویر دے تیر ہمشیر چھکے چا کفن نے رنگ بدلایا



اے چوتھا قتل سادات دا ہے گئے مُسلمان پچا اے
کیتا قتل رسولؐ بتولؑ، علیؑ کُوں نئی کیتا امت حیا اے
اج پُتر بتولؑ دا نال ظلم دے گیا جگ تُوں جھوک لڈا اے
چھک تیر بھرا دے میت وچُوں رُنی بے وس عونؑ دی ما اے



تھیوے پُتر جوان تاں ما پیو دی ہوندی حسرت سہرے پیساں
جیندا اِک ہووے اوندا دلچاندے ایں خوشی میں ڈھیر کریساں
اندی ما قاسمؑ دی پیو اکبرؑ دا جڈاں قاسمؑ کُوں پرنیساں
یتیم جو ہے ایں دی شادی وچ کائنات کوں دعوت ڈیساں



ھک لحظہ میڈی اماں دا جایا ونج بۓ خیمیں وچ با ٹوں
ٹیں کبریٰؑ لاش تے رووݨ آندی چن تیڈے شرم حیا ٹوں
شاہ فرمایا ما اکبرؑ دی ونج کبریٰؑ کوں گھن آ ٹوں
جیویں دل آکھے آ وینڑ کرے تے شرماندی ہے پیو ما ٹوں



چا ہک ہک ٹکڑا ما قاسمؑ دی گھن کول اکھیں دے وینڈی
نم لبھدا چہرہ بچڑے دا پیساں ول ول برک پھولینڈی
ہر ٹکڑا سمجھ کے چہرا امڑی چم چم اکھیاں تے لینڈی
بہوں دیر تائیں وچ برگاں دے رہی چہرہ سینڑ گولینڈی



میڈے ظلم دا راوی شمر کھڑائی پُچھ ایں تُوں قسم چوا کے
میں اوں مقتول دا قاتل ھاں ما ٹوریاں سہرے پا کے
اُوندی لاش میں انج پامال کیتی ڈٹھا ہر بی بی ازما کے
نہ ماء گُوں چُمنڑ دی جاء لبھدی ڈٹھا ہر ٹکڑا چا چا کے



میں اُوں مقتل داواقعہ پڑھداں جیندی لاش تے گھوڑے بھج گئے
جیندی لاش تے اتنا ظلم تھیا خود ظالم ظلم تُوں رج گئے
کئی ٹکڑے شہزادے دے ھن گھوڑے دُھوڑ وچ کج گئے
جیڑے بچ گئے ٹکڑے ڈٹھے ول ول فروئؑ ھن درداُجڑی دے ودھ گئے



پا سہرے پُتر یتیم کوں فرویؑ کھڑی موت دی رخصت منگدی
ہتھ جوڑ شبیرؑ کوں آکھے فرویؑ ڈے رخصت مولا جنگدی
اے حوصلہ حسنؑ دی بیوہ دا ما موت تاں منگ نئیں سنگدی
تُوں چن خاتون دا بچ پوویں راسی باجھ قاسمؑ دے لنگدی



جے اذن گھنا ڈے جنگ دی اماں تیڈا ہوسی لکھ احسان ایں
تُوں یتیم دا جنگ ڈیکھیں اماں جڈاں ویساں وچ میدان ایں
بے شک کھیر دا حق نہ بخشیں جے گھنیں لاش پچھان ایں
جڈاں چاچا لاش کُوں چا گھن آسی ہر ما تھیسی حیران ایں



ہر ما تُوں پہلے موت دے پاسے میں تیکوں پُتر بھجیساں
کر فکر نہ بچڑا چاچے تُوں تیکوں رخصت میں گھن ڈیساں
ہک لحظے کیتے ما جو ہاں تیکوں بچڑا سہرے پیساں
جڈاں لاش تیڈی وچ خیمیں آسی تڈاں کھیر دا حق بخشیساں



حضرت شہزادہ علی اصغرؑ ابن الحسین علیہ السلام

میں اُوں مقتول دا واقعہ پڑھداں جیڑا قتل تھیا ول ول کے
جیندی امڑی در تُوں آہدی رہی ذرا تیر چلا جھل جھل کے
ملعون نے اے جیا تیر چلایا لگا پیو تے پُتر کوں رل کے
بیٹھا دفن کریندا پُتر کوں پیو افسوس دے ہتھ مل مل کے



ہر مذہب دا ہے قانون ایہو ڈیندے جُرم کوں ڈیکھ سزا اے
پر مسلماناں وچ کربل دے قانون ڈتا بدلا اے
کیتا قتل نادان کُوں ترائے واری ھس ما تے بھینڑ گواہ اے
پہلے تیر مارا ول قبر کھٹی کیتا خنجر دے نال جدا اے



رُبابؑ میڈی امداد تاں کر میں پُتر دی قبر کھٹیندا اں
متاں پامالی تُوں بچ پووے میں اصغرؑ کوں دفنیندا اں
ما لاش چائی پیو قبر کھٹی ھنڑ ڈے میں میت لہیندا اں
توں ما جو ہیں ذرا کنڈھ کر بہہ میں منہ تے ریت ولیندا اں



سینڑؑ داجواب

نیوی کئیں شہید کوں دفن کیتا اصغرؑ کوں کیوں دفنیندا ئیں
ھیں بانی آپ شریعت دا کیوں ما تے لاش چویندا ئیں
یا سمجھ بیگانی کُف دی میکوں پیا صبر میڈا ازمیندا ئیں
ہے ول ول کسڑاں اصغرؑ دا تے ربابؑ کوں کیوں ڈکھلیندا ئیں



اسلام دے وچ اے ممنوع ہے پیو پتر دی لاش نہ چاوے
او غسل کفن توں دور کھڑے نہ قبر وچ میت لہاوے
میں صدق تھیواں خاتون دا چن بیٹھا اصغرؑ کوں دفناوے
مسلماناں دے ظلم کنوں ودھا قبر دے نقش مٹاوے



کر فکر نہ اماں اصغرؑ ھاں جنگ اکبرؑ وانگ کریساں
انصاف کریں توں در تے کھڑ کے جڈاں وچ میدان دے ویساں
ڈھائے نولکھ فوج توں تیر ویسن جڈاں ناں پانڑیں داچیساں
ھر ما دا جگر ھلا ڈیساں جڈاں امڑی تیر جھلیساں



چھ ما دے بال تے جرم ثبوت کوئی مذہب کر نہیں سنگدا
اے پیو دے ہتھاں تے قتل تھیسا ہے پانڑیں منگدا منگدا
ہک وار نہیں ترائے وار کُٹھا کیتا امت بہانہ جنگ دا
جیویں لاش برآمد فوج کیتی تفصیل ڈسا نہیں سنگدا



ہیں بانی آپ شریعت دا نہیں جرأت جے میں سمجھاواں
نئیں پیو دفیندے پتراں کوں نئیں لاشاں چیندیاں ماواں
شاہ فرمایا ماء اصغرؑ دی تیکوں کیڑا درد سنڑاواں
جِس سَن چھوٹا ودھا بانڑ مریندان پامالی توں بچواواں



رُبابؑ تُوں کُف بیگانی ہیں ذرا پُتر کوں روجھل جھل کے
احسان کیتائی ئمیں باہر آئی رئی ہیں در خیمیں دا مَل کے
ئمیں ماواں ڈیدیاں پتراں دے اتے زخماں دو ول ول کے
تو لاش کوں چا میں قبر کھٹیندا اں دفنیندے ھا پُتر کوں رل کے



کر ظُلم جمع کل قاتلاں دے میڈے ظُلم دا بنڑدا اَدھ نہیں
بھانویں لاش قاسمؑ تے گھوڑے بھج گئے میڈے تیر دے ظلم تُوں ودھ نہیں
میں تیر تے جھیڑی نوک لائی مقتول دا اتنا قد نہیں
ہر ظلم دی آخر حد ہوندی میڈے ظلم دی اصلوں حد نہیں



دستور مطابق دھمی دے ویلے منگے اصغرؑ ما توں کھیرے
صدقے تھیواں خشک لباں تے ڈیوے بوسے ما دلگیرے
روندا ڈیکھ کے امڑی کوں آ کول کھڑی ہمشیرے
تیڈی لتں کیتے اج چوتھا ڈینہہ وندی بانڈ مریندی ھاں ویرے



موت نادان دی کر ڈیندی ما پیو دا ختم سکون ایں
ایں درد کوں بے شک جانڑدی ہے اولاد والی خاتون ایں
چن اصغرؑ دی امڑی دا بہوں درد بھرا مضمون ایں
پیو قبر کھٹی ما دفن کیتا شاہ بدل ڈتا قانون ایں



اے نمیں سنڑ یا پیو ہتھاں تے چا کے آوے پُتر صغیرے
اے حوصلہ چن زہراؑ دا ھا ڈیٹھا پُتر کوں لگدا تیرے
میڈا ویرن پانی پی آیا پُچھا اصغرؑ دی ہمشیرے
جیویں پانڑیں اُمت پلایا بچڑی خود روندی ھا تقدیرے



میڈا چار ڈیہاں دا پیاسا اصغرؑ تیکوں چا گھن ہک واری
پئی دُھپ تے با کے یاد کریساں ایہو پیار میں درداں ماری
تیڈا موت دو ٹُرنا ہک پاسے نہ بھُلساں عمراں ساری
میکوں آخری گل چھوا چا بچڑا ھئی مرن دی طرف تیاری



سینڑ رُبابؑ دی مظلومی ہر دل تے خنجر چلا گئی
پُتر نادان دی لاش کُوں چا کے زخم دو ڈیندی راہ گئی
جیندی دھی معصومہؑ بعد مرن دے ہتھ ہتھکڑیاں پا گئی
جیڑھے باقی گزرے ڈینہہ زندگی دے ھا دھپ تے وقت نبھا گئی



کیویں ظلم ڈساں میں قوم شقی دے دل پھٹدا ائے ڈس نہ سنگدا
اولاد رسولؐ تے کربل وچ ھا ظلم تھیا رنگ رنگ دا
چھ ماہ دا بال اے نہیں سُنڑیا کوئی ہووے قابل جنگ دا
ونج پیو دے ہتھاں تے تیر جھلا ھس تے پانڑیں منگدا منگدا



میں پہلا تیر صغیر کوں مارا ھلی کربل دی جاگیرے
او تیرے دے نال صغیرؑ دی پہلی اے ھا میڈی تعبیر اے
میڈے ظلم کوں ڈیکھ جلدی چاپایا ونج خاک تُوں پُتر شبیرؑ اے
بن کفن دے پیو چا دفن کیتا نہ ڈیکھے ما دلگیر اے



کربل دی تاریخ دے وچ بہوں ظلم تھیا اصغرؑ تے
پیو خون پُتر دا ریش تے ملیا تے رُبابؑ ملیا سر تے
جڈاں نیزاں نال لاش برآمد کیتی ما ڈیدھی کھڑی در تے
نہیں ساری زندگی چھاں تے بیٹھی ھا اتنی ضُعف جگر تے



میں مشت جمائی در خیمیں تے کھڑ ہک بی بی حیران ایں
آواز آندا ذرا جھل جھل ماریں میڈا اصغرؑ بہوں نادان ایں
لگا تیر صغیر دی گردن تے گیا ھل سارا میدان ایں
تیڈی موت کنوں ما صدق ونج ھم پیاس دا بہوں ارمان ایں



ملعون تیئں جیڑا ظلم کیتا مقتول دا جرم ڈسا اے
بئے ہر مقتول دی لاش پہنچی وچ خیمیں چن زہراؑ اے
متاں ما معصومؑ دی مر نہ ونجیں ڈیٹا پتر کوں پیو دفنا اے
تُساں مار کے نیزے قبر پٹی رہی اے تُر تُر ڈیدی ما اے



میں اُوں مقتول دا واقعہ پڑھداں جیڑا بولی بول نہ سنگدا
جیڑا پیو دے ہتھاں تے قتل تھیا ھا پاݨیں منگدا منگدا
شبیرؑ دے پتر صغیر اُتے ھا ظلم تھیا رنگ رنگ دا
کٹھا امت کمینی ترائے واری ھا جوڑ بہانہ جنگ دا



ڈوھیں دردروینداں شیعاں کوں تے ھن ڈوہیں ربابؑ دے گھر دے
اینڈا پتر کٹھا ہے ترائے واری کوئی جرم ڈسے اصغرؑ دے
اینڈی دھی بن کفن دے دفن تھئی رہے ڈیدے لوگ شہر دے
اے بھینڑ بھرا جیویں دفن تھئے ایہا قوم شیعاں کوں درد اے



شیعہ قوم کوں بھل نہیں سنگدا ایہاں صدمہ پیو صغریٰؑ دا
پُتر دی لاش کوں ریت گرم وچ دفناونڑیٔ چن زہراؑ دا
ما دے ڈھیدے قبر دا پٹنڑاں جئیں رنگ وچ قوم جفا دا
ارمان ایہو جو رُبابؑ دا چن نا ول ول کُسنڑ دے ڈا دا



میں لاش اصغرؑ دی دفن کریندں تے رُبابؑ توں کر امداد اے
نیوی کئیں شہید کوں دفن کیتا چایاں لاشاں لا تعداد اے
نئیں جرأت جو حکم ولاواں مولاؑ سڈ گھنو ھا پُتر سجادؑ اے
ہیں بانی آپؑ شریعت دا اے کم تاں نہیں پیو ما دے



بعد عباسؑ دے کربل وچ گیا ظلم دا مچ طوفان ایں
ودا ہر کوئی آدائے مارو مارو بچ گیا ھس بال نادان ایں
جنڈاں پانڑیں منگیا اصغرؑ نے تھئی نو لکھ فوج حیران ایں
آکھے شمر حُرمل کوں تیر چلا ساڈا تھیندائے بہوں نقصان ایں



ڈتا بوسہ ویر دی گردن تے جنڈاں اصغرؑ دی ہمشیرے
مر بھینڑ ونجی تیڈے وزن کنوں ھا بہو بے وزناں تیرے
ڈیٹھا پُتر دی لاش تے دھی کوں روندا فرمایا پاک شبیرؑ ے
رُبابؑ سکینہؑ مر ویسی ونج چا گھن پُتر صغیرے



گِدی بے شک ونج ہے پُتر تیڈا میں راضی ھاں ہر حالے
میڈا دل ئیں آدھا اصغرؑ کیتے کریں توں سردار سوالے
انہاں بے قدراں کوں قدر نہیں حسن تیڈے لکھ اقبالے
توں پُتر ہیں ساقی کوثر دا تیڈا کرن سوال محالے



بیٹھی روندی ھاں اپنی قسمت کوں اج ھووّم ھا پُتر جوان ایں
میں وی لیلیٰؑ وانگوں چن زہراؑ توں اج کر ڈیندی قربان ایں
ارمان ایہو ما تیڈی کوں توں بچڑا بہوں نادان ایں
ہر قربانی ڈیسی بچڑا ھا ایں گالھوں حیران ایں



موت نادان دی ماواں کیتے بہوں ہوندی درد شدید اے
اُوتُرتُر ڈیدھے ما دے منہ دوئیں وس لگدے اُجڑی دے
میں صدق رُبابؑ دے حوصلے تُوں کیتی وارث دی تصدیق اے
تڈاں حق بخشیساں کھیردا تیکوں تھی آسم پُتر شہید اے



گل نازک چمن رسالت دا گیا گرمی تُوں مرجھا اے
پیاسے پُتر دے منہ دو تُر تُر بیٹھی ول ول ڈیدی ما اے
تیڈی پیاس دا صدمہ ہک پاسے ایہا درد گیا ھم کھا اے
اونداپانڑیں بند ہے جیندی امڑی دے ھن حق مہر دے وچ دریا اے



اُٹھی چھوڑ پنگوڑا میدان دو ونج تیڈا بچڑا نمبر خیر اے
ہووی سن چھوٹا کریں سرُخرو ماکوں جنڈاں جھل کے بچڑا تیرا اے
اے مسلمانوں ڈیوو گھُٹ پانڑیں دا میڈا پیاسہ پُتر صغیر اے
تُوں منگ بچڑا متاں مل پووی فرمایا پاک شبیرؑ اے



حضرت شہزادگان عونؑ و محمدؑ ابن حضرت عبداللہؓ

ھن دور مامے دی نگری توں نئیں بھیجی گئیں اطلاع اے
رو عرض کیتی معصومہ نے اماں نئیں دم مارن دی جا اے
اساں صدقہ ہیں علی اکبرؑ دا توں علی اکبرؑ دی ما اے
متاں ما چا اکھے کیوں آ گئے ہو تائیوں لاش دے کول نہ آوے



اے پہلی ما ھے پتراں کوں پئی ھے جیندیاں کفن پوویندی
ہر ما توں پہلے ہیں بچڑے کربل قربان کریندی
ہتھ رکھ پتراں دیاں چوٹیاں تے کھڑی سبق وفا دے ڈیندی
اکبرؑ توں پہلے کسڑیں بچڑے رہی دل دل کے سمجھیندی



اے پہلی ما ہے پتڑں کوں پئی ہے جیندیاں کفن پوویندی
پڑھ انا للہ موت دے پاسے ودھی پتر تیار کریندی
ہتھ رکھ پتراں دیاں چوٹیاں تے کھڑی سبق وفا دے ڈیندی
اکبرؑ توں پہلے کسڑیں بچڑے رہی ول ول کے سمجھیندی



پڑھ نادِ علیؑ چا ٹوریں اماں تیڈے کھیر دی لج رکھیسوں
اساں اکبرؑ دی جاگیر کنوں ونج باہر زین چھوڑیسوں
اے وعدہ ھویا ویر تیڈے توں نہ امڑی میت چویساں
آپے کوئی رہی دفنا ڈیسی تکلیف نہ کہیں کوں ڈیساں



کوئی خبر ھووی میڈی جوڑی دی پُچھا ویر تُوں عونؑ دی ما اے
نم یاد کیتا کہیں منزل تے ول آئی ھا قید نبھا کے
ھم فکر سجادؑ دی زندگی دا تیڈی آیاں نسل بچا کے
ولی وطن تے ویندی ھاں دھیاں پچھسم کہیں ویر ساڈے دفنا اے



اجاں جیندی ودی ھاں پیوا اکبرؑ دا تیڈی بھینڑ تے موت نہ آئی
نام بھرا دا منہ دے وچ جھنڑی خاک تے زہراؑ جائی
بہوں جلدی آ پیو باقرؑ دا رو آکھیا فضہؑ دائی
تیڈے سفر دی سنگتنڑ شام دے وچ گھت گئی ہئی لال جدائی



کیوں دور کھڑے ھن پُتر میڈے نئیں کول امڑی دے آئے
ڈوویں بھرا ہک بہے کوں گل لا کے پئے کونجھ وانگوں کُرلاندے
اساں صدقہ ھاں علی اکبرؑ دا پئے ایہں گالوں گھبراندے
تیڈا اذن ہووے تاں بسم اللہ آ کول جنابؑ دے باندے



وطن توں گھن کے کربل تائیں بھائیوال ھاں بھینڑ بھرا دی
کربل توں گھن کے شام تیئں اے منزل عونؑ دی ما دی
جنڈاں پہلے آئی ھم کوفے وچ ما عونؑ دی بنڑ شہزادی
اج پا ہتھ کڑیاں ودھی پتھر جھلیندی تھی کے محتاج ردا دی



چا چا لاشاں تھک پیا ھیں ہک لحظہ کڈھ گھن ساہی
ناں چاونڑ ونج میڈے پتراں کوں رو آکھیا امڑی جائی
اُورے لحظے تائیں میں جانڑدی ھاں پئے ونجڑیں ہے ویر جدائی
بے وارث سمجھ کے چا دفنیسی کوئی آندھا ویندھا راہی



حضرت امیر مسلمؑ ابن عقیل علیہ السلام

کر قتل عقیلؑ دے بچڑے کوں رہے لاش تے ظلم کریندے
رہے وسدے شہر اچ لاش غریب دی ہر بازار پھریندے
سر مسلمؑ دا گھر گھر وچ ودھے کلمہ گو ڈکھلیندے
ابن زیاد دے آڈر تے رہے کوفی عید منیندے



اہل بیتؑ دے حبداراں کوں آصف دی خاص اپیل اے
نہ عید ضحیٰ کوں خوشی کرائے اے سمجھو نیک دلیلے
پہلی قربانی ڈے بیٹھا کوفے وچ فخر خلیلؑ
بے دردی نال چا امت کُٹھا میڈے پیر دا پاک وکیلے



ڈیٹھا ہک سو وی مستوراں کوں سر مسلمؑ باجھ ردا دے
ول غیرت دا سلطان ڈیٹھا مستواں دے ہمراہ اے
سلام ہووی میڈے ویر دا بچڑا تیڈی بہوں سنگین سزا اے
پیا قدم قدم تے قتل تھیندا ائیں تیڈے صبر دی انتہا اے



ڈیٹھا سر بابے دا در کوفہ تے کیتا دھیاں استقبال اے
ذرا روک مہار سجادؑ بھرا ہے ساڈا ویر سوال اے
پردیسیاں کوں ایتھ نئیں دفنیندے یا ظلم سادات دے نال اے
ھر کوئی دفنیندے ہر کہیں کوں سادات دا دفن محال اے



کوفہ دے دروازے تے بہوں دیر تئیں سینڑؑ روائی گئی
ہر بازار وچ خوشیاں دی جڈاں پوری رسم منائی گئی
کل عورتاں ہوون چھتاں اُتے بازار اچ فوج منگائی گئی
جڈاں کل بازار سجائے گئے تڈاں بنتِ بتولؑ سڈائی گئی



اے کون معظّمہ بی بی ہے نہیں ہتھ پاسے تُوں چیندی
ڈیکھ کے پاسے مُسلمؑ دے کھڑی سہہ سہہ نیر وھیندی
شبیرؑ آکھے اے ما ہے میڈی قاتل کوں منت کریندی
ذرا جلدی کر بازار ہے ظالم سر پُتر دا جھولی پیندی



روک کے شامی محملاں کوں سر مسلمؑ دا ڈکھلیندے
مسلمؑ جائیاں محملاں وچ جھنڑ گئیاں ھن نیر وھیندے
ساکوں ڈس عابدؑ ایں ملک دے وچ پردیسی نہیں دفنیندے
بیہا ہر کئیں کوں دفنیندے بھینڑیں سادات نمیں دفن کریندے



منہ چُم کے پتراں دا پیو آکھے چن کیتو عجب سوال اے
فطرت دا عین تقاضا ہے جڈاں ما توں نکھڑن بال اے
ول ول پیار کریندیاں ماواں چمدیاں سر دے وال اے
میں چولے آپ لہیساں پیساں ھر جا سفر وچال اے



میں اُوں مقتول دا واقعہ پڑھداں تھیا جٔ دے روز شہید اے
جیندی لاش پھرائی گئی گلیاں وچ کہیں نہیں کیتی تردید اے
جیند یاں دھیاں کوں منزل سوق اُتے ھاروندیاں گزری عیداے
ڈینہہ سارا درداں ماریاں دی رہی کوفی شہر دو دید اے



میں اوں مقتول داواقعہ پڑھداں جئیں دی لاش تے ظلم تھیااے
لاش جیندی کوں کوفیاں نے ڈتی عبرت ناک سزا اے
تاریخ مطابق ڈس نہ سنگدا میں ظلم دی انتہا اے
عقیلؑ دے پتر کوں بعد قتل دے گئے کل بازار ڈیکھائے



کٹھی مسلماناں ہر ملک دے وچ عمرانؑ دی پاک اولاد اے
تے مقتول جہان تے کئی گزرے راسی پُتر عقیلؑ دا یاد اے
جیندی لاش تے اتنا ظلم تھیا ھا کوفے قتل دے بعد اے
اینھدا میت پھرایا بازاراں وچ ڈیتا حکم ابن زیاد اے



ھے حکم امامؑ دا کوفے ویندا اں اوندے مشن دا بنڑ بھائیوال اے
بھل ابراہیمؑ محمدؑ کوں میں نینوڑائیں کوفے نال اے
میڈی سینڑ رقیہؑ وارث کوں کیتا آخری ایہو سوال اے
جڈاں مونجے تھیون گھن آویں نئیں سفر دے عادی بال اے



ما ابراہیمؑ دی کوفے ویندااں فرمائیم چن زہراؑ دے
ابراہیمؑ محمدؑ ویسن نال میڈے ہمراہ اے
کرو جلدی تیاری پتراں دی پئے ویندن ملک پرائے
ھے جگ دُشمن تیڈے پیکیاں دا گھنوں رج رج کے گل لا اے



سر دھو کے جوڑی پتراں دا رُخسار چمیندی ماء اے
ہک بہے دا خاص خیال کرائے نہیں کوفہ امن دی جا اے
شالا کئیں ما توں پردیس دے وچ نہ تھیون پتر جدا اے
اساں عیدِ ضحیٰ تے ول آسوں نہ امڑی نیر وھا اے



کر قتل وکیل حسینؑ دے کوں کوفے وچ عید منائی گئی
بے وارث سمجھ کے لاش غریب دی ہر بازار پھرائی گئی
نہ لاش غریب دی دفن کیتی در کوفے تے لٹکائی گئی
بیہا عید دے ڈینہہ اُتے منٹر دریا دے ایں دی جوڑی قتل کرائی گئی



حضرت شہزادگان محمدؑ و ابراہیمؑ ابن مُسلمؑ

ڈیوے ول ول بوسے رُخساراں تے کھڑی وقت تیاری ما اے
ڈیکھ کے پاسے پتراں دے بی بی سہہ سہہ نیر وہا اے
نہیں کوفہ امن دی جا بچڑے میڈی گال اے یاد رکھا اے
متاں پیو توں سفر وچ نکھڑ پووہ تے نہ آپس وچ نکھڑائے



یتیم اُتے احسان کرو فرمیندے پاک قرآن ایں
ڈو بال یتیم اسیر تھئے ونج کوفیاں دے مہمان ایں
جیڑے بعد بابے دے سیداں تے کیتا مسلماناں احسان ایں
پئے منڑ دریا تے پیاسے کُسدے ڈُو مسلمؑ دے نادان ایں



وڈے بھرا پیو دی جا رکھیں ویر دا لال خیال اے
تیکوں چھوڑ ظلم دی نگری وچ میں ٹر ویساں ہر حال اے
ارمان ایہو پردیس دے وچ میں کیوں گھن آیا نال اے
تیڈا چپ کر ونجڑاں نہ بھلسی پیو کوں پردیس وچال اے



اے مسلمانوں میں راضی ھاں میڈے قتل دی عید مناوَ
جیویں دل آکھے تُساں لاش میڈی بیٔے ہر بازار پھراوَ
کوئی پردیسی سمجھ کے میں تے ایہا منت اخیری لاوَ
ڈوں پُتر آئے حسن نال میڈے ہک واری آن ڈکھاوَ



وچ کوفہ دے پُتراں تے پئی ما اُجڑی دی دید اے
پئے تُر تُر ڈیدھے حارث دو انہوں وعین سُنڑیں امڑی دے
اج قتل نہ کر کل قتل کریں ہے مسلماناں دی عید اے
میکوں امڑی ڈیکھ کے تُر ویسی کریں حوصلے نال شہید اے



یتیم تے بیشک رحم آندے ہے فطرت وچ انسان ایں
فریاد اُوندی ونج عرش ہلیندے فرمیندے پاک قرآن ایں
رہے پیاسے کُسدے منڑ دریا تے مُسلمؑ دے ڈوں نادان ایں
ھن تُر تُر ڈیدھے حارث دو چُپ کر کے تھی حیران ایں



تُوں ما بنڑ کے سڈ بچڑا بچڑا اپنڑا سر جھولی وچ پا چا
اپنڑکوں ما دے ہجر مکا چھوڑا معصوم دی جھل دعا چا
ساڈے پیو کوں آکھ یتیم زندان ایں بنڑ ضامن قید چھڑا چا
اساں ڈوں بھینڑیں دی ابن زیاد تُوں بے شک قید رکھا چا



قاضی دا مشورہ تے قافلے دا راستہ

میں تھک پیا ھاں ناں ٹُر سنگدا گئے ورم پیراں تے آئے
تُوں بے شک ونج میں راضی ھاں ڈیتی ویر کُوں ویر دُعا اے
پا گل وچ باواں ہک بئے دے سم گئے ھن ڈویں بھرا اے
نہ پڑھ سنگدا جیویں فوج شقی آ ڈھی دے وقت جگا اے



کریں جتنا ظلم توں کر سنگدائیں ہتھ کئیں نپڑائیں گھبراہ نہیں
تیڈی منت کریندا قتل توں پہلے میڈے ویر دا چولا لا نہیں
توں ظلم کریندائیں اے ترتر ڈیندائے اج کول ساڈھے پیو ما نہیں
میڈے ویر دے زخمی رخ سارا توں ول ول کے خون وہا نہیں



ہٹکیندی نئیں تُو ٹُر ونج کوفہ ایہا منت کنیز تے لاویں
میڈے پُتراں دا سن چھوٹا ہے میڈی گل کوں نہ وسراویں
میڈا چھوٹا پُتر ہے رات کوں ڈردا ایں کوں اپنڑیں کول سماویں
پیو ابراہیمؑ دا یاد رکھیں میڈے عید تے پُتر ولاویں



ہے موسم گرم تے جگ دشمن پئے ٹُردے ھاوٗ سفر دے پاسے
چھوٹی اولاد دا ہر ویلے ہوندا ماواں کوں احساس اے
میڈا چھوٹے پُتر کوں رات دے ویلے شاہ لگدی ھائی ڈھیر پیاس اے
شالا خیر ھووے پیو پُتراں دو ایہا سفر ڈسیدم ناسے



رب جانڑیں بابا ھا ما میکوں کیوں ول ول پیار کریندی
نس ہَنج رُکدی ساڈے سراں توں جڈاں امڑی کنگھیاں ڈیندی
کئی وار پوا کے چولے ساکوں کئی وار چا آپ لہیندی
انج بٹن کھولیندن چولہیاں دے رَئی ہے ول ول کے سمجھیندی



منزل سوق

آئے نظر بھرا جنڈاں بھینڑیں کوں ڈیٹھا ظلم تھیندا رنگ رنگ دا
نہیں وسدے شہر وچ کئیں چھوڑائے رہے لوگ ہزاراں لنگدا
ہک چولا لہا کے کُس گیا ھا بیہا چولا لہا نہیں سنگدا
میکوں لاش بھرا گل لاونڑ ڈے ھا اتنی مہلت منگدا



جوڑی امیر مسلمؑ

ڈُوں باغ بتولؑ دے نازک گُل جڈاں گھر حارث دے پھس گئے
اَدھ رات تُوں گھن کے فجر تئیں تھی نال تھمیں دے مس گئے
ہنڑ نہیں مل سنگدے امڑی کوں اج پئے ظالم دے وس گئے
او ظلم کیتا معصومہؑ تے رُخساراں تے پئے گس گئے



ما صدق ونجیں پئے ہوتہا گُسدے تُساں وسدے شہر وچالے
کہیں نئیں آکھااج قتل نہ کرڈیں عیددے چھوڑ ڈے بال اے
کھڑا ابراہیمؑ بھرا کوں آکھے ہنڑ ساڈا بچن محال اے
آکھے حارث کُوں کرقتل میکوں میڈے ویردے چھوڑ ڈے والے



موماناں دا عورت دا سر دھوڑ جوڑی دا

میں صدق تھیواں میڈی سینڑؑ دے بچڑے کئیں ظالم لوڑ وسایا
لڑر وال پوندے معصومہؑ دے جنڈاں سراں اُتے پانڑیں پایا
خون آلودہ چہراں تُوں جنڈاں موماناں خون پوسایا
ڈیکھ نورانی چہراں کوں چا موماناں پانڑیں لایا



کر ظُلم تُوں میڈی نبھ ویسی میڈا چھوٹا ویر بیمار اے
جنڈاں دے نکھڑے ھاں بابے تُوں تھی ویندا روز بخار اے
تیڈے ظلم کنوں معصوم بھرا دے تھی گئے زخمی رُخسار اے
ساڈا جرم تاں ڈس کھڑا ظلم کریندا ئیں مہمان تاں کئیں نمیں مارے



حارث دی دھی

میں خادم ھاں چن بنی ہاشمؑ دی تیکوں ظلم کرن نہ ڈیساں
میڈا جے تیئں دم وچ دم راہسی معصوماں کوں بچویساں
ملعون نے مورت غلط کیتی اے سید ضرور کوہیساں
تھی ابن زیاد جو خوش ویسی مسلمؑ دے پُتر جو ڈیساں



عیدِضحیٰ

اہل بیتؑ دے حب داراں کوں آصف دی خاص اپیل اے
نہ عیدِ ضحیٰ کوں خوشی کرائے اے سمجھو نیک دلیل اے
پہلی قربانی ڈے بیٹھاں کوفے وچ فخرِ خلیل اے
بے دردی نال چا اُمت کُٹھا میڈے پیردا پاک وکیل اے



جوڑی مکہ توں روانگی

پا پوشاکاں پتراں کوں جنڈاں کیتے سینڑ تیار اے
ہمیں زندہ ولنڑاں جوڑی میڈی میں جانڑدی ھاں سردارے
ہک لحظہ روک میں پتراں دے چُماں رج رج کے رُخسارے
ما ابراہیمؑ کوں در خیمیں تے ڈیتا بوسہ آخری وارے



جوڑی امیر مسلمؑ

ناں اعجاز دے کوفے اماں توڑے اج تاں بھیج بھرا کوں
اساں لکھے دے مہمان کھڑے ہیے حال ڈسیدن ما کوں
آکھے ابراہیمؑ چا روک خنجر ایہا منت یتیم تے لا توں
میکوں قتل توں پہلے ہک واری ڈے ظالم ملنڑ بھرا کوں



تیئں کوہنڑاں تے اساں کسڑاں ہے کر پوری توں منشا اے
ہک گھٹ گھٹ پانڑیں پیونڑ ڈے پیا ناں وندائے دریا اے
ہتھ کھول اساڈے مل گھنسوں ھا ہک بئے کوں وقت نیا دا اے
نہ لا چولہے پردیسیاں دے ہیے ہوون کفن دی جا اے



جوڑی امیر مُسلمؑ

تیئں کوئی نہیں منڑیں سمجھ گئے ھاں کر جلدی دیر نہ لاٹوں
میکوں ول ول پارتاں ڈیندی رہی ہے جنڈاں ٹرن لگے ھاماتوں
ساکوں مسلمان سمجھ کے ظالم ایہا منت اخیری لا توں
ہک بئے دے سامنڑیں قتل نہ کر میکوں گھن ونج دور بھراٹوں



جوڑی امیر مُسلمؑ

ہتھ روک ایتھاں شالا اکبرؑ جیوی ساکوں آ گئے نظر بھرا اے
اساں بھج کے ویندیاں خیمیاں وچ گھن آندیاں ماما ما اے
جنڈاں ما پہنچی ہک کُس گیا ھا کھڑا ڈُوجھا کمر نیوائے
اجاں ہک دی لاش تڑپدی پئی ھا ڈیتا بئے تے خنجر چلا اے



سینڑ پاک رقیہؑ

میں اُوں مستور دا واقعہ پڑھداں ڈیں عید دے سخت اُداسے
جیڑھی منزل سوق تے ول ول ڈیدی ھا کوفہ شہر دے پاسے
کیوں لُک لُک کے ودھا روندا ہیں ڈس بھینڑ کوں ویر عباسؑ اے
تیڈے منڑ دریا تے نال ظلم دے ڈوئیں کسے پُتر پیاس اے



منزل سوق

ہر پردا دار توں پہلے آیاں ساکوں بھیجا ماما ما اے
اکبرؑ دی عمر دراز ہووی ساکوں وچھڑے ویر ملا اے
اساں سائل بنڑ کے در تے آیاں اج ماما عید ضحیٰ اے
چا نال اعجاز امامت دے ساکوں اکھیاں نال ڈکھا اے



جیڑا جُرم کرے قانون مطابق ڈیندی ہر اک فوج سزا اے
تُوں جو ول ول ظلم کریندا ہیں ساکوں کوئی تاں جُرم ڈسا اے
میکوں کُردے ویلے ویر دیاں رہی پارتاں ڈیندی ما اے
میڈے سامنے قتل نہ کر ظالم ذرا گھن ونج دور بھرا اے



﴾حضرت امام علی زین العابدینؑ﴿

سجادؑ اسیر دی غربت دا انداز ہو نہیں سنگدا
ترونجا شہر وچوں پھپھیاں کیتے گیا امت توں چادراں منگدا
بازاراں تے درباراں وچ ھس ظلم ڈیٹھا رنگ رنگ دا
ہر کوئی آھدا آ گئے باغی جنئیں شہر وچوں ونج لنگدا



غریب حسینؑ کوں ہر کوئی آندے در اصل غریب سجادؑ اے
جنئیں کوں نو گھنٹے دربار دے وچ پھوپھیاں دا کھڑنا یاد اے
جڈاں قید نبھا کے وطن تے آیا ریہا لحظہ نہیں آباد اے
رات ڈینہاں بے چین راہنداں سنڑ وین ڈکھی صغریٰؑ دے



ہک رکھیں یاد وصیت بچڑا بیا سجناں کوں سمجھاویں
غُسل دے ویلے بدن میڈے تے ہتھ نال آرام دے لاویں
میڈی کنڈ ھائی زخمی غسل دا پانڑیں نال آرام دے پاویں
میکوں ڈاڈی پاک دے پاسے وچوں میڈا بچڑا چا دفناویں



میکوں غسل کفن چا ڈیویں بچڑا ول کرنی انتظار اے
ھن دور دے وسدے میت میڈی تے آسن رشتہ دار اے
کوئی کربل وچ کوئی وچ کوئی نجف وچوں سردار اے
میڈی پھوپھی تے بھینڑ سکینہؑ آسن پند شام دے بہوں سارے



توڑے ہنڑ تاں رت نہ رو بابا ڈیٹھے تیئں حالات عجیب اے
تیکوں غسل وی ملیا اتے کفن وی ملیا تھئی وطن تے قبر نصیب اے
بن غسل کفن دے شام وچ بابا دفنائی ھا بھینڑ غریب اے
تُساں میت ہمشیر دا چایا ھا بابا نا چاونڑ دی ترتیب اے



جیندے قلم نپیندے چھالے تھیندے اُوں کوں شام دے پندکروائے گئے
بیمارؑ اسیر مسافر کُوں ھن چھتری شاہر ڈیکھائے گئے
ھر شاہر دے وچ کئی کئی گھنٹے اُوندے پردا دار کھڑائے گئے
آمد سُن کے سیداں دی ھن کل بازار سجائے گئے



کل بخت اقبال حسینؑ دے گھر دا کبریٰؑ دا ویر سجادؑ اے
پنجتنؑ بارہؑ چودہؑ وچوں تے نفیس اسیر سجادؑ اے
بعد بابے دے بے وزنے پائے سال زنجیر سجادؑ اے
اویں کہیں نئیں اج تائیں میت اٹھایا جیویں چائی ہمشیر سجادؑ اے



بند امام سجادؑ

بیمار نہ ھا پیو باقرؑ دا کیتا شام دے سفر بیمار اے
رت رون خلاف ہے فطرت دے رت رو پیا وچ بازار اے
آ عین شباب وچ پیری گئی سن پھپھیاں دے نروار اے
جڈاں ظالم پوچھیا او کتھ ہے زینبؑ جیڑھی قافلے دی سالار اے



کئی قیدی گزرے دنیا تے بے مثل اسیر سجادؑ اے
ھن بھوں بے وزنے کربل وچ جیڑے پائے زنجیر سجادؑ اے
ہے پہلا قیدی دنیا تے رُنا رت دے نیر سجادؑ اے
کہیں نہیں میت اُوٹھایا اُویں جیویں چائی ہمشیر سجادؑ اے



بندامام سجادؑ

جملہ سادات دے درداں دا ہے مرکز پیر سجادؑ
شام دے وچ ہا کئی واری تھیاء قتل اسیر سجادؑ
ڈٹھی رج کے غربت شام دے وچ توڑے ہا امیر سجادؑ
رت روندے روندے دنیا توں ٹُر گیا اخیر سجادؑ



نفیس مزاج سجادؑ میڈا ہِت نئیں راندے اقبال اے
ویندی بدل امیری غربت وچ آ ویندن پتر زوال اے
قالین تے ٹُردیاں پئے گئے ھن تیڈے بچڑا پیراں تے چھالے
حیران ہاں میں کیویں شام تئیں تُوں ٹرسیں پھوپھیاں نال اے



میڈی پگ دا وارث باقرؑ جیوی فرمایا پاک امام ایں
اج ظہر تئیں کر حوصلہ بچڑا کل ڈیویں بدل نظام ایں
تئیں رلنڑائیں چھتری شاہراں وچ گھن پردا دار تمام ایں
کھڑا رت روسیں جنڈاں بھینڑ تیڈی کیتی فاسق نال کلام ایں



ویر گولیندے رُل مر گئی میڈی بچڑی ملک پرائے
تیڈے میت تے مومن روندے پئے سن کالا ویس وٹا اے
میڈی بھینڑ معصوم دے بعد مرن دے کہیں نہیں زنجیر لہا اے
میں نال اوھے میلے چولے دے ڈیتی شام دے وچ دفنا اے



سجادؑ اسیر دے درداں دی تاریخ دے وچ حد کوئی نہیں
اپنڈا پھوپھیاں نال بازار وچ ونجڑاں بیہا ظلم ایں توں ودھ کوئی نہیں
ادھ رات دے ویلے کہیں قیدی دی پیشی دربار وچ ہوئی نہیں
کہیں مُرسل دی اولاد جہان تے اج تئیں رت روئی نہیں



تیئں نہیں کرنی جنگ کربل وچ ویسی پھوپھیاں نال توں شام ایں
ھر جنس اُتے تھی واجب ویندے جیڑا ڈیوے حکم امام ایں
تیڈی آس تے چھوڑ کے ویندا پیا ھاں میں پردا دار تمام ایں
ہک اج دا ڈینہہ کر حوصلہ بچڑا کل ڈیویں بدل نظام ایں



شامِ غریباں

مقتول بھرا کوں ملنڑ آیاں ترائے بھینڑیں پا ہتھ کڑیاں
رہی تُر تُر ڈیدیاں لاش دو چا اکھیاں لائیاں جھڑیاں
نہیں جرأت زبان بیان کرے جیویں بیبیاںؑ اُوٹھاں تے چڑھیاں
کہیں وین نہیں کیتا شام تائیں ھن اے جیاں سینڑیں ڈریاں



تکلیف نہ کر میں راضی ہاں میڈی لاش توں پتھر ہٹا نہیں
اسیر مسافر بھینڑیں تے تھیندے ناراض بھرا نہیں
متاں شمر آکھے لگ دیر گئی ایں قوم وچ بھینڑ حیا نہیں
تیڈی پوری اُترے شام دے وچ میڈی نبھ ویسی گھبرا نہیں



بعد بھرا دے عونؑ دی ما ڈیٹھے صدمے لا تعداد اے
لُٹ پئے گئی ڈھلدی دیگر کوں رہی موت نہ سینڑ کوں یاد اے
ترائے بھینڑیں ادھ رات تئیں رہیاں لبھدیاں بال بھرا دے
سجادؑ سکینہؑ نہیں لبھدی کر پھوپھیاں دی امداد اے



آئے پندرہ قاتل مقتل وچ ایں قتل توں جان بچا گئے
ڈیکھ کے الفت پیو تے دھی دی ایں ظلم کنوں گھبرا گئے
آیا آخری قاتل شمر کمینہ سادات دے جگر ہلا گئے
پیو دے ڈیدے معصومہؑ کوں ظالم جھنڑکیندا راہ گئے



لُٹا فوج بے وارث بیبیاںؑ کوں ول بھا خیماں کوں لائی
بن چادر دے ہر اک بی بیؑ باہر خیام توں آئی
بلدی بھا وچ ام المصائب ودھی پُتر بیمار کوں چائی
بہوں مشکل نال علیؑ دی بجھڑی ھا پیکی نسل بچائی



شب خونی کر کے دنیاں توں ظالم سادات سٹیندے
ماواں پھوپھیاں بھینڑیں کوں کھڑے پُتر تے پیو سمجھیندے
شام دیاں ڈریاں بیبیاں کوں پئے شام کوں وعدہ کریندے
ہک ٹُر کے پہنچ لاہور گئی جنّیں کوں زائر ونج پرچیندے



شام غریباں

ترائے ڈینہہ پورے سادات دیاں نہیں لاشاں کئیں دفنائیاں
مقتول اجاں بے کفن پئے تھیاں قیدی زہراؑ جائیاں
مقتول دیاں بھینڑیں کئیں قاتل نہیں اج تئیں قید کرائیاں
بے مقنہ سینڑیںؑ بازاراں وچ ھن امت رسولؐ پھرائیاں



شب خونی کر کے دنیاں توں ظالم سادات سٹیندے
ماواں پھوپھیاں بھینڑیں کوں کھڑے پُتر تے پیو سمجھیندے
شام دیاں ڈریاں بیبیاں کُوں پئے شام کوں وعدہ کریندے
ہک ٹُر کے پہنچ لاہور گئی جئیں کوں زائر ونج پرچیندے



خیام

لائی بھا تمبوواں کوں دیگر ویلے اے رَل کے مسلمان ایں
ھا انج مجبوری ماواں دی کئی جل گئے بال نادان ایں
شام غریباں ٹبیاں وچ بیٹھی ہر بی بی حیران ایں
زینبؑ، کلثومؑ، رقیہؑ آکھن تُہاڈے اُجڑن دا ارمان ایں



خیام دے وچ بھاء

کُوفی شامیاں خیمیاں کُوں جنڈاں لائی ہر پاسوں بھا اے
میں کن گھن ونجاں بیبیاںؑ کُوں کھڑی آکھے دھی زہراؑ اے
کوئی جل گئے ھن وچ خیمیاں دے کوئی ماواں بال بچائے
جلدی بھا وچُوں پیو باقرؑ دا ونج چایا عونؑ دی ما اے



چھٹی بیڑی اصل محمدؑ دی نگران بیمار ملاح اے
ہے منزل دُور تے نازک پُورے طغیانیاں وچ دریا اے
گئی حوصلے ڈیندی ہر بی بیؑ کوں وچہ سفریں عونؑ دی ما اے
گھبراونڑاں نہیں تُساں اے سمجھو ساڈے نال عباسؑ بھرا اے



ھُل مچ گئی شامِ غریباں جنڈاں شب خونی تے تُل گئے
کل بال تے پردا دار علیؑ دے وچ ریگستان دے رُل گئے
اُنوں لگ گئی چوٹ نیکاراں تے مقتول ماواں کو بھل گئے
جنڈاں زینبؑ پائیاں ہتھ کڑیاں حسن باب ظلم دے کھل گئے



میکوں پیو پرچاون آ گیا کوئی مِنت زینبؑ تے لاوٗ ھا
کیویں حال ڈساں میں بابے کوں میڈے سروچ خاک رُلّاوٗ ھا
میں راضی ھاں ساڈی نبھ گئی ہے ونج بابے کوں سمجھاوٗ ھا
ھنی دھیاں نُونحاں کل سر ننگے تُساں عابدؑ کوں پرچاوٗ ھا



بہوں اوکھے لاش توُں پتھر ہٹائے آیا بھینؑ کوں نظر بھرا اے
ھن اتنے زخم غریب دے تن تے نا لبھدی چُمنڑ دی جا اے
تیڈے قاتلاں تیڈی بھینؑ کیتے قانون ڈیتا بدلا اے
ہر بیؑ ہک ہک وعین کرے تے نہ رووے عونؑ دی ما اے



جیویں جنج اکبرؑ دی شام ٹُری اُوویں جنج دی نہیں دستور اے
ڈُوں مردھن جانجی اکبرؑ دے بیہا ہِک سو وی مستور اے
ہِک معصومہؑ کربل ٹِک پائی میں ڈسن کُنوں مجبور اے
میڈے ویر سجادؑ کُوں کُجھ نہ آکھو میں ویندی شام ضرور اے



ڈُوں بھینڑیں دی جگ تُوں وکھری ہے درد بھری تحریر اے
ہِک رُل کے مرگئی شام دے وِچ اُوندی ساوری ھا جاگیر اے
بئی شب خونی دے خوف تُوں ٹُر پئی ھا غازیؑ دی ہمشیر اے
آ ہمشیر لاہور وچ دفن تھئی بہوں پند کیتے دلگیر اے



لُٹ ختم تھئی لائی بھا خیمیاں کوں گئے نکھڑ ماواں توں بال اے
پئے رات گئی جنڈاں فوجاں لٹیا ول ماواں بال سمبھالے
کئی زندہ لبھ پئے کوئی لاشاں ملیاں کیتا اُم المصائب سوال اے
سجادؑ سکینہؑ نہیں لبھدی میکوں بن برباد وچالے



بازارِ شام

ساڈی نبھ ویسی بازاراں وچ ذرہ رو بچڑا جھل جھل کے
ایں پُور دی میں نگران ھاں بچڑا کیوں ڈیندا ہیں ول ول کے
آکھے ما اصغرؑ دی تُر وہ بچڑا اساں تھک پئیاں کھل کھل کے
یا کر تبدیل بازار بیہا توڑے پتھر جھلیسوں رَل کے



میڈا وعدہ نال بھرا دے ھا تیکوں ویرن مرن نہ ڈیساں
تیکوں حشر تائیں کر زندہ ویساں توڑے ہتھ وچ کڑیاں پیساں
پاک معلیٰ اکبرؑ دا میں فرش تے جوڑ کے ویساں
توں آباد راہسیں وچ پُتراں دے میں شام کوں وطن بھنڑیساں



نپ شاخ شجر دی عونؑ دی ما ناں ویر حسینؑ دا چایا
اَجاں نام بھرا دا منہ وچ ھا ہک ظالم لوڑ وسایا
بھوں جلدی آ پیو باقرؑ دا آواز فضہؑ دا آیا
ما مر گئی ہئی پردیس دے وچ کہیں ظالم آ پرچایا



تُوں آدھی ہیں پھوپھی شام دے وچ ساڈی ہندہ تابعدارے
شہزادی ہے چا حکم ڈیندی ساکوں نہ نیسوں بازار اے
سر چُم کے دھی دا سیزؑ آکھے چُپ کر کے وقت گزارے
ڈھل بخت ونجیں تاں مشکل وچ تھی سجن ویندن بےزار اے



رملہ ماءکوں حال ڈتا

کہیں ملک دے قیدی آے ھن اماں جنئیں دی عبرت ناک سزا اے
کل ھسوار ھن سانگاں تے مستوراں باجھ ردا اے
ھک ام المصائبؑ بی بی ہے جیندے تھی گئے قتل بھرا اے
اُوہو ول ول چیندی ھا نا تیڈا گیا دل میڈا گھبر ا اے



میں رشتہ دار بتولؑ دی ھاں ساڈا وطن ہے شہر مدینہ
تفصیل دے نال ڈساواں ھا کھڑائے سامنے شمر کمینہ
جیڑے دُر پئی کھلی ہیں اُو میڈے ھن لائے ظلم دے نال لعیناں
میڈے پیو کوں لوگ حسینؑ سڈیندن ہے میڈا نام سکینہؑ



بند شام

ترائے ڈینہہ ماتم داری کیتی میڈی سینڑ نے شام وچالے
شام دی وسدیاں عورتاں نے کیتا اُم المصائب سوال اے
جیندی حسرت هووے پتھر مارو میں حاضر هاں فل حالے
میں ول وی آساں شام دے وچ پر ہوسی ملنڑ محال اے



بازار دی منزل ختم تھئی دربار دی پیشی آئی
ہک سو وی(۱۲۰) مستوراں دی جنڈاں تھی گئی صف آرائی
بیٹھا پچھدائے حاکم قاتلاں نوں ڈسو کہیں اے جرأت ڈکھائی
ڈیساں ڈھیر انعام جیں کربل وچ عباسؑ توں زین چھڑائی



بند شام دربار

سجادؑ کوں شام دی پیشی نے ڈیتے سارے درد بُھلا اے
جنڈاں ظالم پُچھیا او کتھ ہے جیڑی ویر دی بھینڑ گواہ اے
کھڑ نال دیوار دے ہر بی بی منہ والا نال لُکا اے
جنڈاں نام اکبرؑ دا قاتل چایا گئی بے وس جھنڑ لیلیٰؑ اے



جھٹ اوکھے سوکھے لنگھ ویندے میڈا بچڑا نہ گھبرائے
کھڑا روندیں پھوپھیاں کیویں ٹُرسن بازار وچ باجھ ردا اے
بازار دی منزل سوکھی ہے میں ویساں وقت نبھا اے
شالا وچ دربار دے پوری اُترے اے فتح شکست دی جا اے



عیسائیاں دا پادری

پادری آکھیا قوم اپنی کُوں اج چھوڑ ڈیو بازار اے
جیڑا قیدی آندے رَت روندے ایں دے نال جو پردا دارے
میں سنڑیا ہے مسلماناں تُوں اے رسولؐ دے رشتہ دارے
کیا منہ ڈکھلیسوں پاک نبی کُوں وچ محشر دے دربارے



بازار وچ کوئی مستور آوے اوہوئے صاحب حیا اے
بھاویں بُرکیاں وچ محفوظ ہووے ویندا دل اوندا گھبرا اے
قربان تھیوان خاتون دی دھی دے جنڑاں تھی گئے قتل بھرا اے
آئی بن چادر بازاراں وچ نس لبھدا نُرن دا راہ اے



بندفطرت تے

روونڑ انسان دی فطرت ہے تُوں آھدائے رونڑ گناہ اے
ھن آدمؑ نوحؑ یعقوبؑ رُنے پڑھ گھن قرآن گواہ اے
اساں غم شبیرؑ وچ روونڑاں ہے تُوں بے شک فتوے لا اے
او بھینڑ روسی یا خوش تھیسی تھیوے سامنڑیں قتل بھرا اے



بازارِشام، سیدہ سکینہؑ دا رملہ کوں جواب

میڈے پیروی زخمی سروی زخمی انہاں زخماں دی پروا نہیں
کھا درد گیئم بازار دے وچ میڈے سر تے پاک ردا نہیں
جیڑی شرم کنوں ھا نال بابے دے کدی بولی عونؑ دی ما نہیں
روہی اُوی ویر دے قاتل کوں ساکوں وچ بازار پھرا نہیں



بندشام دربار

میں قاتل پنجتنؑ پاک دا ھاں سر مقتول گواہ اے
ایں دی گردن تے پیو سر رکھیا اوندے سر تے حسنؑ بھرا اے
ول نانےؐ آن کے سر رکھیا ڈیتی میں تلوار چلا اے
تلے خنجر دے ول ول ہتھ ڈیندی مقتول دی ما زہراؑ اے



حضرت سیدہ سینڑ سکینہ سلام اللہ علیہا

سجادؑ بھرا میڈے پیر ہِن زخمی تھک پئی ھاں کھڑ نہ سنگدی
تُوں آکھیں تاں میں بہہ راھواں ھاں اذن لعین تُوں منگدی
میں شام دے راہ تے پیو باقرؑ دا تکلیف ڈِٹھی رنگ رنگ دی
سولہ سو میل نبھا آئیاں دربار وچ ویر نہ لنگدی



جڈاں رملہ بی بی سکینہؑ تے سوال کیتا کہ بی بی تواڈا وطن کہڑا ئے، تُساں کیوں قید ہو؟ تواڈا جرم کہڑا ہے؟ اس ویلے بی بیؑ رملہ دے پاسے رورو کے ڈیٹھائے تے بی بیؑ آھدی ہے:

ہے جرم ایہاں اساں سید ہیں بیہا جُرم اساڈا کوئی نہیں
تیڈے پیو دے حکم تے عمل تھیا میں پیو دی لاش تے روئی نہیں
سولہ سو میل عبور کیتے ہک لحظہ اج تائیں سائی نہیں
ریہا پیو دا قاتل جھنڑکاں ڈیندا اودی جیندی ھاں میں موئی نہیں



سینڑؑ داسوال کرنا، رملہ داجواب

میں وچ عبرت دے آ گئی ھاں تئیں کیتا عجب سوال اے
ہک حسینؑ ہے مُرشد ماء میڈی دا پر اُوندے لکھ اقبال اے
اُوندے پُتر دا ناں علی اکبرؑ ہے جیندی عمر اٹھاراں سال اے
اُوندی شادی تے میڈی اماں تیارا اے میں ونجڑاں اُوندے نال اے



سینڑ سکینہؑ داجواب

میں چھوٹی بھینڑ ھاں اکبرؑ دی کھڑی او اکبرؑ دی ماء اے
جہڑا پئی منگدی ہیں ظالم توں ایکبرؑ دا سکا بھرا اے
تُساں کئیں کُوں ملنڑ مدینے ویسوں ہے وطن تے ہک صغریٰؑ اے
سُن نام اکبرؑ دا رملہ تُوں جھنڑی خاک اُتے لیلیٰؑ اے



جڈاں بھینڑ کوں ملنڑ بھرا آیا بی بی تڑپ تڑپ کے مرگئی
شاہ بھینڑ دے میت کوں ہتھ لایا معصومہ خوف توں ڈر گئی
بعد بابے دے سینڑ سکینہؑ ھا وینڑ ایہو ھک کر گئی
صدقے تھیواں مَر دیاں توڑیں بی بیؑ منگدی پیو دا سر گئی



تُو رَت نہ رو میڈی نبھ ویسی ایہا منت ہمشر تے لاویں
میڈا ویر اندھیری کوٹھی ہے ملاقات تے جلدی آویں
ہتھ کڑیاں والیاں بازوواں تے آ مُویٔی بھینڑ کوں چاویں
جتھاں شام دے وسدے ناں آون میکوں او جا تے دفناویں



شاہ میت ہمشیر دا چائی آندا ھا ایں انداز دے نال اے
ہتھ کڑیاں والیاں بازوواں تے آوے چمدا بھینڑ دے وال اے
میکوں شام دی وسدی عورت نے کیتا شاہ دا استقبال اے
میں صدق تھیواں تیکوں میں پرچایا تیکوں شام دے شہر وچال اے



شہزادی سنڑ کے اے رملہ نہیں کیتا عجب سوال اے
تیکوں حسب تے نسب ڈساواں ہا پر ڈھل گئے حسن اقبال اے
حسن کن زخمی ئمیں سم سنگدی اے لوٹ کربل دا مال اے
ڈر تیڈے ئمیں اے میڈے حسن اجاں خون ڈراں دے نال اے



شام دے وچ پیو باقرؑ دے ھا ظلم ڈیٹھا رنگ رنگ دا
چا کے میت سکینہؑ دا شاہ جئیں بازار چوں لنگدا
شہر دے وسدے ھسدے ھن گجھ کائیں کوں آکھ نہ سنگدا
ڈسو قبرستان مسافراں دا میں ہور تاں گجھ نہیں منگدا



ہے گھولی شام شبیرؑ آکھے جنڈاں دی تفصیل سنڑائی
شام دا حاکم پچھ دا نا کتھ کھڑی ہے زہراؑ جائی
میڈے ویر سجادؑ دی اوکھی گزری جد وس اپنے وچ آئی
تفصیل جو پچھدائیں ہتھ کڑیاں پائیاں قبر دے وچ میں پائی



میں رشتہ دار بتولؑ دی ھاں ساڈا وطن ہے شہر مدینہ
تفصیل دے نال ڈساواں ھا کھڑے سامنڑیں شمر کمینہ
جیڑھے دُر پائی کھڑی ہیں او میڈے ھن لائے ظلم دے نال لعیناں
میڈے پیو کوں لوگ حسینؑ سڈیندے میڈا نام سکینہؑ



شالا باقرؑ جیوی رَت نہ رو جتھ آکھ میں ویرن ویساں
توڑے ستویں کوٹھی بند ہووے میں ویرن وقت نبھیساں
جنڈاں وقت ملی آ در کھولیں تیڈی ویر میں تانگ رکھیساں
میڈا ہجر وی ڈیکھے تے عمر بھی ڈیکھ میں تڑپ تڑپ مرویساں



ڈٹھے زخمی پیر سکینہؑ دے سجادؑ نے شام دے رہا تے
جڈاں بھینڑ بھرا دے کنڈے کڈھے ھا آئے زخم نظر جا جا تے
بیمار رُنا رت اکھیاں توں گل بھینڑ مسافر لا کے
ول بھینڑ نہ چاویں ناں بابے دا آیا کر احسان بھرا تے



میکوں پیو دا قاتل شام دے راہ تے ریہا ول ول جھنڑکاں ڈیندا
میڈی مظلومی تے قیدی ویرن ھا خون دے نیر وہیندا
کل شام دا شہر ھا شمر نما ساکوں ہر کوئی پتھر مریندا
سر ڈیکھ کے زخمی پیو میڈا ھا اکھیاں بند چا کریندا



کر دفن ہمشیر کوں پیو باقرؑ دا آ بیٹھا وچ زندان ایں
کئیں وسدے شہر وچ نہیں آ کھا تیڈی بھینڑ دا شاہ ارمان ایں
ڈیکھ کے غربت اپنی کوں تے سجادؑ بیٹھا حیران ایں
رُبابؑ آکھے رو جھل جھل کے ساڈا تھی ویسی نقصان ایں



شالا باقرؑ جیوی بھینڑ دا عابدؑ میکوں آخری منہ ڈکھلائی ونج
اج مُک گیا نال سادات دے سانگا میڈا اے ارمان مٹائی ونج
کُجھ پگ دا حصہ پھاڑ کے عابدؑ بھینڑ دا تحت الحنک ولائی ونج
میں سر اپنے دی ڈیندی ھاں چادر میڈے سامنڑیں کفن پوائی ونج



میکوں نہیں بھلنڑاں اصغرؑ دے گل تے حُرمل ملعون دا تیر اے
در تے کھڑ کے ظالم کوں رہیاں ڈیدی میں دلگیر اے
جنڑاں زینبؑ آکھیا چھاں تے جُل لُو پئے اکھیاں توں نیر اے
تیکوں کہیں قیمت تے موڑ نہ سنگدی تُوں جو غازیؑ دی ہمشیر اے



میڈا قیدی پُتر امامؑ جو ہیں تیڈا حکم ولا نہ سنگدی
میکوں قسم ہے تیڈی غربت دی میں چھاں تے با نہ سنگدی
ماں پُتراں تُوں ما اصغرؑ دی رہی ول ول معافیاں منگدی
میڈے کُٹھے اُوئے پُتر دا ول ول کُسنڑاں او درد بھلا نہ سنگدی



میکوں خواب دی ڈس تعبیر وہ ناناؐ پئی دل میڈی اے ڈردی
ڈٹھی جنج اکبرؑ دی اوپرے رنگ وچ میں کربل وچ چڑھدی اے
پا سر وچ خاکاں ہر بی بی انا للہ پڑھدی اے
اکبرؑ کوں پیو پرنا چھوڑا تیڈا صغریٰؑ خواب صحیح اے



ہتھ کڑیاں والیاں بازووں تے شاہ چائی آندا ہمشیر اے
کہیں نہیں لائے معصومہ تیڈے مرن دے بعد زنجیر اے
ڈیکھ غریبی بھینڑ دی سید آوے روندا رت دے نیر اے
ما رُبابؑ کوں آ پرچایا دفنا کے بھینڑ اسیر اے



جیندا بستر پاک حسینؑ دا سینہ ودی خاک تے جھٹ گزریندی
جوڑ ے کے تکیہ پتھراں دا زندان دے وچ سم ویندی
وچ نیندر دے درداں ماری جڈاں کروٹ ھا بدلیندی
ھس کن زخمی رت وھے پوندی چا چولے نال پوچیندی



نہ سمندی بابا سینے تے میں خاک تے جھٹ گزریساں
تیڈی آخری رات ہے دنیا تے کل سینہ کتھو گولیساں
میکوں پک ہے بابا بعد تیڈے تھی شام دی قیدن ویساں
جتھ جا ملسی پردیس دے وچ چُپ کر کے وقت نبھیساں



جنئیں بھینڑ دا میت بھرا چاوے اُوندے ہوون نیک نصیب اے
او نہیں پُچھدا دفناونڑ دی کہیں غیر کنوں ترکیب اے
وچ شام دے سید سجادؑ آکھے ہمشیر ہئی ویر غریب اے
تیڈے میت کُوں چا کے انج نہ ٹُردا اج ہوندا وطن قریب اے



ہک میں نہ زخمی ساڈے قافلے وچ کل زخمی پردہ دارے
تھواڈے شہر دیاں وسدیاں عورتاں نے ساکوں پتھر بازار وچ مارے
ہے کل مستور دا سر زخمی میڈے زخمی حسن رخسار اے
میں پیو دے سر دو ڈیدھی ہم میکوں شمر طمانچے مارے



سجادؑ بھرا تُوں رت نہ رو جیویں نھسم ویر نھیساں
جے تیئں دربار دی پیشی ہے میں ول کے پیر نہ چیساں
ہم تلیاں زخمی کھڑ نہ سنگدی جیویں گزری میں گزریساں
میں ول نہ آکھساں تھک پئی ھاں نہ تیکوں خون رویساں



بعد مدت دے سینڑ سکینہؑ سر پیو دا جھولی وچ پایا
سجادؑ سکینہؑ مر گئی ہے آواز رُبابؑ دا آیا
ہتھ کڑیاں والیاں بازوواں تے شاہ میت ہمشیر دا چایا
نال میلے چولے دے شاہ بھینڑ کوں ونج دفنایا



جڈاں مووئی اُوئی بھینڑ کوں قید خانے وچ آ ویر اسیر نے چایا
میکوں آخری منہ ڈکھلا چا بچڑا آواز رُبابؑ دا آیا
جیویں مدت دے نکھڑے ملدے ھن ما دھی کوں گل چا لایا
ناراض نہ تھیویں ھئی ما تے غربت نہیں بچڑی کفن پوایا



شالا عابدؑ وطن نصیب تھیوی ہک منت ہمشیر تے لائی ونج
ہے شاہر اکبرؑ دے قاتلاں دا میڈی قبر دا نقش مٹائی ونج
ہے درد دی منزل کون آسی ہک حسرت ویر منائی ونج
ہک ماتوں چولا منگ اصغرؑ دا میڈی قبر دے وچ دفنائی ونج



میں سمجھیا وقت غنیمت ہے سم گیا ہے پاہرے دار اے
ٹورے ہک لحظہ تاں کر گھنساں میں پیو دے نال پیار اے
میکوں مار نہیں میں ول نہ آساں اگے زخمی ھم رخسار اے
میڈی ڈیکھ کے رَت رُخساراں تے مر ویسی ویر بیمار اے



سجاڈؔ بھرا میں کھڑ نہ سنگدی کڈاں بند تھیسی دربار اے
میڈے پیرھن زخمی درد کنوں کل شام دا ویر بخار اے
پُچھ ڈے حاکم توُں ہک لحظہ بہہ ویندی نال دیوار اے
جڈاں طلب کریسی اُتھ کھڑساں ول ڈیساں پئی نروار اے



حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

کوئی بے وارث مرے قید دے وچ اُوں کُوں کفن حکومت ڈیندی
اطلاع مل ویندی ہے وارساں کوں اوندا وطن تے میت پوچیندی
کاظمؑ دے میت تے اُمت کمینی رہی ول ول ظلم کریندی
غریب دے تن تُوں طوق تے کڑیاں نہیں مرن دے بعد لہیندی



کوئی قیدی مر گیا قید دے وچ جئیں کوں ظلم دی زہر پلائی گئی
چودہ سال گزار کے ٹُر گئے جیندی نسل تے ذات چھپائی گئی
چند بغداد دے مزدوراں تُوں مظلوم دی لاش چوائی گئی
اُوویں سم گیا نال زنجیراں دے بن کفن دے دفن کرائی گئی



ڈُوں قیدی گزرے دنیا تے رہے مرن دے بعد اسیر اے
ہک بچڑا جعفرؑ سادقؑ دا بئ اصغرؑ دی ہمشیر اے
ہک دا میت مزدوراں چایا بئ بھینڑ کوں چایا ویر اے
ہر قیدی دے لہائے ویندے ھن مرن توں بعد زنجیر اے



ودھا سُتیاں دھیاں دے سر چُمدا شاہ چودا سال دے بعد اے
سم ویندیاں وچھڑیاں رو رو کے قید جناب دی یاد اے
ڈے جا گنڑ درداں ماریاں کوں ول آپ سنڑیں فریاد اے
ہک بئ تُوں پُچھدیاں قید بابے دی کنڈاں تھیسی ختم معیاد اے



ڈوں قیدی گزرے دنیا تے ہک مرد تے بئ مستور اے
جیڑے مرن دے بعد ہتھ کڑیاں پا کے گئے قبر دے وچ مشہور اے
ہک دا میت بے وارثاں وانگوں رکھ پُل تے آئے مزدور اے
بئ بھینڑ دا میت بھرا چایا وچ شام تھی بہوں مجبور اے



چھٹی قید رضاؑ دے بابے دی ملی ۲۵ رجب رہائی
ہر کلمہ گو اج عید کرے مل حکم گیا ہے شاہی
پچُھا عورتاں نے اج کیڑی عید اے گئی ہے گھر گھر خوشی منائی
کوئی قیدی مر گیا قید دے وچ مزدور آندے ھس چائی



کہیں ھربے قتل امامؑ دے کیتے ملعون نے گھر سڑا کے
ڈیتی قید سنگین آپے مرویسی وچ سیخان دے راء راء کے
قربان تھیواں بند پنجرے وچ ٹُرا چودہا سال نبھا کے
مظلوم سید دا پل تے رکھ گئے مزدور جنازہ چا کے



کئی قیدی وچ قید خانے دے بے وارث مرویندے
بھل کفن حکومت دیندی ہے اُوں کوں رل مل کے دفنیندے
ہک سید ٹُرا بگغداد دے وچ کوئی قیدی لوگ سڑیندے
ھا اتنا بُغض مسلماناں کُوں نئی میت غریب دا چیندے



ہر قیدی کوں قید دے وچ ہوندی تکلیف ضرور اے
بغداد دے وچ ہک قیدی گزرا جیندا قید خانہ مشہور اے
ھن لوہے دیاں سیخاں ہر پاسوں ریہا آھدا سید غیور اے
چودہ سال نئیں کروٹ بدلی کیتا امت نے انج مجبور اے



میت امامؑ دا رکھ کے ول پئے وچ جنگل دے تنہا اے
ودھی ویتڑ کریندی جنگلاں وچ زینبؑ کلثومؑ دی ما اے
مرن دے بعد وی مسلماناں تیدے نہیں زنجیر لہا اے
کیا تھی پوندا لا گھندے تیئں چودہ سال ہنڈائے



مرے کوئی قیدی زندان دے وچ تھی ویندی قید رِھا اے
اوں کوں کفن حکومت ڈیندی ہے ڈیندے رل مل کے دفنا اے
نال ظلم دے موسیٰ کاظمؑ مر گیا ہے دیس پرائے
مرن دے بعد غریب سید دے کہیں نہیں زنجیر لہا اے



وچ بغداد دے موسیٰ کاظمؑ ھن چودہ سال لنگھائے
ھا مسلماناں دے شہر دے وچ مزدور جنازہ چا کے
بے وارث سمجھ کے پل بغداد تے آن کے میت لہائے
اُوندے کہیں نہیں زنجیر لہائے وچ قبر دے سید ہنڈائے



حضرت امام علی رضا علیہ السلام

ھن سفر پہاڑی جنگلاں وچ ودی رُلدی بھینڑ رضاؑ دی
تھئے زخمی پیر معصومہؑ دے نا واقف بی بیؑ راہ دی
پند آخر ہک ڈینہہ مُک ویسن ھا سینڑ کنیز کوں آھدی
ڈُکھ ٹل ویسم وچ سفراں دے تھیسم ملاقات بھرا دی



ھِک سفر پہاڑی بیہا رات اندھاری نہ واقف بی بی راہ دی
تھئے زخمی پیر تاں ٹُردی رہی ہے رکھ دل وچ تانگ بھرا دی
رنگ لال تھی ویندا پتھراں دا جتھوں گزرے ھا شہزادی
رو دائی آکھے میں صدق تھیواں تیڈے سفر توں بھینڑ رضاؑ دی



ساڈی اوکھی سوکھی نبھ ویسی پند تھی پُووم منظور اے
تُوں منگ دُعا مل ویر پُووے ڈکھ تھی ویسم کل دور اے
نم دل ساندا تیکوں کیویں ٹوراں ھیں زخماں تُوں مجبور اے
چھٹ زخم وِیسم تُوں منگ دُعا مل پوویم ویر غیور اے



وقت نیاز دے سینڑ میڈی منگی رو کر ایہو دُعا اے
شالا کہیں ہمشیر تُوں نکھڑ نہ پووے وچ پردیس بھرا اے
ھن سفر پہاڑی ٹُردی رہی ہاں ھِم زخمی پیر گواہ اے
بیہا ہر کوئی میڈا منہ ڈیکھے ڈیکھے بھینڑ دے پیر رضا اے



جنڈاں ناکاہ مرگئی ٹُردی ریہاں ونج ملساں ویر رضاؑ کوں
ڈیکھ کے زخمی پیراں کوں ھا ڈیدی ہقل بھرا کوں
طوفان دے وچ ھا جھنڑ جھنڑ پوندی آ روکیں ھا ویر ہوا کوں
یا ربالعزت موت چا ڈے یا وچھڑا ویر ملا توں



کوئی مستور نہ وینڑ کرے آئی بیٹھی ہے بھینڑ رضاؑ دی
او مرن توں پہلے مر ویسی سُن کے موت بھرا دی
ہک عورت آنڑ کے وینڑ کیتا ہے مولا گال حیا دی
تُساں چُپ بیٹھے تھی قتل گیا ہے کل کائنات دا ھادی



مسافرہ شام سینڑ زینبؑ عالیہ سلام اللہ علیہا

استقلال دے ملکہ زینبؑ تاریخ دا رُخ بدلا گئی
بازار ڈُٹے دربار ڈھٹے پر بیعت دا نام مٹا گئی
ہر صاحب انصاف انسان کنوں حق تے باطل منوا گئی
ذکر بھرا دا گھر گھر دے وچ زندہ باد کرا گئی



نپ شاخ شجر دی عونؑ دا ما ناں ویر حسینؑ دا چایا
اجاں نام بھرا دا منہ وچ ھا ہک ظالم لوڑ وسایا
بہوں جلدی آ پیو باقرؑ دا آواز فضہ دا آیا
ما مر گئی ھئی پردیس دے وچ کہیں ظالم آ پرچایا



جیڑھی رات کوں ما دی قبر تے ویندی ھا اے جئ پردا دار اے
او سینڑ نے بعد بھراواں دے ڈتے وچ جنگلاں دے پاہرے
ویر دے قاتلاں وچ ٹُر کے ڈٹھے شام دے تنگ بازار اے
آیا یاد امڑی دا خالی ولنڑاں جڈاں پیش تھئی دربار اے



جیندا پردہ فلک تے شمس کرے اے اُوں جئ پردا دار اے
اُسے بی بیؑ نال شرابی دے ڈتے کئی گھنٹے نروار اے
تھیوے قتل بھراپاوے بھینڑ ہتھ کڑیاں ڈیکھے شام دے کل بازار اے
نسل مُکا کے کربل وچ بنڑی ویر دی ماتم دار اے



میں ول پڑھدا توں رج کے رو گئی ہے سکھدی عونؑ دی ما اے
تے ایہا منگو دعا شالا بھینڑ دے ڈیدھے نہ تھیون قتل بھرا اے
رہی ہے در تے کھڑے کے درویاں ڈیندی نس دم مارن دی جا اے
تھی قتل گیا توڑے ھنڑ تاں ھٹ ونج گھناں ہتھ تے پیر بنڑا اے



سینڑ زینبؑ دا بابے کوں آکھنا

بازار ڈسیدن پٹراں کوں میں بابا پردے داراں
او بھینڑ باہر کیویں آسی جیندے ہوون ویر اٹھاراں
شاہ فرمایا زینبؑ بچڑی نہیں راندیاں سدا بہاراں
جڈاں بخت کنارہ کر ویندے ڈُکھ آندن جوڑ قطاراں



ہک مشورہ ڈیندی ھاں بھینڑ جو ھاں من میڈی ویر صلاح ٹُوں
میڈا دل آھدائے قربانی ڈیواں میں پہلے ہر اِک ما توں
بیہا کہیں مستور دے ویٹڑ نہ آون چا بھینڑ دے پُتر کوھا ٹُوں
تاریخ دے وچ اے آویسی کر گئی قربان بھرا ٹُوں



حق باطل دے ہوندے وچ ودھ بھینڑ بھرا تُوں گئی اے
شبیرؑ نے چایاں ڈیں کوں لاشاں اے رات کوں چیندی رہی اے
ول ویر دا مشن بچاونڑ کیتے پا ہتھ کڑیاں ٹر پئی اے
حد ظلم دی مُک گئی شام دے وچ جڈاں پیش کچاری تھئی اے



جڈاں نو گھنٹے دربار دے وچ کھڑے چُپ کر پردا دار اے
پُچھا بھینڑ سکینہؑ ویر کنوں کڈاں تھیسی نروارے
میں کھڑ نہ سنگدی بہہ راہواں کل شام دا ویر بخارے
چُم سر ہمشیر دا ویر آکھے اے ظالم دا دربارے



وطن توں گھن کے کربل تیئں بھائیوال ھا بھینڑ بھرا دی
کربل توں گھن کے شام تیئں اے منزل عونؑ دی ما دی
جڈاں پہلے آئی ھا کوفے وچ ما عونؑ دی بنڑ شہزادی
اج پا ہتھ کڑیاں ودھی پتھر جھلیندی تھی کر محتاج ردا دی



ٹُری قافلے دی سالار جڈاں ھا اتنا رش بازار اے
قدم قدم تے لوگ ودے مظلوم دے ماتم دارے
اُتوں شام دیاں وسدیاں ں عورتاں نے جنڈاں پتھر سینڑ یں کوں مارے
لگ ویندے نال دیواراں دے کل بال تے پردا دارے



یا رب العزت میں اجڑی دی توڑے ھنڑ تاں سنڑ فریاد اے
پیا ہر کوئی ولدائے وطناں تے کڈاں ولسم ویر سجادؑ اے
میں نال اکھیں دے ڈیکھا ہے سادات دے گھر باہرے
اے رب جانڑیں کڈاں ختم تھیسن ونج ویند ڈکھی صغریٰؑ دے



جناب عمیس حبیبہ دا پاک بی بیؑ کوں خط

فرمان جناب دا فرض سمجھ کے گیاں ہک ڈینہہ میں بازار اے
شریف تاں مرد وی ول نہ آسی جیڑا گزر گیا ہک وار اے
اے رب جانڑیں تُساں کیوں پُچھیا پئی لکھدی نال اشارے
نئیں شرم حیا انہاں لوکاں وچ بے رحم اُتے بدکار اے



تیڈی بے شک اِتھ جاگیر ہے بی بیؑ پر شام دا اوکھا راہ اے
ھن دُور دے سفر تُوں تھک پوسیں بیہا شام دی نجس فضا اے
تیڈے حکم مطابق لکھیندی پئی ھاں بھل ویندم دل گھبرا اے
کہیں امر دے کیتے جے آونڑاں پووی ہووی نال عباسؑ بھرا اے



بہوں سفر طویل حسن شام دے بی بی میں کیتے وارثاں نال اے
جتھ تھک پوندی آرام کریندی حسن میڈے بہوں اقبال اے
اُٹھ ٹردے ٹردے تھک پوندے پئے گئے پیراں تے چھالے
مرداں دی آخر نبھ ویندی مستور دے کانڑ محال اے



﴿دربارِ شام﴾

میں اُوں مقتول دا قاتل ھاں تیڈی فوج کیتا انکار اے
کیتا شمر اعلان ہے ول ول کے نہ جرأت کوئی دم مارے
میں شست جمائی در خیمیں تے ہک آدھی ھا پردہ دار اے
جنگ ہوندی نال جواناں دے ناداں تاں کہیں نہیں مارے



ھنڑ ھٹ ونج اماں دربار دے وچ ہک خطبہ میں سنڑویساں
میڈا ویر کُٹھا وچ سجدے دے میں باغی سڈن نہ ڈیساں
ایں واسطے پائیاں ہتھ کڑیاں میں ظالم تُوں منویساں
تہیں بیعت منگی ھا ویر میڈے تُوں میں بیعت دا نام مٹیساں



میں ظالم کیویں تخت تے بانواں اکبرؑ جئے ویر مرا کے
تیئیں نو گھنٹے نروار گنیندے میڈے پردا دار سڈا کے
میکوں آھدیں ظالم تخت تے بہہ میڈی بھینڑ یتیم رُلا کے
تیڈے شہر دے وسدے ھسدے ھن جڈاں بھینڑ ولا دفنا کے



دربارِ ابن زیاد ملعون

کربل توں گھن کے کوفہ تیئیں ۴۵ میل دا راہ ہے
ایں منزل دے وچ مسلماناں اُٹھ گھوڑیاں نال بجھا اے
جھنڑ ویندے بال اُونٹھاں دی کنڈ توں راندی تُرتُر ڈیدی ماا ے
ایں سفر دے وچ ھرئیل اُتے سادات دی مقتل گاہ اے



دربارشام وچ قاتلاں دے بیان

ھر ظالم دے ظلم کنوں ہے میڈا ظلم صفیدے
اکبرؑ دی موت تے مُک گئی ھا اکبرؑ دے پیو دی دید اے
بے چین رہی کل فوج تیڈی تھئے جتنے سید شہید اے
جنگ مُک گئی موت عباسؑ اُتے تھئی کربل پہلی عید اے



ڈیٹھا قاتل رُسدا اکبرؑ دا دل لیلیٰؑ دی گھبرا گئی
جڈاں آکھس اکبرؑ میں مارا مجبوراً سُنڑ دی راء گئی
نمی پھل چھکیا وُچوں سینے دے ما اے وی درد پچا گئی
جڈاں آکھس مس پئی لاندی ھس ما بے وس خاک تے با گئی



ضمیر فروش انصاف دا قاتل نہ مسلمان سڈا تُوں
میڈا جُرم تاں ڈس بازاراں وچ گھن آیاں دھیاں چا توں
ملعون ساڈیاں بھرجائیاں دا دربار وچ نام نہ چا توں
ایتھاں حلب تے قم دے وسدے بیٹھن مرویسن شرم حیا توں



انعام دے وچ ملی حرمل کوں جڈاں بصرے دے جاگیرا ے
ملعون آکھے میں نہیں گھندا کر واپس اے تحریر اے
تُوں کیا جانڑیں جیڑا میں مارا معصوم اصغرؑ کوں تیر اے
میڈے تیر دی نوک تُوں امڑی نے ڈیٹھا پتر دا لُڑدا کھیر اے



رملہ دا سوال

میں وچ عبرت دے آ گئی ھاں تیئیں کیتا عجب سوال اے
ہک حسینؑ ہے مُرشد ما میڈی دا حسن اوندے لکھ اقبال اے
اُوندے پُتر دا ناں علی اکبرؑ ہے جیندی عمر اٹھاراں سال اے
اُوندی شادی تھیسی حلب دے وچ اساں ما دھی ویسوں نال اے



رملہ کو سینڑ سکینہؑ دا جواب

میں چھوٹی بھینڑ ھاں اکبرؑ دی کھڑی او اکبرؑ دی ما اے
جیڑا سر پئی منگدی ہیں خولی توں اکبرؑ دا سکا بھرا اے
تُساں کائیں کوں ملنڑ مدینے ویسوں ہے وطن تے ہک صغریٰؑ اے
سُن نام اکبرؑ دا رملہ توں جھنڑی خاک اُتے لیلیٰؑ اے



بازارشام وچ ام حبیبہؑ داسوال کرنڑاں

اے کیا لگدی جنئیں سر تے مائی ھن سہرے سکناں والے

ایندے حُسن دی منصف ڈے نہیں سنگدا یوسفؑ دے نال مثال اے

رب جانڑیں کیویں ما پیو ٹوریا ھس عمر اٹھاراں سال اے

ما مرگئی ھس یا پُتر دے سانگھے پئی آندی ہے اُجڑی نال اے



جناب فضہؑ داجواب

رب جانڑیں اولاد علیؑ دے کیوں دشمن مسلمان ایں

قتل سادات تے فتوے لائے پڑھ کے پاک قرآن ایں

ایندی صورت ڈیکھ بازار دے وچ تُوں تھی گئی ہیں حیران ایں

اے جوان تاں ھا جنگ کرسنگدا اے چھ ماہ دا نادان ایں



﴾بندرِ رہائی﴿

چھٹے کوئی قیدی دل خوش تھیندا ہے جنڈاں آوس وطن قریب اے
اُوندے وارث راہ وچ آملدے بھانویں ہووے کوئی بھی غریب اے
آیا وطن تے نیڑے پیو باقرؑ دا ہک ڈیٹھا ھس حال عجیب اے
لنگھی بھینڑ بھراتوں پردا کر کے واہ غریب دے عجب نصیب اے



ھر قیدی چاہندائے قید کنوں میں ھوواں ھا آزاد اے
ساڈی نہ کر قید رِھا ظالم اے آکھیا صرف سجادؑ اے
نم وطن دے کیتے دل منگدا کیتا شام نے انج برباد اے
میکوں بھینڑ معصوم سکینہؑ دے جھم ظُلم تے صدمے یاد اے



جنڈاں قید چھٹی رب وطن پہنچاوی ونجے صغریٰ کوں گل لاویں
جیویں میڈی گزری ہے گزر گئی نہ اے حالات سنڑاویں
آکھیں نال امن کر دفن آیاں میڈی طرفوں چا پرچاویں
کریں یاد مسافر بھینڑ کوں ویرن جڈاں باقرؑ کوں پرناویں



رِھائی مدینہ

میں نہ پچھدی کیویں اکبرؑ مارا نہ پچھدی سفر دا حال اے
اے وی نہ پچھدی کیویں قید نبھائی ھئی تیڈا ڈس محال اے
تیڈی ڈیکھ ضعیفی سمجھ گیاں ہم کیتا ویر سوال اے
تیڈا ارت رووݨ تصدیق کریندے ریہا ویر توں بھیݨاں نال اے



آیا بھینڑ دی قبر تے پیو باقرؑ دا ترائے محمل آن بہائے
اُٹھی ڈیکھ سکینہؑ لہے گئے زنجیر پیا ویندائی وطن بھرا اے
شالا ویرن وطن نصیب تھیوی ہوندی بھینڑ دی خاص دعا اے
میڈی طرفوں ڈھیر پیار کریں جڈاں مل پووی صغریٰؑ اے



داخلہ کربلا

ہر سجن کوں مل کے کول تیڈے چن آیاں آخری وار اے
کوئی حال ڈسا میکوں پتراں دا میں کھڑی ھاں وطن تیار اے
میں نہ پچھدی اکوں دھیاں پچھسم کیویں ویر اساڈے مارے
کہیں دفن کیتے پردیس دے وچ ہوندے بھینڑیں کوں ویر پیارے



واپسی مدینہ جاگیر علی اکبرؑ کربلا معلیٰ

میکوں ھا اُمید عباسؑ بھرا ساڈا استقبال کریسی
شام دیا تھکیاں بھینڑیں کوں آرام دے نال لہیسی
جڈاں جابرؓ آکھیا پُور لہا چا یا واپس ول پردیسی
شالا حکم منینیں میں راضی ھاں میڈی کربل وچ نبھ ویسی



میں شام دے امن نبھا آئی ھاں نہ پُچھ ویرن تفصیل اے
بس اتنا آندھی ھاں مشن تیڈے دی بنڑی شام وچ بھین وکیل اے
بھائیوال بھرا بھائیوال جو ھاں میں آئی ھاں کرن اپیل اے
کائیں بئی جھا ونجڑائیں ڈس میکوں میڈا ویرن فخر خلیل اے



سلام ھئی شام دی قیدن دا تھیوی ویر جاگیر نصیب اے
میں پیکا شہر سمجھ کے آئی اج ھن حالات عجیب اے
ٹوں سُتا ہیں پتر بھراواں وچ نالے پیو دا شاہر قریب اے
جیڑی پیکے وطن ٹوں دور ہووے ہوندی ہے بھینڑ غریب اے



چہلم

اکبرؑ دی جاگیر دے وچ ولی زینبؑ قید نبھا کے
اگوں جابرؓ آکھے او کربل نہیں اے بنڑ گئی نگری پاکے
آکھے جابرؓ پیو باقرؑ دے کوں آ پیدل پُور لہا کے
ہے حکم عباسؑ دا ڈسنڑا ہے اکھے جابرؓ نیر وھا کے



سینٹر رقیہؑ دا ماکوں سفر دا حال

بیٹھی حال ڈسیندی ہے سفراں دے پا باھیں امڑی دے گل وچ
ڈوں پُتر کُٹھے وچ کوفے دے ڈُوں کُس گئے ھم کربل وچ
ڈُوں شام غریباں نکھڑ گئے امڑی تُوں مارو تھل وچ
میڈے طیبؑ طاہرؑ رب جانڑیں کتھ رل موئے ھن جنگل وچ



میں راضی ھاں بچڑی بھینڑ بھرا رکھی کھیر میڈے دی لاج اے
چھ پُتر ڈیتے شبیرؑ دا صدقہ بیہا سر اپنے دا تاج اے
بیہا ماشکی بنڑ کے ویر میڈا تھیا نوکراں وچ اندراج اے
دھی پاک رسولؐ دی راضی ہووے نبھ ویسم باج اولاد اے



ڈوجھی واری شام ونجناں

جنڈاں ڈوجھی واری اُم المصائب تھئی شام دی طرف تیار اے
میں ول نہیں ولنڑاں وطن اُتے کیتا دھیاں کوں سینڑ پیار اے
ہک جنت البقیع عرض کیتی نَپ ما دی پاک مزار اے
اماں منگ دعا میں ول نہ ڈیکھاں ونج شام دے نجس بزار اے



چھٹی قید سجادؑ تے باقرؑ دی ولی وطن تے عونؑ دی ما اے
گھن پُور کوں قبر سکینہؑ تے آیا بھینڑ کوں ملنڑ بھرا اے
نپ قبر رُبابؑ نے وینڑ کیتا تیڈے کہیں نہیں رسن لہا اے
ایہو درد نہ بھُلسم چھوڑ ویساں تیکوں شام دے وچ تنہا اے



ایہو نہیں سُنڑیاں کئیں قیدی کوں ملے مرن دے بعد سزا اے
سادات دے کیتے مسلماناں قانون ڈتے بدلا اے
تسکین حسینؑ دی شام وچ مر گئی ونج چاپایا میت بھرا اے
مرن دے بعد معصومہؑ دے کائیں نہیں زنجیر لہا اے



داخلہ کربلا

پیکیاں دی جاگیر دے وچ ہر بھینڑ ہے ناز کریندی
بھل کربل دی سرحد تے آ کے کھڑی زینبؑ نیر وہیندی
میڈے مُک گئے مانڑ بھراواں دے ھا سجادؑ کوں پئی سمجھیندی
توں اٹھ بہا میں ٹُردی ھاں نہ ویر دا حُکم ولیندی



قبر بتولؑ تے زینبؑ خاتون

تیڈے پُتر تے میں بھائیوالی کیتی میڈی وک جنس زیادہ
جیڑھا کربل دے وچ مال وکا ھا سانجا بھینڑ بھرا دا
جیڑا بچ گیا ھس گھن شام گئیاں نا کربل وکنڑ دے ڈا دا
ونج ویکھ وچ بازاراں دے میں ٹُر کے پیر پیادہ



بندنمبر۲

گئی تُوں چند گھنٹے دربار دے وچ اماں گیا درد جگر کوں کھا اے
میں نو گھنٹے دربار وچ کھڑ کے پڑھے خطبے باجھ ردا اے
ونج عرب دے کل بازار ڈٹھے ھم پُتر سجادؑ ہمراہ اے
اُتوں پتھراں دی برسات ہوندینا لبھدا ٹُرن دا راہ اے



بندنمبر۳

رُنا بے وس شام وچ پیو باقرؑ دا چُم بھینڑ اسیر دے والے
ھاویں زینت ھاشمی ویڑھے دی میڈے درداں دی بھائیوال اے
نِت پُچھدی ھاویں ویر کنوں تُوں عجیب غریب سوال اے
ھنڑ کون چُمیسی سکینہؑ میڈے اے ہتھ کڑیاں والے



سینڑ صغریٰؑ دا قافلے کولوں گزرنا

ذرا پردہ کر ساڈے قافلے وچ پئی آندی بنت شبیرؑ اے
سنڑ نام شبیرؑ تے صغریٰؑ دا رُنا عابد رَت دے نیر اے
جڈاں سکے بھرا تُوں پردا کر کے گزر گئی ہمشیر اے
جنئیں دی تانگ دے وچ پئی ویندی ہے صغریٰؑ تیکوں نہیں ملنڑا او ویر اے



یا ہتھ گردن وچوں کڈھ گھن صغریٰؑ یا نال آرام دے لا اے
اجاں زخم میڈے موجود کھڑے جیڑے اُمت نے طوق پوائے
کربل تُوں چا کے شام تیئں سولہ سو میل دا راہ اے
ایں منزل دے وچ پیدل ٹُر کے بے وزے طوق ہنڈائے



شہادت سیدہ فضہ سلام اللہ علیہا

ونج باقرؑ بچڑا شام دے پاسے پئی ڈاڈی ھقلاں ڈیندی
گل لا کے ضریح جنابؑ دی کوں بیٹھی فضہؑ نیر وہیندی
ساڈے پالنڑ والی ماء ہے باقرؑ پئی ہے ول ول یاد کریندی
پہلے اُوں کوں ونج دفنا بچڑا پئی ہے گزریاں یاد کریندی



شالا باقرؑ عمر دراز ہووی میکوں مَس لاندی چھوا اے
کیویں نبھدی پئی ھئی وطن اُتے بابے دا حال سنڑا اے
مل زہر گئی ہے پیو میڈے کوں کریں ڈاڈی پاک دعا اے
پہلے اُوں کوں ونج دفنا بچڑا ساڈے پالنڑ والی ما اے



میڈی زندگی آپ ودھا چا مولا احسانؑ اے یاد رکھیساں
ونج پاک زیارت پیو تیڈے دی وقت اخیر کریساں
تُساں رووݨ وچ مشغول ہوسو میں ہتھ تے پیر بنڑیساں
تیڈی امڑی پاک دے وارث کیتے ونج رج رج کے پرچیساں



﴿حضرت حُرعلیہ السلام﴾

میکوں جنگ دی رخصت ڈے مولاؑ میں سابقہ قرض لہیساں
خاتون دیاں نُوحاں دھیاں تُوں میں معافی طلب کریساں
میکوں سنجڑتاں ڈے میدان دے وچ او جنگ دا رنگ ڈکھلیساں
تیڈی ما دا پاک رُومال جناب تُوں زخماں تے بدویساں



کربل دی سرحد تے مولاؑ ہویا وعدہ زین چھوڑیساں
تیئں سردار تو وعدہ ہویا نہ اپنی لاش چویساں
تیڈے زائر زواری کرن آسن میں استقبال کریساں
اساں حُر کے نال زواراں دے تیڈی قبر تے آن پہچیساں



میں ڈیکھ آیاں وچ خیمیاں دے جیڑی حالت چن اصغرؑ دی
میڈا وس لگدا گھن ویندی پانڑیں جھم قسم معصومؑ دے سر دی
حق باطل کوں پہچان گدم نہ موت کنوں میں ڈردی
بے آب مچھلی دے وانگ تڑپدی پئی ہے جنس ربابؑ دے گھر دی



حُرؑ کوں زوجہ دی گزارش

تُوں در تے ونج اُمید ہے میکوں شبیرؑ چا معافی ڈیسی
ہے بہوں لج پال بتولؑ دا چن نہ گزریاں یاد ڈویسی
میں منت کریندی ھاں دھی زہراؑ دی تیڈی جرم چا معاف کریسی
میکوں ہے اُمید علیؑ دی دھی نہ خالی مول ولیسی



میکوں شرم آندائے بہوں جرم کیتم آ در تائیں میڈے نال اے
تُوں نال ہوویں مل معافی ویسی آ رل کے کروں سوال اے
اکبرؑ ، قاسمؑ ، غازیؑ کوں فرمایا شاہ لجپال اے
اساں در آیاں کوں کجھ نہ آھدے کرو حُرؑ دا استقبال اے



حُرؑ چھوڑ ڈے واگ تُوں گھوڑے دی میکوں تیڈا بہوں احساس اے
میں نہیں ونجڑاں وچ کوفہ دے ہے تیڈا غلط قیاس اے
تکرار نہ کر پیا ول ول آھداں راہ چھوڑ ڈے ھٹ ونج پاسے
میں جنگ نہیں کرنی جنگ چھڑ ویسی ہے میڈے نال عباسؑ اے



کربل دے باہروں پیو اکبرؑ دی حُرؑ پکڑی آن لگام ایں
میڈا رستہ چھوڑ ڈے ھٹ ونج حُرؑ فرمایا پاک امامؑ ایں
پئی ڈیدی ہے زینبؑ محمل وچ کیتی حُرؑ دے نال کلام ایں
ڈیتا اذن عباسؑ کوں جے کر زینبؑ میڈا ویسی بدل نظام ایں



سٹھ ہزار دینار اُوتوں گدا بن برباد شبیرؑ اے
بھائیوال جو ہیں سودے وچ کیتا او خرچہ ہمشیر اے
اے شاہر ہے میڈے اکبرؑ دا کر سمجھیا اے تحریر اے
میڈا اشارا اکبرؑ توں دور ہوسی ھا ایں گالوں دلگیر اے



تُوں بیشک پُتر بتولؑ دا ہیں او پُتر طلاقیا ما دا

او فاسق پُتر ہے فاسق دا تُوں پُتر رسولؐ اللہ دا

اوں کُوں ناز ہے اپناں فوجاں تے تیکوں ناز عباسؑ بھرا

چا بھینڑیں وطن ولا مولاؑ ملعون دا غلط ارادہ



امیرالمومنین مولا علیؑ بادشاہ

مولاعلیؑ دا فرمان مولا عباسؑ کوں

تیکوں بھینڑ بھرا دی پارت ڈیندا میڈا چن اے یاد رکھیسیں
جڈاں امت حسینؑ توں وطن چھڑاوے توں نال بھرا دے ویسیں
بھینڑیں تے بھراواں دا چن آپ خیال کریسیں
فرمان حسینؑ تے زینبؑ داتوں عین فرض سمجھیسیں



ودھا ڈھلدی رات کوں سر چمدا شاہ دیہاں تے پتراں دے
لگی دید فضہؑ دی چہرے تے پئے نیر امیر دے واندھے
جڈاں ٹرن لگا شاہ مسجد دو معصوم رہے کرلاندے
شالا خیر ہووے میڈے بابے دو پئے وینڑ زینبؑ دے آندے



ادھ رات کوں ام المصائب دا سر چمیا پیر علیؑ اے
میں ساری زندگی سکھدا رہیاں ہا میڈے نال نہ توں بولی اے
کیوں ٹرسی وچ بازاراں دے میڈے شرماں ولی دھی اے
نوں(۹) لکھ بدماشاں وچ تیڈی ونج تھیسی پیشی اے



پتر عباسؑ حیاتی ہووی میڈی یاد رکھیسی گالے
جڈاں امت حسینؑ توں وطن چھڑواوے راہویں ویر حسینؑ دے نالے
زینبؑ کلثومؑ رقیہؑ دا رکھیں بچڑا آپ خیالے
تیڈی زندگی وچ میڈیاں دھیاں کوں نہ آوے موبخ ملاحے



بند مولا علیؑ کی شہادت

کر قتل نماز کوں فجر ویلے ہا امت نے عید منائی
مسلماناں اے سازش کر کے سادات یتیم بنڑائی
حسنؑ حسینؑ تے غازیؑ کوں رو آکھیاں زہراءؑ جائی
معلوم تھینداۓ بابے تے ساڈی پئے گئی ہے ویر جدائی



سر پا بابے دا جھولی وچ بیٹھی زینبؑ نیر وہیندی
زخمی بابے دے چہرے تے پئی ول ول بوسے ڈیندی
میڈی شرم حیا دی ملکہ بچڑی ناویں پیو دے نال آلیندی
اج سامنڑیں سکے بھراواں دے پئی بچڑی وینڑ کریندی



مظلوم حسینؑ ہے بیشک جگ تے اصل مظلوم علیؑ اے
جیندی زوجہ پیو دا حق منگیا محرومہ سینڑؑ ولی اے
جیندے پُتر کُٹھے ھن پیاسے کربل ہر پردہ دار رُلی اے
ھک دھی رُل موئی لاہور دے وچ ہئی شام وچ ونج دفنی اے



چن عید فطر دا چڑھ پوسی ودا ہر کوئی عید منیسی
پا پوشاکاں ہک بہہ دو ودا عید مبارکاں ڈیسی
اولاد علیؑ دی سفراں وچ ودی ہک بئے کوں پرچیسی
جیندے پیو دے قتل کوں ناہواں ڈینہہ ہے کیا اُو دھی عید کریسی



زینبؑ کلثومؑ رقیہؑ دی اج مُک پیکی آس اے
اولاد علیؑ دی سفراں وچ کر چھوڑی اُمت بے آس اے
سنڑ موت علیؑ دی دنیا وچ ہے کل سادات اُداس اے
اکیسویں عید ہے مسلماناں دی نہیں دل وچ کجھ احساس اے



بی بی سیدہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

ہر دھی پیو دی حقدار ہوندی ہے دخل نہ میکوں کر توں
میڈے پیو دے شان دی قدر نبوی کجھ خوف خدا دا کر توں
میڈا بابا اج وی ڈس سنگدائے پچھ سنگدائے پاک قبر توں
جھیڑا حق ملیا حسنینؑ دی ما کوں ڈھل گئی ہے چادر سر توں



جڈاں ڈوجھی واری مسلماناں توں ونج حق منگیا زہراؑ اے
جواب ملا حقدار نہیں توں کر کوئی جنس گواہ اے
ڈوں پتر معصوم گواہ ہن میڈے میں گھن آئی ہاں ہمراہ اے
ولی زخمی تھی دربار وچوں کلثومؑ زینبؑ دی ما اے



تیکوں کفن وچوں میں سڈیا بچڑا سارے درد بھلا کے
اج میں وی منگدی ھا ٹرن بچڑا تے شریف اُدھار لہا کے
ما شمر توں پہلے پہنچ گئی بیٹھی سر جھولی وچ پا کے
ڈیکھ کے ٹُر پئی ظالم کُوں دھی پُتر حسینؑ دی چا کے



پیو دی جائیداد وچوں دھیاں کوں حق ڈیندے پاک قرآن ایں
اج وی حق دھیاں کُوں جگ تے پئے ڈیندن مسلمان ایں
کیوں خالی ولی ہے دھی نبیؐ دی ھا ایں گالوں حیران ایں
ھا دھی اسلام دے بانی دی جیندا شوہر کل ایمان ایں



ڈِیٹھی پاک قبر حسینؑ دی ما دی اجاں غربیت ڈسدی پئی اے
ڈُوں پتھر ڈسیدن قبر اُتے اے ہر ہک حاجی سہی اے
ڈُوں پُتر گھن نال گئی حق پیو دا منگدی رہی اے
ھاویں دھی کائنات دے حاکم دی ورثے ورچ غربت ڈھئی اے



عیدِ مباہلہ

روز مباہلے عیسائیں نے قدر کیتا زہراؑ دا
اساں جزیہ ڈے معافی منگدے ھاں شان حسینؑ دی ما دا
جھیڑے کلمہ پڑھدے دنیا تے ھن پاک رسولؐ اللہ دا
اُنہاں چٹے ڈینہہ تے کربل وچ لُٹا بُرکا عونؑ دی ما دا



کھڑا پادری نے اعلان کیتا ہنڑ نہیں کہیندا مقصور اے
کر بند اکھیاں منگوں معافی اکھے جیڑی ٹُر آئی مستور اے
اے پکا دھی ہے پاک نبی دی کائنات دے وچ مشہور اے
ایں کوں خالی موڑوں شرم آندے کرو جزیہ چا منظور اے



﴾پیغام امام حسینؑ، زافرجن﴿

تُوں بے شک پُتر کوں پا سہرے شالا ہووی خوشی نصیب اے
تیڈی شادی وچ میں آواں ھا پر ھم حالات عجیب اے
میڈے پُتر اکبرؑ دی شادی دی آ گئی تاریخ قریب اے
بھوں تھوڑے ھن جانجی اکبرؑ دے اکثر لوگ رقیب اے



بعد سلام دُعا دے زافر تیکوں آدھا پیر شبیرؑ اے
تیکوں پُتر دی خوشی نصیب تھیوے شالا قائم راہوی توقیر اے
میڈا اکبرؑ لہہ گیا زین اُتوں لُٹ گدیا ہم تقدیر اے
میڈے حرم تے دھیاں بھینڑیں کل تھیسن شام اسیر اے



میڈی طرفوں آکھیں زافر کوں شالا تھیوی خوشی نصیب اے
تیڈی شادی وچ نا آسگدا میڈے حسن حالات عجیب اے
میکوں وچ کربل دے کر گئی ہے تے عباسؑ دی موت غریب اے
میں اصغرؑ کوں دفنا بیٹھاں ہم اپنا وقت قریب اے



حضرت امیر مختارؒ

میں زندگی جگ تے نہ چاہندا نہ روک میکوں سردار اے
میڈی زندگی وچ اے قید کرن سادات دے پردہ دار اے
تیڈی ہک سو وی مستوراں ہے نال اے فاسق دا دربار اے
رُل بال تے پردہ دار ونجن جنگ نہیں کرنی مختارؓ اے



پادری آکھیا قوم اپنی کوں سب چھوڑ ڈیوو بازار اے
جہیڑا قیدی آندے رت روندا ایں دے نال جو پردا دار اے
میں سنڑیا ہے مسلماناں تُوں اے رسولؐ دے رشتہ دار اے
کیا مُنہ ڈیکھلیسوں پاک نبیؐ کوں دو عالم دا سردار اے



مختارؓ بھرا میں زینبؑ تیڈا احسان لہا نہ سنگدی
توڑے دھواں دھار ھا کربل وچ تکلیف ڈیٹھی رنگ رنگ دی
ویر امیر حیاتی ہووی ھا اتنی مہلت منگدی
میں ول ولنڑا ہے شام دے وچ نم باج سجادؑ دے لنگدی



جناب مختارؓ دا حُرمل ملعون توں سوال

کہیڑے جُرم دے وچ تیئں قتل کیتا رُبابؑ دا لال صغیرؑ اے
ملعون معصوم کوں مارا ہے تیئں بہوں بے وزناں تیر اے
ول نیزے مار کے قبر پٹی ھئی رہی ڈیدی ما دلگیر اے
تیڈے ظُلم کوں ڈیکھ کے پیو باقرؑ دا ھا روندا رت دے نیر اے



چاچا مختارؑ سجادؑ ھاں میں تیڈے پیر دا پُتر بیمار اے
نہیں جنگ کرنی دربار دے وچ میڈے نال ھن پردہ دار اے
مختارؑ نے پُچھیا کن گیا ہے میڈا پیر علمبردار اے
اساں ڈوں پیو پُتر اسیر کھڑے ہاں بیئے ہاشمی گیئے ھن مارے



میں سُنڑیا ہے علی اکبرؑ نُوں تیئیں ظلم دے نال لہایا
ہا شکل نبیؐ دی زین دے وچ نیوی شرم کمینہ آیا
پیو وچ میدان دے ٹُر ٹُر کے ھا کول اکبرؑ دے آیا
کر ڈاڑھی رنگ تبدیل گئی جنڈاں سر جھولی وچ پایا



ظلم تیڈے دی غیر مذہب میکوں آن کے خبر سُنڑائی
کر قتل بتولؑ دے بچڑے کُوں تُساں نو لکھ عید منائی
نہیں دُرلہائے میڈے پیر دی دھی دے ول بھا خیماں کوں لائی
تسکین حسینؑ دی شام دے رھا تے تُساں گھوڑاں نال بھجائی



حضرت سعیدؓ ابن عبداللہؓ

شام تے روم عراق دے فوجی جڈاں نو لکھ کربل آئے
اُٹھی دھور میدان وچ گھوڑیاں دی آکھے ویر کوں عونؑ دی ما اے
کوئی تُوں سنگتی منگواویں ھا ھیوی بھینڑ دی ویر صلاح اے
سعیدؔ ڈُو لکھداں جلدی آ ھس تازے سہرے پائے



سعیدؔ دیاں اکھیاں وس پیئاں پئی خط دی پُشت تے دید اے
شالا خیر ہووے کیوں رو پیا ہیں ڈس ما کوں حال سعیدؔ اے
کل ظہر ویلے میں کُس ویساں تھی وِیسم ویر شہید اے
اے وینڑ عونؑ دی ما دا ہے کیتی سینڑؑ میڈی تقدیر اے



رکھ زین گھوڑے تے جلدی کر تیڈی بچڑا تانگ تنگیساں
توں کربل دے وچ پہنچ ویسی میں بچڑا منتاں ڈیساں
تھی مُرشد توں قربان ونجیں میں لکھ لکھ شُکر کریساں
جنڈاں موت تیڈی دی خبر آسی تیڈی تڈاں کھیر دا حق بخشیساں



سعیدؑ دی زوجہ عرض کیتی میڈا گیا ہے دل گھبرا اے
ھل من ناصر ینصرنا پیا آندا چن زہرأ اے
معلوم تھیندا ہے ہنڑ کوئی نس بچیا کوئی وس لگدائی تاں لائے
جے ٹُھل گئی بیڑی جنت دے پاسے ول ویسوں پتن تے راہ اے



سعیدؑ دی زوجہ ہتھ بن کے کیا اُجڑی نال سوال اے
ٹُوں جنت ونجیں میں گھر راہواں اے نامناسب گال اے
میکوں عونؑ دی امڑی ڈس گئی ہے اج رات کوں خواب وچالے
سعیدؑ کُوں آکھیں جلدی آسی میڈے ویر دا بچن محال اے



ٹُوں ونج بچڑا میں راضی ھاں پئی ڈھیر دعاواں ڈیساں
شالا چن زہراؑ کوں مل پووین میں نجف دی منت منیساں
نہ کھیر دا حق بخشیندی بچڑا پئی تیڈی تا نگ تنگیساں
جڈاں موت تیڈی دی خبر آسی تڈاں کھیر دا حق بخشیساں



﴿حضرت قیسؑ﴾

رب جانڑیں کون مسافر ہے تُوں قتل دے وچ ہتھ پا نہیں
جھٹ اوکھے سوکھے لنگ ویندے ساکوں دنیاں دے پرواہ نہیں
ساڈا ہے جے کجھ لکھیا مل ویسی تُوں لالچ دے وچ آ نہیں
میں سُنڑیا ایندیاں بھینڑیں نال حسن تُوں پردہ دار رُلا نہیں



آندا ڈیکھ کے غیر مذہب کوں ڈیتی پاک فضہؓ اطلاع اے
آمد خیر دی ھووی بی بیؑ نیوی بچدا سینڑ بھرا اے
میں عالماں غیر معلّمہ ھاں فرمایا عونؓ دی ما اے
ونج آکھ تُوں قیس کُوں میڈی طرفوں ہکو واری در تے آ اے



تیکوں اے نہ آھدی ول ونج واپس ونج دل دا رتبہ پا کے
جے طمع ذر جاگیر دا ھائی گھن آئی ھا زیور چا کے
بیہا کوئی نہیں مندا توڑے اے تاں من کر قتل پانڑیں پلوا کے
ایہو آسرا پردے داراں دا کیا ملسیا بال رُلا کے



ڈھل شمس گیا میڈی زندگی دا ھاں لحظے دا مہمان ایں
کھا درد گیئم گھن آیاں تیکوں میں رہب ملک بیگانے ایں
بعد میڈے تہیں تھی ونجڑا پردیس وچ کر احسان ایں
کیویں نبھسیا میڈے قاتلاں وچ ھاں ایں گالھوں حیران ایں



سیدہ صغریٰؑ دا قاصد

فقیر دی دھی۔ سینڑ صغریٰؑ دا قاصد

نہ ڈس سنگدی دل ڈُکھدا ہے گیا دردجگر کوں کھا اے
ڈھلدی شام کوں مسلماناں چا ٹُریا چن زہراؑ اے
ہک دھی بیمار ٹکا آیاں وچ لگّوے گھر تنہا اے
اے خط چم ڈیساں اکبرؑ کوں جیویں ڈسایا ہم صغریٰؑ اے



فقیر فرمانِ امامؑ

اے ونڈے دا ویر ہئی صغریٰؑ دا فرمایا پاک امام ایں
میں پیو ھاں درداں ماری دا ڈس کوئی بچڑی پیغام ایں
میکوں ول ول آھدی ھا اکبرؑ کوں میڈے ڈیویں ڈھیر سلام ایں
میں خواب ڈیٹا تیڈی جنج اکبرؑ گھن ویسن پھوپھیاں شام ایں



فقیر دی دھی

اے نہ آھدی میکوں گل لا اکبرؑ تے نہ آھدی منہ چموا چا
ہئی بھینڑ دی عرض توں ہک لحظہ اتے بُرکے ویر لہا چا
چمیں میڈی طرفوں پیر اکبرؑ دے ڈیویں بھینڑ دی ایہو دعا چا
میں راضی ھاں جے پیو پرناوی میڈا ویر توں سہرے پا چا



صغریٰؑ دا خط اکبرؑ دو

فخر ایوبؑ تے یوسفؑ دا اَتے نور نظر لیلیٰؑ دا
آمد خیر دی ھووی بی بیؑ نیوی بچدا سینڑؑ بھرا اے
میں عالماں غیر معلّمہ ھاں فرمایا عونؑ دی ما اے
ونج آکھ توں قیس کوں میڈی طرفوں ہکو واری در تے آ اے



وصیت صغریٰؑ دی وقت موت

میڈے کفن دی دیر کریں کیتا مشورہ بھینڑ بھرا اے
ساڈے رشتہ دار کئی شام وچوں آسن کئی وسدن کرب و بلا اے
کرے میت میڈی تے وینڑ اکبرؑ تھی ویسم فرض ادا اے
میڈی طرفوں ام المصائب کوں آکھے تیکوں آھدی ھا صغریٰؑ اے



سینڑ صغریٰؑ دے خط دا جواب

تیڈے خط دی سرخی ڈٹھی ہم صغریٰؑ ایہو درد جگر کوں کھا گئے
تفصیل میں بجڑی لکھ نہ سنگدا میڈا قاتل سر تے آ گئے
تیڈے ویر دی لاش کوں اوکھا چائیم متاں سمجھے پیو پرنا گئے
لکھا خط دی پُشت تے نام اکبرؑ دا دل لیلیٰؑ دا گھبرا گئے



فقیر دی دھی

نال ادب دے پُچھیا ھس کیڑی علی اصغرؑ دی ما اے
میکوں ڈُردے ویلے اصغرؑ کیتے ڈوں چولے بھینڑ چوا اے
ہتھ رکھ قدماں تے ما میڈی گوں میڈی طرفوں عرض کرائے
میڈی نبھ ویسی کوئی مونجھ نہ ڈیکھو ہوندی دھیاں دی دعا اے



﴿رُباعیات﴾

پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر اہل اسلام تعظیم کریندے پاک نبیؐ عربی دی
پاک نبیؐ تعظیم کریندے ہک واحد اپنی دھی دی
پاک بتولؑ تعظیم کریندی کائنات وچ صرف علیؑ دی
ھنڑ نال انصاف دے شان ڈسا خاتون دے پاک ولیؑ دی



سلیمانؑ نھے حب ایمان تے کیتی اے جئی خدمت گاری
آل نبیؐ دے نوکراں وچ سلیمانؑ دی ہے سرداری
محشر وچ سلیمانؑ دی ہوسی ہر جا تے سرداری
نہیں بُو جنت دی لے سنگدا سلیمانؑ دا جو انکاری



نرجسؑ دا چن پنجتنؑ دا صدقہ پہلے پاکستان وچ آسی
پرواز کریسی کعبے توں آ پکی موڑ تے لاہسی
چوں گردوں چتڑ چتڑ کے منکر ساڈے سامنڑیں لیسی پھاسی
منکر پیر علیؑ دا جگ تے جتھ ہوسی کوئی نہ راہسی



حسینؑ اپنی مثال آپ حسینؑ دی شان کیا ڈساواں
جیندا ممنون خود خدا اے تاں اُوندی عزت میں کیا سنڑاواں
ناناؐ سکھدا ئے نماز دے وچ نواسے اپنے کوں کنڈ تے چاواں
ذکر انہاں دا ہے عین عبادت نام چوڈاں چوں جیندا چاواں
پیار علیؑ دا ہے بہوں ضروری بغض علیؑ دا ہے مرض مُوذی
ہر عمل وچ ذکر علیؑ دا رسولؐ ڈَس گئے اے کرنا فرض



اکثر دنیا ذکر حسینؑ توں راندے ہن انکاری
کئی غنا آھدن کئی بدت سڈیندن کئی آھدن دنیا دار
جھیڑا ذکر حسینؑ کو بدت آکھے اوندی دل وچ ہے غداری
ہے نا ممکن او جنت ونجیں راوے سجدے عمراں ساری



شانِ حضرت امام حسینؑ

محسن انسانیت دا ہے ترائے شعبان کوں آیا
پڑھ بسم اللہ ہر توں پہلے پاک رسولؐ نے چاپایا
ایہو مالک ہے جنت دوزخ دا میڈے دین دا ہے سرمایا
ایں کوں ڈیکھنڑ عین عبادت ہے خاتون کوں پیو فرمایا



حضرت شہزادہ علی اکبرؑ

شعبان دے وچ شبیرؑ دے گھر تصویر نبیؐ دی آئی
او روز مبارک ویر کنوں آ منگیا زہراؑ جائی
سال اٹھاراں بُرکیاں وچ میڈی سینڑؑ نے پالیا ھائی
ھا عین شباب علی اکبرؑ دا جنڈاں لاش غریب نے چائی



حضرت جبرائیلؑ

میں جبرائیلؑ فرشتہ ھاں میڈی ارض و سما تے شاہی
اج درزی بنڑیا پاک بتولؑ نے ڈوڑی عزت ودھائی
میں نوکر پنجتن پاک دا ھاں توں در سادات دی دائی
میں ساکن عرش برین دا ھاں توں جبش دے ملک توں آئی



سیدہ فضہؑ دا جواب

ٹوں بے شک صدر ملائکہ کریں گال میڈی تے غور اے
اے خیال کریں میں فضہؑ کوں متاں توں سمجھیں کمزور اے
میں تیئں جیئے جبرائیلؑ فرشتے کر سنگدی ھاں برتھی ھور اے
چا فطرس وانگ سزا ڈیساں جے ول پایا تیئں شور اے



حضرت امام حسین علیہ السلام

تعظیم حسینؑ دی واجب ہے خود پاک نبیؐ فرما گئے
فرض نماز دے سجدے وچ شبیرؑ کوں کنڈھ تے چا گئے
ڈے ہتھ وچ زلفاں شہر دے وچ کل دنیا توں منوا گئے
ایندے غم وچ جنت واجب ہے خود کر کے عمل ڈکھا گئے



رُباعی

اسلام وچوں کئی ٹولے بنڑسن فرمان ہے پاک نبیؐ دا
ہک جنتی باقی دوزخی ہِن اے حکم پاک علیؑ دا
بھانویں لکھ عمل عباداتاں ہوون ہووی جے کر غلط عقیدا
نہیں بُو جنت دی لے سنگدا جنئیں دل وچ بغض علیؑ دا



اے کوثر ہے کوئی آب نہیں کرو اتنا یار خیال اے
اپندا ہک قطرہ ہے جنت دی قیمت اووی مشکل نالے
جواب ملا خاموش راہو ساڈا پیر علیؑ لجپال اے
مستانے ہیں کوئی مُلاں نہیں اے کوثر ساڈا فال اے



ہتھ جوڑ کے ملائکہ عرض کیتا اے مالک عرض و سما دا
ھِک ٹولہ آیا کوثر تے ہے واقف جنت دے راہ دا
اساں ٹکٹ پچھی او ھَسدے ھِن کیتا نہیں اسرار اندازا
اساں عمل پچھے او ذکر کریندے تے عباسؑ دی پاک وفا دا



تعریف علیؑ دی عقل مطابق بھائیو کردا ہر انسان ایں
الحمد کنوں والناس تائیں تعریف جیندی قرآن ایں
میں ویر امیر علیؑ دا جے کر ڈس چھوڑا پوری شان ایں
ایں کوں ہر کوئی خالق مَن گھنسی تھیسی رب دا بہوں نقصان ایں



نوکرامام رضاعلیہ السلام دا

نعلین جناب دے تاج سمجھ کر میں سر اپنے تے چا اے
ایں شہر دے وسدے لوکاں کوں دریا چا لائی ڈھا اے
میں سمجھیا کوپری خالی ہے یا سر وچ اثر بقا اے
میں حُکم ڈیتا گیا چھوڑ کنارہ ہٹ دور گیا دریا اے



اُونہوں ادائیں لا مکان ھا میں انہو کنعان گھر بنڑا بیٹھا ئیں
اُونہوں آھدا ئیں بے مثال ھاں میں اونہوں چہرہ آپ ڈیکھا بیٹھا ئیں
دو ہتھاں دے نال بنڑیا آدمؑ قرآن وچ صاف ڈساہ بیٹھا ئیں
اِتھاں عقل مفصل تھی ویندائے خود آپ چکر وچہ پا بیٹھا ئیں



کافی مخلوق کُوں روکیا ویسی جیندے کول نہیں رہا داری
اساں روزے حج زکوٰۃ نمازاں رہے ھا پڑھدے عمراں ساری
ہک ٹولا آگے گزر کریسی کیتی جگ تے ماتمداری
ہوسی انہاں کوں نہ روکو ھن اے بندے سرکاری



ونج پیش تھیسن او پاک دے کرو عدل ساڈا سردار اے
روزے حج نماز رکاتاں سادے کول جمع ھن سارے
ساکوں روکیا نے اساں تھک پئے ھاں ھاسے کنڈ تے وزن بھارے
جنئیں عمل تے مُہر علیؑ دی نہیں او صاف عمل بدکار اے



مُقصر کی جانڑیں شان علیؑ دی جیڑا مُلاں دا صرف پُو جاری
جئیں بُغض علیؑ وچ دنیا تے ہے ساری عمر گزاری
ہے چار ڈیہاڑے دنیا تے اَگوں ملسی ھا قبر اندھاری
اُٹھ کیہڑا پیو چھوڑو ویسی تیکوں ہوسی حیدرؑ دی سرداری



نہیں سمجھ آہندی انہاں مسلمانوں دی حسن کلمہ گو سڈویندے
جئیں سر ڈے اسلام بچایا نہیں اوندا قدر کریندے
جمعہ نماز تے پا پوشاکاں حسن خوشی دی عید منیدے
ھا روز جمعہ دے کلمہ گو رہے پُتر بتولؑ کوہیندے



ایں پاک ممبر تے جُرم عظیم ایں کوئی کرے گال فضول اے
جھوٹے تے لعنت رب دی نہیں راضی پاک رسولؐ اے
اصحاب اساڈی اَکھیں دونور رِہن جہیڑے چودہؑ کوں قبول اے
بھانویں کوئی ہووے او دوزخی ہے جنّیں تے ناراض بتولؑ اے



فرمان ابوبکر صدیقؓ دا ہے جہیڑا پاک نبی دا یار اے
بھانویں کوئی ہووے او جنتی ہے جنّیں کوں نال علیؑ دے پیار اے
بن حُب حیدرؑ دے جنت دے وچ جاونڑ بہوں دُشوار اے
جہیرا منکر پاک علیؑ دا ہے نہیں لنگھ سنگدا پل توں بارے



میں واجب سمجھ کے لکھدا ھاں افسانہ آل عباؑ دا
تنخواہ ملدی ھِم نجف وچوں میں جتنا کراں ارادا
اس دُنیا تے آزاد ھاں میں احسان ھِم چن زہراؑ دا
عقبہ دا میکوں خوف نہیں ھا شاعر بھینڑؑ بھراؑ دا



عمر نے آکھیا پتر اپنے کوں کر جلدی دیر نہ لا توں
اے کاغذ قلم دوات ھووی لکھوائے حسنؑ رضا توں
میڈے کفن دے وچ اے رکھ چھوڑیں جنڈاں ٹُرساں میں دنیا توں
جے نوکر حسنؑ بنڑایا میکوں بچ ویساں پُتر سزا توں



یتیم تے بے شک رحم آندائے ہے فطرت وچ انسان ایں
فریاد اُوندی ونج عرش ھلیندی فرمیندا پاک قرآن ایں
رہے پیاسے کُسدے من دریا تے مُسلمؑ دے ڈُوں نادان ایں
رہے تُر تُر ڈیدھے حارث دو چُپ کر کے تھی حیران ایں



یتیم تے ہر کوئی رحم کریندا اے فطرت ہے انسان اے
کوئی ظلم کرے ہل عرش ویندائے فرمیندا پاک قرآن اے
رہے تُر تُر ڈیدھے حارث دو ڈُوں مسلمؑ دے نادان اے
معصوماں تے ریہا ظلم کریندا سڈویندا ھا مسلمان اے



ھے نا ممکن بازار آوے ما عونؑ دی سر عُریان اے
لِج پال عباسؑ تے اکبرؑ جیۓ اُوں دے در دے نہیں نگران اے
طواف کریندائے سینڑؑ میڈی دا فخر تُوں پاک قرآن اے
تُوں ول ول آدھی ایں زینبؑ ہاں ہاں ایں گالہوں حیران اے



شاہ میت ہمشیر دا چایا ہے کُجھ اس انداز دے نال اے
ہَتھ کڑیاں والیاں بازوواں تے آوے چُمدا بھینؑ دے وال اے
ھِک شام دی وسدی عورت نے کیتا شاہ دا استقبال اے
میں صدق تھیواں کائیں نہیں پر چایا تیکوں شام دے شہر وچال اے



اے فطرت ہے وچ سفراں دے تھک پوندن پردہ دار اے
ہتھ کڑیاں پا کے بعد بھرا ڈٹے زینبؑ ۳۶ شاہر اے
نہیں آکھیا بی بی تھک پئی آں ذرا روک مہار بیمار اے
ھا ٹُر ٹُر ڈھیدی سر غازیؑ دو جڈاں پیش تھئی دربار اے



میکوں ول ول کے مجبور نہ کر فرمایا پاک نبیؐ اے
اُوہرے گل چا لا اُتے سر چُموا تیڈا صغریٰؑ خواب صحیح اے
مِٹا چھوڑی میڈی جگ توُں پاک شبیہہ اے
میں ڈیدھا ریہا ھا پیو تیڈے کڈھی بھوں اوکھے برچھی اے



تیکوں قسمت والے پئے مِلسن میڈا سمجھ سلام اخیر اے
میں ول نہیں آنوناں وطن اُتے آ مل گھن ویر امیر اے
ھِک دھی بیمار ٹِکائی وینداں جھل سینے ہجر دا تیر اے
اوندی پارت ھووی چن ویرن ساڈی امڑی دی تصویر اے



کر قتل عباسؑ کوں فوجاں وچ کیتی شمر لعین منادی
زینبؑ، کلثومؑ، رقیہؑ دی ہن مُک گئی اے تانگ بھرا دی
ھُن قتل حسینؑ دا سوکھا ہے بے خوف ہے فوج جفا دی
مُک آس گئی اے سادانیاں دی لُٹو چادر دھی زہراؑ دی



ھِک مظلوم دے مارن کیتے ھا ۹ لکھ فوج منگائی گئی
کر قتل حسینؑ کُوں ظُہر ویلے ھا عصر کُوں عید منائی گئی
ڈینہہ لہن توں پہلے سیداں دی ہر لاش پامال کرائی گئی
شامِ غریباں بیبیاںؑ دے بھا ہر خیمے کوں لائی گئی



بسم الله الرحمن الرحیم

محمد حیات نصیری شاعری کی دنیا میں عظیم نام۔جس نے بادشاہ حسینؑ کے مصائب میں ایک نئی تاریخ رقم کی۔ مجھے اگر موقع ملے تو میں حقیر فقیر لکھنے لکھانے سے نابلند نصیری کی عظمت میں کتاب لکھ دوں۔دنیا میں جہاں مظلوم حسینؑ کی مجلسیں قیامت تک ہوتی رہے گی نصیری کا ذکر ضرور ہوگا۔کوئی واعظ، ذاکر ایسا نہیں جو اس کے بند نہ پڑھے۔

میرے استاد محترم سید الذاکرین مصائب کے شہنشاہ جن کے ہر لفظ پر بی بی عالیہؑ کی مُہر تھی۔موچھ والی سرکار سید ریاض حسین شاہ میرے گھر تشریف فرما تھے۔لباس تبدیل کر رہے تھے کہ نصیری کو کہا بند سناؤ۔ایک بازو قمیض میں ڈالا۔نصیری نے مقتل کا بند پڑھا۔قمیض اتار کر سوزی کو کہا کہ اس قمیض کی شلوار بھی نصیری کو دے دو اور نصیری سے کہا۔

او نصیری!,میں نے اپنے کپڑے کبھی کسی کو نہیں دیئے لیکن تمہارے اس بند نے مجھے متاثر کیا ہے یہ کپڑے لے لو۔وہ بھی تک تبرک کے طور پر نصیری کے گھر میں ہیں۔ وہ عظیم عقیدے والا نصیری جو اس دور کا علیؑ کا بہلول تھا۔جس نے وصیت کی تھی کہ مجھے کالے کپڑوں کے ساتھ دفن کرنا اور میرے ہاتھ پاؤں کی کڑی نہ اتارنا اس کے جانے کے بعد یہی موضوع عام چلا کہ نصیری کالے کپڑوں کے ساتھ دفن ہوا ہے۔

ڈاکٹر محمد آصف مغل صاحب سینئیر میڈیکل آفیسر کے سامنے یہی تذکرہ ہوا تو انہوں

نے موتیوں جیسے لفظ ارشاد فرمائے انہوں نے کہا کہ آپ کو کیا پتہ کہ نصیری کون تھا؟ بروزِ محشر نصیری کھڑا ہوگا اور نبیؐ رشک کریں گے کہ حسینؑ کھڑا ہے۔ کاش میں بھی ایسے ہی دفن ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں کالے کپڑوں کے ساتھ دفن ہونا۔ فاتح شام بی بیؑ کی سنت ہے۔ کپڑوں کے ساتھ دفن ہونا، شہیدانِ کربلا کی سنت ہے، کڑی کے ساتھ دفن ہونا، بی بی معصومہؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ کی سنت ہے۔

نصیری خیرآباد میں پیدا ہوئے۔ سکول چند دن گئے پھر پکی شاہ مردان شفٹ ہو گئے۔ اس کے بیٹے سے لائق فائق ہیں باعزت گھرانہ ہے۔ اس کے بچوں کی زندگی دراز ہو میرے ساتھ دیوانگی کی حد تک پیار کرتے تھے۔

نصیری جیسے عظیم لوگ صدیوں بعد جنم لیتے ہیں۔ امام زمانہ علیہ السلام ہم سب پر شفقت فرمائیں ہم مولاؑ کی فوج میں شامل ہوں۔ مولا کی فوج میں شہادت نصیب ہو (آمین)

والسلام
خیر اندیش ذاکر سید سخاوت حسین کربلائی
محلّہ سادات داؤد خیل میانوالی
0300-6090318, 0331-4447512,
0301-5129512

''علیؑ کا شیر ملنگ''

علیؑ والوں کی کہانی بھی بڑی عجیب ہوتی ہے، ہر علیؑ والے کے اپنے نظریات و خیالات ہوتے ہیں، عقیدے کے پختگی ایسی کہ رگ و پہ میں گردش کرتا لہو کا ہر قطرہ عقیدے کا گواہ دکھائی دیتا ہے۔

محمد حیات علی جو کہ نصیری کے نام سے جانا پہچانا جاتا تھا وہ اپنے عقیدے اور سلسلے میں ایسا شیر ملنگ تھا جس کی جسامت، قد کاٹھ اپنی ذات سے بہت بلند دکھائی دیتا تھا کہا جاتا ہے پہلی، دوسری جماعت کا طالب علم تو اپنا نام لکھ لے تو بڑی بات ہے۔ ملک محمد حیات نصیری میانوالی کا وہ سپوت ہے جس کی نشست و برخاست علیؑ اور اولادِ علیؑ کی تسبیح کرتے گزری، وہ ایسی سادہ شخصیت کا حامل انسان تھا جس کی گفتگو پنجتن پاکؑ کے ذکر سے شروع ہوتی تھی اور مصائب کربلا پر ختم ہوتی تھی۔ اور جس کو علم کا رزق ''انا مدینة العلم'' سے براہ راست ملتا تھا دو جماعت پڑھے انسان کی یہ تصنیف آپ کے سامنے ہے اور اس کا منہ بولتا ثبوت اور اہل نظر اہل فکر کے لئے کسی معجزے سے کم نہیں محمد حیات نصیری سے میرا تعلق ستمبر 1997 سے تھا مجھے یاد ہے وہ ایک شام سید سخاوت حسین شاہ کربلا کے ساتھ میرے آفس آئے اور

شاہ صاحب نے آپ کا تعارف کرایا ان کی گفتگو نے میری ذات کو ایسا فتح کیا کہ میں ان کی صوفیانہ سحر کا قیدی بن کر رہ گیا۔ میرے دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ ان کی تعلیم دو جماعت بھی مکمل نہیں۔

میں نے اپنی ذات کو علیؑ والوں کی خدمت میں پایا نصیری کا فلسفہ، رسالت، امامت، شہادت ایسا لگتا تھا جیسے وہ کوئی ایم اے، پی ایچ ڈی ہو میں نے سوچا ہو بھی کیوں نہ؟ اس کی ریاضت ایسے گھرانے کے رزق علم سے وابستہ ہے جو وجہ کائنات ہے جو دین اسلام کا میزان ہے۔ پھر اکثر وہ میرے ہاؤسنگ کالونی ہاسپٹل میں نو بجے کے قریب آتے۔ ایک ہاتھ میں عصائے حسینیؑ اور دوسرے میں ایک چھوٹی سی تسبیح اور رومال۔ جیب میں اکثر اوقات پینسل یا کبھی کبھی بال پوائنٹ اور ایک چھوٹی سی ڈائری جو ہر وقت ان کے پاس رہتی تھی۔ کرسی پر براجمان ہوتے ہی حکم ملتا ''ڈاکٹر چائے دا آکھیں''، حکم کی تعمیل میں چائے اور رزقِ حسینیؑ سے بسکٹ منگواتا۔

اور مجھے مریضوں میں مصروف رہنے کا کہہ کر چشمے کی ڈنڈی ایک انگل میں پھنسا کر ڈائری کے نئے صفحے پر نئی رباعی کا رزق...... پنجتنؑ سے اتارتا دکھائی دیتا تھا۔ کبھی کبھی درمیان میں رُک کر چائے اور بسکٹ سے لُطف اندوز ہوتے اور مجھے مخاطب ہو کر کہتے (ڈاکٹر سن) پہلے اس رباع کا پس منظر بیان کرتے اور بعد میں رباعی پڑھتے۔ یقین نہیں آتا تھا کہ یہ آڑھی ترچھی انگلیوں والا 65-70 سالہ بزرگ جو کہ لکھتے وقت پین اور ڈائری کو آنکھوں کے اتنا قریب رکھ کے لکھتا ہے کہ لکھتے

ہوئے یقین ہونے لگتا کہ وہ تحریر میں اولاد رسولؐ کی اس تحریر میں اشکوں سے روشنائی لے کر لکھتے جا رہا ہے۔

خیالات، محبت، مودت، عشق سے لکھی یہ رباعی نصیری نے نہیں بلکہ کسی الہامی قوت سے لکھی ہوں اور میں کبھی کبھی کہتا نصیری تیرا قافیہ یا ردیف ٹھیک نہیں ہے تو فرماتے (بھاء لگے تیری ردیف تے قافیے کوں) بس یہ پیار تھا ان کا۔ جب بھی ان کے علاج کی جو بھی میں ادویات تجویز کرتا تو دُعاؤں کی ایک لمبی قطار میرے ساتھ ساتھ ہو لیتی وہ اکثر کہا کرتے تھے۔ مجھے دوائی صرف آپ کی ہی لگتی ہے۔

میں مذاق میں کہتا نُصیری میں اسکندر آباد میں اُس وقت نہیں ہوں گا اور تم ہم سے رخست ہو جاؤ گے۔

بس پھر ایسا ہی ہوا، میں ذاتی کام کی غرض سے لاہور گیا ہوا تھا۔ ایک روز فون کی گھنٹی نے مجھے اپنے لفظوں کے قریب کر دیا اور یوں میں 1997ء کی ایک شام میں کھو گیا مجھے اس کی وصیتیں یاد آنے لگیں۔

فرمایا کرتے تھے: میں مر جاؤں تو میرے بچوں سے کہنا ہاتھ اور پاؤں کی کڑیاں نہ اتاریں، مجھے کالے کفن میں لحد کے سپرد کریں اور میرے سرھانے تکیہ ضرور رکھیں میں نے اپنی ذات کا لباس تمام عمر سیاہ اور ماتمی رکھا ہے۔

وہ آج اپنے آقاؑ و مولا کے حضور کوئی اور لباس لے جانا کیوں پسند کرے گا؟

میں نے یہ وصیت اس کے بیٹے ملک ثقلین کو بار ہا بتا کر رکھی تھی میں سوچتا ہوں روز

محشر جب حشر کا میدان لگا ہوگا تمام کائنات کا لباس سفید ہی سفید ہوگا ان تمام لوگوں میں ایک شخص ماتمی کالے لباس میں کتنا نمایاں دکھائی دے گا۔

آقائےؐ دو جہاں، علیؑ، حسنؑ و حسینؑ جو رسول پاکؐ کے دائیں بائیں کھڑے ہوں گے ضرور نظر کرم فرمائیں گے جس کے لئے نصیری نے تمام عمر انتظار کیا تھا۔

(اناللہ وانا الیہ راجعون)

ڈاکٹر محمد آصف مغل (شاعر، ادیب، نقاد، مصنف)

چیف میڈیکل آفیسر ہاؤسنگ کالونی اسکندر آباد

0332-7659646

0301-3951217

